# دعاؤں کی کتاب

مستند اذکار و وظائف اور دعاؤں کا مجموعہ

حافظ عمران ایوب لاہوری حفظہ اللہ

اسلامک سروسز سوسائٹی

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (القرآن)

"اس سے بڑا گمراہ کون ہے جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتا ہے۔"

احکام و مسائل سیریز

14

کتاب الدعوات

# دعاؤں کی کتاب

مستند اذکار و وظائف اور دعاؤں کا مجموعہ


تالیف و تخریج:

حافظ عمران ایوب لاہوری حفظہ اللہ

از تحقیق و افادات:

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ




اسلامک سروسز سوسائٹی

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | دعاؤں کی کتاب |
| ناشر | : | کرامت اللہ شیخ |

اسلامک سروسز سوسائٹی
179-A احمد بلاک نیو گارڈن ٹاؤن
لاہور پاکستان فون 5863199

کمپیوٹر ورک ادارہ فقہ الحدیث پبلیکیشنز



فقہ الحدیث پبلیکیشنز
لاہور - پاکستان
FIQHULHADITH PUBLICATIONS

***Phone***: 0300-4206199
**E-mail: fiqhulhadith@yahoo.com**
**website: www.fiqhulhadith.com**

انسان کو دنیا میں محتاج بنایا گیا ہے۔ وہ دنیاوی علوم وفنون' مال ودولت' جاہ وحشمت' سلطنت وحکومت اور عہدہ ومقام کے کسی بھی بلند ترین درجہ پر فائز ہو جائے مگر پھر بھی وہ اپنے آپ کو بے شمار اشیاء کا محتاج وضرورت مند ہی پاتا ہے۔ ہر ضرورت کی تکمیل کے لیے اس کے پاس بیسیوں راستے موجود ہوتے ہیں مگر بعض اوقات کوئی ضرورت ایسی درپیش ہو جاتی ہے کہ جسے پورا کرنے کا اسے کوئی راستہ بجھائی نہیں دیتا' کوئی مشورہ اور تجویز اس کی تکمیل کا ذریعہ نہیں بنتی' ساری امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں' سب سہارے چھوٹ جاتے ہیں اور انسان اپنے آپ کو بے بس اور مجبور محض محسوس کرنے لگتا ہے۔

انسان کو علم ہونا چاہیے کہ اس اضطراب وپریشانی کی حالت میں بھی اس کا ایک بہت بڑا سہارا ابھی موجود ہے جو ہر لمحہ اس کی ضروریات کی تکمیل اور فریادرسی کے لیے تیار ہے اور وہ اللہ ذوالجلال والاکرام ہے' جو شب وروز کی ہر گھڑی میں انسان کی پکار سنتا ہے' جسے انسان کے دعا کے لیے اٹھے ہوئے ہاتھ خالی لوٹاتے ہوئے حیا آتی ہے' جو مانگنے والے سے خوش اور نہ مانگنے والے سے ناراض ہوتا ہے' جس کے خزانوں کی وسعت اتنی ہے کہ ساری کائنات کی مخلوقات کو عطا کرنے کے بعد بھی ان میں ذرہ بھر کمی نہیں آتی۔ انسان کو چاہیے کہ اس بابِ الٰہی کو ضرور کھٹکھٹائے جسے کھٹکھٹانے والا کوئی بھی محروم نہیں رہتا۔

دعا صرف مشکلات سے نجات اور ضروریات کی تکمیل کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اسے شریعتِ اسلامیہ نے عبادت کا درجہ دیا ہے' اس لیے ہر دعا کرنے والا جہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی ضروریات پوری کروا رہا ہوتا ہے وہاں اپنے نامۂ اعمال میں نیکیاں بھی بڑھا رہا ہوتا ہے۔ نیز دعا میں اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے جو تقدیر کو بدل سکتی ہے۔

تاہم اتنا یاد رہے کہ دعا قبولیت واستجابت کی منازل تک تب ہی پہنچ پاتی ہے جب اس کے شرعی اُصول و ضوابط اور آداب و شرائط کو ملحوظ رکھا جائے اور کسی بھی جگہ پر دعا کے مسنون طریق کو ترک نہ کیا جائے۔ المیہ یہ ہے کہ کتاب و سنت میں موجود دعاؤں کے بیش بہا قیمتی خزانے کے باوجود آج ہم خود ساختہ ' جہل آمیز اور شرکیہ دعاؤں کو اپنائے بیٹھے ہیں ' جس کے باعث مصائب ٹلنے اور نیکیاں بڑھنے کے بجائے پریشانیوں اور گناہوں میں اضافہ در اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں کتاب و سنت کی روشنی میں دعا کی اہمیت و افادیت اور اس کے اُن ضابطوں اور آداب و شرائط کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جنہیں ملحوظ رکھنا ہر دعا کرنے والے کے لیے لازم ہے۔ مختلف اوقات مثلاً صبح و شام ' طہارت ' عبادات ' معاملات ' خوشی غمی اور تنگی ' حالات وغیرہ اور جنات و شیاطین سے بچاؤ اور توبہ و استغفار کی اُن دعاؤں کو جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں ' اس میں درج کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ایسی دعاؤں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جو لوگوں میں مشہور تو ہو چکی ہیں مگر ضعیف روایات پر مبنی ہیں اور ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔

یقیناً نصوصِ کتاب و سنت سے ماخوذ دعاؤں کی صورت میں یہ انمول موتی ہمارے لیے سرمایۂ حیات اور اثاثۂ سعادت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان سے کماحقہ مستفید ہونے اور انہیں اپنے معمولاتِ زندگی میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

"وما توفیقی إلا باللہ علیہ توکلت وإلیہ انیب"

کتبہ

**حافظ عمران ایوب لاہوری**

بتاریخ: 14 مئی 2006ء ، 15 ربیع الثانی 1427ھ

فون: 0300-4206199

ای میل: h.zimran_ayub@yahoo.com

ویب سائٹ: www.fiqhulhadith.com

| عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|

## مقدمہ

## دعا کی اہمیت



## دعا کی فضیلت



## دعا کے آداب

## دعا کی قبولیت

## قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت

## قرآنی دعائیں

## تسبیح ، تکبیر ، تحمید اور تہلیل کی فضیلت

## نبی کریم ﷺ پر درود

## دن رات کی دعائیں

## طہارت سے متعلقہ دعائیں

## عبادات سے متعلقہ دعائیں

## معاملات سے متعلقہ دعائیں

## جنات وشیاطین سے بچنے کی دعائیں

## آسمانی اُمور کی دعائیں



## سخت حالات کی دعائیں

## بیماری اور موت سے متعلقہ دعائیں

## متفرق دعائیں

## پناہ مانگنے کی دعائیں

## توبہ واستغفار

## دعا کے مختلف مسائل

# مُقَدِّمَۃ

لفظِ دعاء مصدر ہے باب دَعَا یَدْعُو (بروزن نصر) سے۔اس کا لفظی معنی بالعموم تو ہے "پکارنا" البتہ علمائے لغت نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ لفظ عربی زبان میں اس معنی کے علاوہ چند دیگر معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے عبادت، رغبت الی اللہ، استغاثہ و فریاد، طلب و سوال، قول، تسمیہ، تحریض اور بددعا وغیرہ۔ دعا فعل کے اس مصدر کے علاوہ کچھ اور مصادر بھی ایسے ہیں جو لغت عرب میں دعا کے معنی میں ہی مستعمل ہیں مثلاً دَعْوَۃٌ، دَعْوَی، دِعَاوَۃٌ، دِعَایَۃٌ اور دَاعِیَۃٌ وغیرہ۔ [تاج العروس للزبیدی (۱۰/۱۳۶) جمہرۃ اللغۃ (۲۴۲/۳) مصباح اللغات (ص / ۲۴۱) الصحاح للجوهری (۲۳۳۷/۶) المحکم (۲۳۴/۲) تاج العروس (۱۲۸/۱۰) لسان العرب (۱۳۸۵/۳)]

دعا کے اصطلاحی معنی کے متعلق امام ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے کہ دعا و سوال اس طلب کو کہتے ہیں جس سے سائل کو نفع حاصل ہو اور ضرر دور ہو[الفتاوی لابن تیمیة (۱۰/۱۵)]اور امام ابن عربیؒ کا کہنا ہے کہ دعا کی حقیقت یہ ہے کہ سائل اللہ تعالیٰ کو پکارے تاکہ اسے نفع حاصل ہو، مصائب و آلام دور ہوں اور اللہ کی رحمت حاصل ہو۔[آراء ابن العربی (۸۶/۱) قانون التاویل (ص / ۱۵۳)]

## اسلام نے زبان کی حفاظت کا درس دیا ہے

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾ [ق:١٨]
"(انسان) منہ سے کوئی لفظ نہیں نکال پاتا مگر اس کے پاس نگہبان (فرشتہ) تیار ہے۔"

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔" [بخاری (٦٤٧٥) کتاب الرقاق : باب حفظ اللسان ' مسلم (٤٧)]

(3) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامت رہیں۔" [بخاری (١١) کتاب الایمان : باب أی الاسلام أفضل ' مسلم (٤٢)]

(4) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ ﴾
"جو مجھے اس چیز کی ضمانت دیتا ہے جو اس کے دو جبڑوں اور جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی زبان اور شرمگاہ) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" [بخاری (٦٤٧٤) کتاب الرقاق : باب حفظ اللسان]

(5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا ......﴾
"بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اسے وہ کوئی

اہمیت نہیں دیتا لیکن اسی کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔" [بخاری (٦٤٧٨) کتاب الرقاق : باب حفظ اللسان]

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ﴾

"جسے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی زبان اور شرمگاہ)' وہ جنت میں داخل ہو گا۔" [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (٦٥٩٣) ترمذی (٢٤٠٩) السلسلة الصحیحة (٥١٠)]

(7) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نجات کیسے ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ ﴾

"اپنی زبان پر قابو رکھ' بلاضرورت گھر سے نہ نکل اور اپنے گناہ پر آنسو بہا۔"

[صحیح : السلسلة الصحیحة (٨٩٠) ترمذی (٢٤٠٦)]

(8) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ ......﴾

"جب آدم کا بیٹا صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت سماجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ بلاشبہ ہم تیرے ساتھ ہیں' اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تجھ میں ٹیڑھا پن آ گیا تو ہم بھی سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے۔" [حسن : هداية الرواة (٤٧٦٨)' (٣٨٢/٤) ترمذی (٢٤٠٧) مسند احمد (٩٥/٣-٩٦)]

(9) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَنْ

صَمَتَ نَجَا ﴾''جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔''[صحیح : السلسلة الصحيحة (٥٣٦) ترمذی (٢٥٠١)]

(10) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ﴾

''لوگوں کو آتش جہنم میں ان کے چہروں کے بل یا (فرمایا کہ) ان کے نتھنوں کے بل ان کی زبانوں کی کٹی ہوئی باتیں ہی تو گرائیں گی۔''[حسن صحیح : صحيح ترمذی ' ترمذی (٢٦١٦) ابن ماجه (٢٩٧٣) مسند احمد (٢٣١/٥)]

## اسلام چاہتا ہے کہ مومن کی زبان ہر لمحہ اللہ کے ذکر سے تر رہے

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿أَنَّ رَجُلًا قَالَ ...... ''لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ''﴾

''ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام بہت ہیں' مجھے ایسی بات بتایئے میں جس میں ہر وقت لگا رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔''[صحیح : هداية الرواة (٢٢١٩) ' (٤٢٥/٢) ترمذی (٣٣٧٥)]

## محمد رسول اللہ ﷺ کا یہی عمل تھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''نبی کریم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔''[مسلم (٣٧٣) كتاب الحيض : باب ذكر الله تعالى فى حال الجنابة وغيرها ' بخاری تعليقا (٣٠٥/١) ابو داود (١٨) ترمذی (٣٣٨٤) ابن ماجه (٣٠٢)]

## ذکر کی اہمیت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴾ [الأحزاب : ٤١]

"اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔"

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ

﴿ وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا ﴾ [آل عمران : ٤١]

"اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کر۔"

(3) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا' زندہ اور مردہ کی مثال ہے (یعنی جو ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے)۔" [بخاری (٦٤٠٧) كتاب الدعوات : باب فضل ذكر الله عزوجل ' مسلم (٧٧٩) ]

## ذکر کی فضیلت

(1) ﴿ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ﴾ [العنكبوت : ٤٥]

"اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔"

(2) ﴿ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [الجمعة : ١٠]

"اور بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔"

(3) ﴿ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴾ [البقرة : ١٥٢]

"تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا' تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔"

(4) ﴿ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾ [الأحزاب : ٣٥]

"اور بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔"

(5) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ﴾

"سبقت لے گئے وہ لوگ جو (دوسرے لوگوں سے) کنارہ کش رہتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔" [مسلم (٢٦٧٦) كتاب الذكر والدعاء : باب الحث على ذكر الله ' مسند احمد (٨٢٩٧)]

(6) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ...... أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً ﴾

"میں اپنے مومن بندے کے اس خیال کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ پوشیدہ طور پر میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی پوشیدہ طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ کسی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں' اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔" [بخاری (٧٤٠٥) كتاب التوحيد : باب قول الله ويحذركم الله نفسه ' مسلم (٢٦٧٥)]

(7) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي

دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ...... قَالَ "ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى"﴾

"کیا میں ایسا عمل نہ بتاؤں جو بہترین ہو اور تمہارے بادشاہ (یعنی اللہ) کے نزدیک زیادہ اجر والا ہو اور تمہارے درجات بلند کرنے والا ہو اور تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑائی کرو، تم ان کی گردنوں کو تہہ تیغ کرو اور وہ تمہاری گردنوں کو اڑائیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ اللہ کا ذکر ہے۔" [صحیح : هداية الرواة (٢٢٠٩) ترمذی (٣٣٧٧)]

(8) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھتے ہیں جس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ مردار گدھے (کی بدبو والی جگہ) جیسی جگہ سے اٹھتے ہیں اور (یہ عمل) ان کے لیے باعثِ حسرت ہوگا۔" [صحیح : صحیح ابو داود (٤٨٥٥) مسند احمد (٣٨٩/٢) صحیح الجامع الصغیر (١٧٦/٥)]

(9) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کچھ لوگ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور ان پر سکونت وطمانیت نازل ہوتی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں۔" [مسلم (٢٧٠٠) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل الاجتماع ......، ترمذی (٣٣٧٨) مسند احمد (١١٨٧٥)]

(10) ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ زائد فرشتے مقرر ہیں جو (زمین میں) چلتے پھرتے رہتے ہیں، ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے رہتے ہیں، جب کسی مجلس کو پا لیتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور انہیں اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں حتیٰ کہ ان سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی فضا کو بھر دیتے ہیں۔ جب ذکر کرنے والے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے

آسمان کی جانب چڑھ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ ان سے دریافت کرتا ہے' تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' وہ تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مصروف تھے' تیری عظمت و کبریائی کا اقرار کر رہے تھے' تیری توحید بیان کر رہے تھے' تیری بزرگی اور تیری تعریف بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں' وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں' نہیں اے ہمارے پروردگار! اللہ دریافت کرتا ہے' اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے' وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری دوزخ سے پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں' نہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے' ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ ﴾

"اللہ فرماتا ہے' میں نے انہیں بخش دیا' میں نے انہیں وہ چیز عطا کر دی جس کا انہوں نے سوال کیا اور میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دے دی جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں کہ ان میں فلاں انسان خطا کار تھا' بس وہ تو وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو

بھی معاف کر دیا (اس مجلس والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدقسمت نہیں ہے۔" [مسلم (٢٦٨٩) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل مجالس الذكر ' بخاری تعليقا (٦٤٠٨) مسند احمد (٧٤٣٠) ترمذی (٣٦٠٠)]

## دعا کی اہمیت وفضیلت

دعا کی اہمیت کے متعلق یہی جان لینا کافی ہے کہ دعا نہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے متکبر کہا ہے اور دعا کو ہی اصل عبادت قرار دیا ہے۔ مزید دعا کی اہمیت وفضیلت کا بیان آئندہ الگ الگ ابواب کے تحت آ رہا ہے۔

## دعا صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے

(1) ﴿ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ [غافر : ١٤]

"تم اللہ تعالیٰ کو پکارو اس کے لیے دین کو خالص کر کے۔"

(2) رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ ﴾

"جب تم سوال کا ارادہ کرو تو صرف اللہ سے ہی سوال کرو اور جب مدد مانگنا چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگو۔" [**صحيح** : صحيح الجامع الصغير (٧٩٥٧) ترمذی (٢٥١٦) كتاب صفة القيامة والرقائق والورع : باب ' المشكاة (٥٣٠٢)]

## ہدایت ' رزق اور بخشش عطا کرنا صرف اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ ......أَغْفِرْ لَكُمْ ﴾

"اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں

لہٰذا تم مجھ سے ہدایت مانگو۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جسے میں کھانا کھلاؤں' اس لیے تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جسے میں کپڑے پہناؤں' اس لیے تم مجھ سے کپڑے مانگو میں تمہیں کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں ہر طرح کے گناہوں کو بخش دیتا ہوں' اس لیے تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا۔" [مسلم (۲۵۷۷) کتاب البر والصلة والآداب : باب تحریم الظلم' الأدب المفرد (۴۹۰) مسند احمد (۲۱۴۷۷)]

## اللہ کے خزانوں میں کچھ کمی نہیں آتی

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ ...... فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ﴾

"اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے' انسان اور جن (سب) ایک مقام پر کھڑے ہو جائیں' وہ مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو اس سے میری بادشاہت میں صرف اس قدر کمی آ سکتی ہے کہ جس قدر سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں کمی ہوتی ہے (یعنی کچھ بھی کمی نہیں آتی)۔ اے میرے بندو! صرف یہ تمہارے ہی اعمال ہیں' جنہیں میں شمار کر رہا ہوں' پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا' پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔" [أیضا]

## غیر اللہ سے دعا مانگنا شرک ہے

اللہ کے علاوہ کسی اور سے دعا مانگنا اس لیے شرک ہے کیونکہ دعا عبادت کی ایک قسم ہے اور عبادت صرف اللہ کے ساتھ ہی خاص ہے' لہٰذا جو شخص عبادت کی کوئی بھی قسم (مثلاً نذر اور قربانی وغیرہ) اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے بجا لائے گا وہ اللہ کے ساتھ

اس کے غیر کو شریک کرے گا اور یہی شرک ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ ﴾ "جو شخص فوت ہوا اور وہ اللہ کے علاوہ کسی اور شریک کو پکارتا تھا' وہ آتش جہنم میں داخل ہوگا۔" [بخاری (٤٤٩٧) کتاب تفسیر القرآن]

## غیر اللہ سے دعا مانگنا کم عقلی ہے

﴿لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لاَ يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلاَّ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاء الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ﴾ [الرعد : ١٤]

"اسی (یعنی اللہ تعالیٰ) کو پکارنا حق ہے' جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں' ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔"

## غیر اللہ سے دعا مانگنا سب سے بڑی گمراہی ہے

﴿ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ﴾ [الأحقاف : ٥]

"اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔"

## اللہ کے علاوہ کوئی بھی کچھ بنانے یا دینے کی طاقت نہیں رکھتا

(1) ﴿يَأَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا

يَسۡتَنقِذُوهُ مِنۡهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالۡمَطۡلُوبُ ﴾ [الحج : ٧٣]

"اے لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے' ذرا کان لگا کر سن لو' اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں' بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے' بڑا کمزور ہے طلب کرنے والا اور بڑا کمزور ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔"

(2) ﴿ وَالَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِ اللّهِ لاَ يَخۡلُقُونَ شَيۡئًا وَهُمۡ يُخۡلَقُونَ ٥ أَمۡوَاتٌ غَيۡرُ أَحۡيَاء وَمَا يَشۡعُرُونَ أَيَّانَ يُبۡعَثُونَ ﴾ [النحل : ٢٠-٢١]

"اور جن جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے' بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں۔ مردے ہیں زندہ نہیں' انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ' کب اٹھائے جائیں گے۔"

(3) ﴿ وَالَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمۡلِكُونَ مِن قِطۡمِيرٍ٥إِن تَدۡعُوهُمۡ لَا يَسۡمَعُوا دُعَاءكُمۡ وَلَوۡ سَمِعُوا مَا اسۡتَجَابُوا لَكُمۡ وَيَوۡمَ الۡقِيَامَةِ يَكۡفُرُونَ بِشِرۡكِكُمۡ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثۡلُ خَبِيرٍ ﴾ [فاطر : ١٤]

"جنہیں تم اس (اللہ) کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے۔"

## دعا کے لیے وسیلہ پکڑنا

جائز وسیلہ کی تین قسمیں ہیں' ان کا بیان حسب ذیل ہے۔

❶ اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمۡشُونَ فَأَصَابَهُمُ الۡمَطَرُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ

فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ ......﴾

"تین شخص کہیں باہر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی۔ انہوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی۔ اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لیے ہوئے تھے) اب ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا' جو تم نے کبھی کیا ہو' نام لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اس پر ان میں ایک نے یہ دعا کی' اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بوڑھے تھے۔ میں باہر لے جا کر اپنے مویشی چراتا تھا۔ پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی لیتے تو پھر اپنے بچوں اور بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر پہنچا تو والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔ میں مسلسل دودھ کا پیالہ لیے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا' تو ہمارے لیے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔

دوسرے شخص نے دعا کی کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی لڑکی سے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے۔ اس لڑکی نے کہا تم مجھ سے اپنی خواہش اس وقت تک پوری نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو اشرفیاں نہ دے دو۔ میں نے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنی اشرفیاں جمع کر لیں۔ پھر جب میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا تو وہ بولی' اللہ سے ڈر اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑ۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے (نکلنے کا)

راستہ بنادے۔ آپ ﷺ نے فرمایا‘ چنانچہ وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا۔

تیسرے شخص نے دعا کی کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جوار پر کام کرایا تھا۔ جب میں نے اس کی مزدوری اسے دے دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (جب کھیتی کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اس نے آ کر مزدوری مانگی کہ خدا کے بندے مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہاری ہی ملکیت ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں نے کہا‘ میں مذاق نہیں کرتا‘ واقعی یہ تمہارے ہی ہیں۔ تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو یہاں ہمارے لیے (اس چٹان کو ہٹا کر) راستہ بنادے۔ چنانچہ وہ غار پورا کھل گیا اور وہ تینوں شخص باہر آ گئے۔" [بخاری (۲۲۱۵) کتاب البیوع : باب اذا اشتری شیئا لغیرہ بغیر اذنہ فرضی ‘ مسلم (۲۷۴۳) ]

معلوم ہوا کہ اپنے ایسے نیک اعمال ‘ جن کے متعلق انسان کو یقین ہو کہ وہ اس نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہی کیے تھے ‘ کو وسیلہ بنا کر دعا کی جا سکتی ہے۔

### ❷ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ علیا کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا ﴾ [الأعراف : ۱۸۰]

"اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں ‘ تم اسے ان کے ساتھ پکارو۔"

علاوہ ازیں قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کو دعاؤں کے آغاز یا اختتام پر ملایا گیا ہے ‘ جو کہ اس کی مشروعیت کا واضح ثبوت ہے۔ چند ایک مثالیں حسب ذیل ہیں:

(1) ﴿رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ [آل عمران : ٨]

”اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما' یقیناً تو ہی بڑی عطا دینے والا ہے۔“

(2) ﴿وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾[المومنون : ١١٨]

”اور کہہ دیجئے اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو ہی بہترین رحم کرنے والا ہے۔“

(3) ﴿رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأبْرَارِ﴾ [آل عمران : ١٩٣]

”اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا باآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ' پس ہم ایمان لائے۔ یاالٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔“

(4) ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاء﴾[آل عمران : ٣٨]

”اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما' بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔“

نیز حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اس کی مشروعیت کا ثبوت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ ......﴾

”رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا' وہ دعا کر رہا تھا (اس کی دعا کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ) اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو معبودِ برحق ہے

تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو ایک ہے' بے نیاز ہے' نہ اسے کسی نے جنا' نہ وہ جنا گیا ہے اور کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا' اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جس کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول کرتا ہے۔" [صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٤٧٥) ابو داود (١٤٩٤) ابن ماجه (٣٨٥٧)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ

﴿ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ ...... ﴾

"وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا پھر وہ یہ دعا کرنے لگا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' بس تیرے لیے حمد و ثناء ہے' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' تو انعامات کرنے والا ہے' نئے سرے سے آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے' اے عزت و بزرگی والی ذات! اے زندہ اور قائم ذات! (میں تجھ سے سوال کرتا ہوں)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا ہوتا ہے۔" [صحیح : هداية الرواة (٢٢٣٠) ' (٤٣١/٢) ابو داود (١٤٩٥) نسائی (٥٢/٣)]

### ❸ کسی زندہ صالح شخص کی دعا کا وسیلہ پکڑنا:

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ ......﴾

"ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جانور ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے' اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے دعا کی اور ایک جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (کثرتِ بارش سے) راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اب رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! بارش کا رُخ پہاڑوں' ٹیلوں' وادیوں اور باغات کی طرف موڑ دے' چنانچہ بادل مدینہ سے اس طرح چھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔" [بخاری (١٠١٦' ١٠١٧) مسلم (٨٩٧)]

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط پڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے' اے اللہ! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی کا وسیلہ لایا کرتے تھے' تو تو پانی برساتا تھا۔ اب ہم (اپنے نبی ﷺ کی وفات کے بعد) نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں تو تو ہم پر پانی برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر خوب بارش برستی۔" [بخاری (١٠١٠)]

واضح رہے کہ کسی غائب یا میت کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا قطعاً جائز نہیں۔

(شیخ البانیؒ) جس وسیلے کی مشروعیت پر کتاب و سنت کی نصوص' سلف صالحین کا عمل اور مسلمانوں کا اجماع دلالت کرتا ہے وہ یہ ہے:

① اللہ تعالیٰ کے کسی نام یا صفت کے ساتھ وسیلہ پکڑنا۔
② دعا کرنے والے کا اپنے کسی نیک عمل کو وسیلہ بنانا۔
③ کسی صالح آدمی کی دعا کا وسیلہ پکڑنا۔

ان کے علاوہ جو وسیلے کی انواع ہیں ان کے متعلق اختلاف تو ہے مگر جس چیز کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان کے علاوہ باقی تمام وسیلے کی اقسام ناجائز و غیر مشروع ہیں کیونکہ ان کی حجیت پر کوئی دلیل موجود نہیں۔ [التوسل للألبانی (ص / ٤٣)]

# كتاب الدعوات
## دعاؤں کے مسائل

- باب اهمية الدعاء — دعا کی اہمیت کا بیان
- باب فضل الدعاء — دعا کی فضیلت کا بیان
- باب آداب الدعاء — دعا کے آداب کا بیان
- باب استجابة الدعاء — دعا کی قبولیت کا بیان
- باب فضل سور القرآن و آیاته — قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت کا بیان
- باب الأدعية القرآنية — قرآنی دعاؤں کا بیان
- باب فضل التسبيح والتكبير والتحميد والتهليل — تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کی فضیلت کا بیان
- باب الصلاة على النبي ﷺ — نبی کریم ﷺ پر درود کا بیان
- باب أدعية الليل والنهار — دن رات کی دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للطهارة — طہارت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للعبادات — عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للمعاملات — معاملات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية لتجنب الجن والشياطين — جنات و شیاطین سے بچنے کی دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للأمور السماوية — آسمانی اُمور کی دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية لشدة الأحوال — سخت حالات کی دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية للمرض والموت — بیماری اور موت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان
- باب الأدعية المتفرقة — متفرق دعاؤں کا بیان
- باب أدعية الاستعاذة — پناہ مانگنے کی دعاؤں کا بیان
- باب التوبة والاستغفار — توبہ و استغفار کا بیان
- باب المسائل المتفرقة — دعا کے مختلف مسائل کا بیان

## باب اهمية الدعاء — دعا کی اہمیت کا بیان

### اللہ تعالیٰ نے دعا نہ مانگنے والے کو متکبر قرار دیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾ [غافر : ٦٠]

"تمہارے رب کا فرمان سرزد ہو چکا ہے کہ مجھ سے دعا کرتے رہو۔ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرتا ہوں' یقیناً جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔"

### دعا نہ مانگنے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ ﴾

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہو جاتے ہیں۔"

[صحيح : صحيح الجامع الصغير (٢٤١٨) هداية الرواة (٢١٧٨) السلسلة الصحيحة (٢٦٥٤) ترمذی (٣٣٧٣)]

ایک شاعر کہتا ہے کہ

اَللّٰهُ يَغْضَبُ اِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهُ — وَبُنَيُّ آدَمَ حِيْنَ يُسْئَالُ يَغْضَبُ

"اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب تو اس سے نہ مانگے تو وہ ناراض ہوتا ہے اور انسان کی یہ حالت ہے کہ اس سے مانگا جائے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔" [كما في تفسير ابن كثير (٥٣٦/٤)]

## باب فضل الدعاء — دعا کی فضیلت کا بیان

### دعا ہی عبادت ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ "قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ" ﴾

"دعا ہی عبادت ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔" [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (١٤٧٩) ابن ماجه (٣٨٢٨) ترمذی (٢٩٦٩)]

"دعا ہی عبادت ہے" اس کا مطلب یہ نہیں کہ دعا کے علاوہ کوئی اور عبادت ہی نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ دعا عبادت کی انواع واقسام میں سب سے ارفع واعلیٰ اور اشرف قسم ہے' جیسا کہ امام شوکانی ؒ نے اس حدیث کی یہی وضاحت فرمائی ہے۔ [تحفة الذاکرین ' للشوکانی (ص / ٢٦)]

- جس روایت میں ہے کہ ﴿ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ﴾ "دعا عبادت کا مغز (یعنی روح) ہے۔" اسے محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

[**ضعیف** : ضعیف ترمذی ' ترمذی (٣٣٧١) ضعیف الترغیب (١٠١٦) اس روایت کی سند میں ابن لھیعہ راوی سیئ الحفظ ہے۔ [مزید دیکھئے: هداية الرواة (٢١٧٢) ' (٤٠٩/٢)]

### دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ ﴾ "تقدیر کو کوئی چیز نہیں بدل سکتی سوائے دعا کے اور عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کرسکتی سوائے نیکی (یعنی احسان

واطاعت) کے۔" [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۲۱۳۹) الصحیحة (۱۵٤)]

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمر میں کوئی چیز زیادتی نہیں کر سکتی سوائے نیکی کے 'تقدیر کو کوئی چیز نہیں بدل سکتی سوائے دعا کے اور یقین جانو کہ آدمی (بعض اوقات) کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔" [حسن : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (۹۰)]

(شوکانیؒ) حدیث کے اس حصے "تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں بدل سکتی" کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس میں یہ ثبوت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دعا کے ذریعے بندے پر آنے والے اُن مصائب کو دور کر دیتے ہیں جو اس پر (خود اللہ تعالیٰ نے ہی) لکھ دیئے ہوتے ہیں اور اس ضمن میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ نیز اس بات کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے ﴿ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴾ [الرعد : ۳۹] "اللہ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے ' لوحِ محفوظ اسی کے پاس ہے۔" [تحفة الذاكرين ' للشوكاني (ص / ۲۷)]

## اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے معزز و مکرم عمل دعا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ ﴾ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز کوئی عمل نہیں۔" [حسن : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (۳۸۲۹) ترمذی (۳۳۷۰)]

## دعا آفات و مصائب کے لیے نفع مند ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ ﴾ "یقیناً دعا ایسی آفات کہ جو نازل ہو چکی ہیں اور ایسی کہ جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے فائدہ مند ہے '

اس لیے اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔" [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۵۴۸)]

## جسے دعا کی توفیق دی گئی اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ تعالیٰ سے جتنی بھی چیزوں کا سوال ہوتا ہے ان میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت میں) عافیت کا سوال کیا جائے۔" [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۵۴۸)]

(عبدالرحمٰن مبارکپوری ؒ) "جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا" سے مراد ہے کہ جسے دعا کے آداب و شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے بکثرت دعا کرنے کی توفیق دے دی گئی اور "اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے" سے مراد ہے کہ اس کی مانگی ہوئی دعا بعض اوقات قبول کر لی جائے گی اور بعض اوقات اس سے (اس دعا کے بدلے میں اسے آنے والی) کوئی مصیبت و آفت دور کر دی جائے گی۔ جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ (جسے دعا کی توفیق دے دی گئی) "اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھل گئے" اور بعض روایات میں تو یہ بھی ہے کہ "اس کے لیے جنت کے دروازے کھل گئے۔" [تحفة الأحوذي (تحت الحديث / ۳۵۴۸)]

## دعا کے لیے اٹھے ہاتھ خالی واپس لوٹانے سے اللہ کو حیا آتی ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا ﴾ "بلا شبہ تمہارا پروردگار بہت حیا والا اور کرم والا ہے' جب اس کا بندہ اس کی جانب (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔" [صحیح : صحيح الترغيب (۱۶۳۵) ابو داود (۱۴۸۸)]

## باب آداب الدعاء — دعا کے آداب کا بیان

### 1- اخلاصِ نیت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴾ [غافر : ١٤] ''تم اللہ تعالیٰ کو پکارو اس کے لیے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں۔''

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ [الأعراف : ٢٩] ''اس (یعنی اللہ تعالیٰ کو) دین کو خالص کر کے پکارو۔''

(3) سورۃ البینہ میں ارشاد ہے کہ ﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ [البينة : ٥] ''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔''

(4) سورۂ حج میں ارشاد ہے کہ ﴿ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِن يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنكُمْ ﴾ [الحج : ٣٧] ''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ہی ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔''

(5) فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ﴾ ''اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے۔'' [بخاری (١) کتاب بدء الوحی : باب بدء الوحی ' مسلم (١٩٠٧)]

(ابن حجرؒ) اخلاص قبولیتِ دعا کی لازمی شرط ہے۔[فتح الباری (٩٥/١١)]

☐ یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ مشرکین عرب بھی جب کسی مشکل میں گرفتار ہوتے تو وہ صرف خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کا یوں ذکر فرمایا ہے:

﴿ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ...... كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ [یونس :

۲۲۔۲۳] ''وہ اللہ ایسا ہے کہ تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے (یعنی سیر کرنے کی توفیق سے نوازتا ہے)' یہاں تک جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے لے کر چلتی ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں ان پر ایک جھونکا سخت ہوا کا آتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھتی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (برے) آگھرے '(اس وقت) سب خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اگر تو ہم کو اس سے بچالے تو ہم ضرور شکرگزار بن جائیں گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو بچالیتا ہے تو فوراً ہی وہ زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! یہ تمہاری سرکشی تمہارے لیے وبال ہونے والی ہے دنیاوی زندگی کے (چند) فائدے ہیں' پھر ہمارے پاس تم کو آنا ہے پھر ہم تمہارا کیا ہوا تم کو بتلادیں گے۔''

اس سلسلے میں ایک قصہ یہ بھی تفاسیر میں موجود ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ وہاں سے فرار ہوگئے۔ باہر کسی جگہ جانے کے لیے کشتی میں سوار ہوئے' تو کشتی طوفانی ہواؤں کی زد میں آگئی' جس پر ملاح نے کشتی پر سوار لوگوں سے کہا کہ آج اللہ واحد سے دعا کرو' تمہیں اس طوفان سے اس کے علاوہ کوئی نجات دینے والا نہیں ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ 'میں نے سوچا اگر سمندر میں نجات دینے والا صرف ایک اللہ ہے تو خشکی میں بھی نجات دینے والا یقیناً وہی ہے اور یہی بات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ اگر یہاں سے میں زندہ بچ کر نکل گیا تو مکہ واپس جا کر اسلام قبول کر لوں گا۔ پھر یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوگئے۔ [تفسیر احسن البیان (ص / ٥٦٨)]

لیکن افسوس صد افسوس کہ آج مسلمان اُن مشرکین عرب سے بھی آگے بڑھ چکے ہیں کہ آسانی میں تو درکنار مشکل میں بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے اپنے اپنے ائمہ و بزرگانِ دین کو ہی پکارتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

## 2- حرام سے اجتناب

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴾[المائدة : ٢٧] ”اللہ تعالیٰ صرف (حرام و دیگر ممنوعہ کاموں سے) پرہیز کرنے والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے۔“

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا ......فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ﴾

”اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو ہی قبول کرتا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”اے رسولو! پاکیزہ اشیاء سے کھاؤ اور نیک عمل کرو' یقیناً میں جانتا ہوں جو تم عمل کرتے ہو۔“ اور (ایک دوسرے مقام پر) فرمایا کہ ”اے ایمان والو! پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے' اس کے بال پراگندہ ہے' (جسم) غبار آلود ہے' وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے (اور کہتا ہے کہ) اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا بھی حرام کا ہے' اس کا پینا بھی حرام کا ہے' اس کا لباس بھی حرام کا ہے اور اسے غذا بھی حرام کی دی جاتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے۔“ [مسلم (١٠١٥) ترمذی (٢٩٨٩)]

## 3- دعا سے پہلے وضوء کرنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا' وضوء کیا' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا فرمائی کہ اے اللہ! عبید ابو عامر (رضی اللہ عنہ) کو بخش دے۔ [بخاری (٤٣٢٣) كتاب المغازی]

(حافظ ابن حجرؒ) اس حدیث سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ دعا کا ارادہ ہو تو طہارت اختیار کرنا مستحب ہے۔[فتح الباری (تحت الحدیث / ٤٣٢٣)]

یاد رہے کہ دعا کے لیے وضو مستحب اور بہتر ضرور ہے مگر فرض یا واجب نہیں اس لیے اگر کوئی شخص وضو نہ سکے تو کوئی حرج نہیں بالخصوص اس لیے بھی کہ بار بار دعا کے لیے وضو کرنا نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے ہر دعا کے لیے وضو کیا ہے۔

## 4- دعا کے لیے قبلہ رخ ہونا

(1) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ ﴾ "نبی کریم ﷺ قبلہ رخ ہوئے اور قریش کے کچھ لوگوں پر بددعا کی (کہ جنہوں نے آپ ﷺ پر گندگی ڈالنے کا جرم عظیم کیا تھا)۔"[بخاری (٣٩٦٠) مسلم (١٧٩٤)]

(2) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "جنگ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مشرکین پر نگاہ ڈالی' ان کی تعداد ایک ہزار (1,000) جبکہ آپ ﷺ کے ساتھیوں کی تعداد تین سو انیس (319) تھی۔ تو آپ ﷺ قبلہ رخ ہوئے' پھر اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کو پکار پکار کر دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! اپنے وعدے کو پورا کر جو تو نے مجھ سے کیا ہے۔"[مسلم (١٧٦٣) کتاب الجهاد والسير]

یہاں بھی یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ دعا کے لیے قبلہ رخ ہونا بہتر ضرور ہے مگر واجب نہیں اس لیے قبلہ رخ ہوئے بغیر بھی دعا کرنا درست ہے۔ جیسا کہ امام بخاریؒ نے بھی یہ عنوان قائم کیا ہے کہ "باب قبلہ رخ ہوئے بغیر دعا کرنا" اور اس کے تحت دعائے استسقاء سے متعلقہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر نہیں بلکہ لوگوں کی طرف رخ کر کے کی تھی۔[بخاری (٦٣٤٢) کتاب الدعوات]

## 5- دعا سے پہلے حمد و ثناء اور درود پڑھنا

(1) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ ...... "عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ" قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ ...... " أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ "﴾

"ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا' نماز شروع کی اور (نماز کے بعد) دعا کرنے لگا کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اے نمازی! تو نے جلد بازی سے کام لیا۔ جب تم نماز پڑھو اور پھر دعا کے لیے بیٹھو تو (پہلے) اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا کرو۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ایک دوسرے آدمی نے آکر نماز پڑھی (اور نماز سے فارغ ہو کر) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے نمازی! دعا کر قبول کی جائے گی۔" [صحیح : صحیح الترغیب (۱٦٤۳) ترمذی (۳٤۷٦) ابو داود (۱٤۸۱)]

(2) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ "بلاشبہ دعا آسمان و زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے' اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا جب تک تم اپنے نبی محمد ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔" [صحیح لغیرہ : صحیح الترغیب والترھیب (۱٦۷٦) ترمذی (۳۸٦)]

ان احادیث سے قطع نظر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیاوی ملوک و حکام سے بھی کچھ مانگنا ہو تو پہلے ان کی اور ان کے محبوب لوگوں کی تعریف و توصیف کے کلمات ادا کیے جاتے ہیں اور پھر ان سے درخواست کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ 'جو بادشاہوں کا بادشاہ اور احکم الحاکمین ہے' کے لیے تو سب سے اعلیٰ مثال ہے۔ اس لیے جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنے کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ پہلے اللہ تعالیٰ اور اس

کے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف کے کلمات ادا کرے اور پھر سوال کرے۔

### 6- دعا سے پہلے گناہوں کی توبہ اور ان پر اظہارِ ندامت

انسان کی دعا قبول ہونے میں بعض اوقات اس کے گناہ بھی رکاوٹ بن جاتے ہیں' اس لیے اللہ تعالیٰ سے کسی بھی چیز کا سوال کرتے وقت پہلے اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا' ان پر اظہارِ ندامت کرنا اور اللہ تعالیٰ سے ان کی معافی مانگنا بہتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا:

﴿ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ' يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ' وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ﴾ [نوح : ۵-۱۲] ''اپنے رب سے استغفار کرو' وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔ اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔''

اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا:

﴿ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلاَ تَتَوَلَّوْاْ مُجْرِمِينَ ﴾ [هود : ۵۲] ''اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو اور اس کی جناب میں توبہ کر لو تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھادے اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ کو بندے کی یہ بات بہت اچھی لگتی ہے جب وہ کہتا ہے 'کوئی معبودِ برحق نہیں سوائے تیرے 'یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے 'پس تو میرے گناہوں کو بخش دے 'بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔'' (یہ سن کر خوشی سے) اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے یہ جان لیا ہے کہ اس کا رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے۔" [صحیح : السلسلة الصحیحة (١٦٥٣)]

## 7- دعا میں زیادتی سے اجتناب

(1) ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے کہ

﴿ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴾ [الأعراف : ٥٥]

"اپنے رب کو عاجزی و پوشیدگی سے پکارو' یقیناً وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

امام بخاریؒ نے نقل فرمایا ہے کہ "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت" اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" میں زیادتی کرنے والوں سے دعا میں زیادتی کرنے والے مراد ہیں۔" [بخاری (قبل الحدیث ، ٤٦٣٧) کتاب تفسیر القرآن : باب سورة الأعراف]

(2) ابو نعامہ بیان کرتے ہیں کہ "حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ "اے اللہ! جب میں جنت میں داخل ہو جاؤں تو مجھے اس کے دائیں جانب سفید محل عطا کرنا۔" تو انہوں نے کہا' اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کر اور اس سے آتش دوزخ کی پناہ مانگ' بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت اور دعا میں زیادتی کریں گے۔" [صحیح : صحیح الجامع (٢٣٩٦) ابو داود (٩٦) المشکاة (٤١٨)]

(شیخ سلیم ہلالی) دعا میں حد سے تجاوز کرنا حرام ہے کیونکہ یہ زیادتی ہے اور اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ [موسوعة المناهي الشرعية (٣٤٧/٣)]

دعا میں زیادتی کی مختلف صورتیں ہیں جن میں سے بطورِ مثال چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے:

- دعا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا' یقیناً یہ سب سے بڑی زیادتی ہے۔

- دعا میں بدعات کا ارتکاب کرنا (یعنی کتاب و سنت کے منافی اُمور انجام دینا)۔
- ایسی دعا کرنا جس کی شرعاً اجازت ہی نہیں، مثلاً یہ کہ انبیاء کا مقام مل جائے۔
- کسی حرام کام کے کرنے پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا۔
- اللہ کی رحمت کو صرف اپنے لیے خاص کر کے دعا مانگنا۔
- دنیا میں اپنے گناہوں کی سزا کا مطالبہ کرنا۔
- کسی بیماری یا مصیبت کی وجہ سے موت کی دعا مانگنا۔
- کسی ناممکن کام، مثلاً شیطان کے جنت میں داخلے وغیرہ، کے لیے دعا کرنا۔
- اللہ کے حکم و حکمت کے برخلاف کسی چیز کا سوال مثلاً ہمیشہ دنیا میں رہنے کی دعا۔
- بے ادبی اور برے انداز سے دعا کرنا بھی دعا میں زیادتی کی ایک قسم ہے۔
- ایسی دعا جو عاجزی سے بالکل خالی ہو۔
- دعا میں تکلف اور قافیہ بندی سے بچنا۔ [مزید تفصیل کے لیے شیخ ابو عبدالرحمٰن جیلان بن حضر عروسی کی کتاب "کتاب الدعاء" مفید ہے۔]

## 8- جلد بازی سے اجتناب

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي ﴾ "تمہارے ایک کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے کہ یوں کہنے لگے 'میں نے تو دعا کی تھی مگر میری دعا قبول ہی نہیں ہوئی۔"

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! جلدی کرنے سے مقصود کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دعا کرنے والا یوں کہے کہ میں نے (کئی بار) دعا کی لیکن

مجھے قبولیت کے آثار ہی دکھائی نہیں دیئے۔ پھر وہ اُکتا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔" [بخاری (٦٣٤٠) مسلم (٢٧٣٥) ابو داود (١٤٨٤) ترمذی (٣٣٨٧)]

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندہ ہمیشہ خیر و بھلائی میں رہتا ہے جب تک جلد بازی نہ دکھائے۔ صحابہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کیسے جلد بازی دکھاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ کہتا ہے میں نے اپنے رب سے دعا کی لیکن اس نے میری دعا قبول نہ کی۔" [**صحیح لغیرہ** : صحیح الترغیب (١٦٥٠) مسند احمد (١٩٣/٣-٢١٠)]

واضح رہے کہ جلد بازی کا مطلب یہ نہیں کہ انسان یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میری دعا جلد قبول فرما بلکہ جلد بازی اُکتا کر دعا ترک کر دینے کا نام ہے۔ اس لیے اگر مراد پوری نہ ہو رہی ہو تو بھی مسلسل دعا کرتے رہنا چاہیے کیونکہ انسان یہ نہیں جانتا کہ شاید اس کی دعا کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ذخیرۂ آخرت بنا لیا ہے یا پھر اس کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے پہنچنے والی کوئی مصیبت ٹال دی ہے (یاد رہے کہ دعا کی قبولیت کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ مطلوبہ چیز بعینہٖ مل جائے' دوسرے یہ کہ اس دعا کے بدلے میں کوئی مصیبت ٹال دی جائے اور تیسرے یہ کہ اس کے بدلے میں آخرت میں درجات بلند کر دیئے جائیں)۔

## 9- معلق دعا سے اجتناب

مراد یہ ہے کہ دعا کرتے وقت کسی بھی قسم کے شک و تردد کا اظہار نہ کیا جائے بلکہ پورے اعتماد و وثوق سے دعا کی جائے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ﴾ "(دعا کرتے وقت) تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے'

اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما' اگر تو چاہے تو مجھے رزق دے۔ بلکہ بالجزم (پختہ کر کے) سوال کرے' کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔"

[بخاري (٧٤٧٧) مسلم (٢٦٧٨)]

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے' اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے' بلکہ عزم کے ساتھ سوال کرے اور بڑی سے بڑی چیز کی رغبت ظاہر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کسی بھی چیز کا عطا کرنا مشکل نہیں۔" [مسلم (٢٦٧٩) ترمذی (٣٤٩٧) ابن ماجه (٣٨٥٤)]

(ابن عیینہؒ) فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص گناہگار ہے تو اپنے گناہوں کی وجہ سے دعا کرنے سے مت رکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی مخلوق میں سے سب سے بدتر "ابلیس" کی دعا بھی قبول فرمائی تھی کہ جب اس نے کہا تھا اے پروردگار! مجھے تا قیامت مہلت دے دے۔ [تفسیر قرطبی (٣١٣/٢)]

## 10- کامل یکسوئی' توجہ اور قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ﴾ "تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرو کہ تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو و لعب والے دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔" [حسن : صحیح ترمذی' ترمذی (٣٤٧٩) صحیح الجامع (٢٤٥) صحیح الترغیب (١٦٤٩)]

معلوم ہوا کہ ایسی دعا شرفِ قبولیت سے محروم رہتی ہے جو غفلت و سستی اور بے توجہی کی حالت میں کی جائے۔ ایسی دعا کی مثال یہ دی جاتی ہے کہ جیسے کسی ڈھیلی کمان سے نکلا ہوا تیر' نکل تو جاتا ہے مگر قوت سے خالی ہوتا ہے' اسی طرح توجہ اور حضورِ قلبی کے بغیر دعا کرنے والا دعا تو کر رہا ہوتا ہے مگر اس کی دعا میں اتنی قوت نہیں ہوتی کہ وہ

درجۂ قبولیت تک پہنچ سکے۔

## 11- خشوع خضوع اور عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً﴾ [الأنعام : ٦٣] ''آپ کہہ دیجئے کہ کون ہے جو تمہیں بحر و بر کے اندھیروں سے اس وقت نجات دیتا ہے جب تم عاجزی وانکساری اور چپکے چپکے سے پکارتے ہو۔''

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ ﴿ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴾ [الأعراف : ٥٥] ''اپنے رب کو عاجزی و پوشیدگی سے پکارو' یقیناً وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

(ابن تیمیہؒ) زیادتی کی ایک قسم یہ ہے کہ عاجزی کے بغیر یوں دعا کی جائے کہ گویا وہ اپنے رب سے مستغنی (بے پرواہ) ہے اور یہ بہت بڑی زیادتی ہے' پس جو شخص بھی مسکینی وعاجزی کی حالت بنائے بغیر دعا کرتا ہے وہ زیادتی کرنے والا ہے۔[مجموع الفتاوی لابن تیمیة (١٥/١٣)]

## 12- ہلکی آواز سے دعا کرنا

جیسا کہ گزشتہ عنوان کے تحت مذکور دونوں آیات میں پوشیدگی اور چپکے چپکے دعا کرنے کا ذکر ہے۔ علاوہ ازیں ایک صحیح حدیث سے بھی یہ ثبوت ملتا ہے کہ رب تعالیٰ کو آہستہ آواز سے پکارنا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ...... ''يَاأَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ '' تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ ﴾

''ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم کسی وادی میں اترتے

تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی' اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا' اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ' کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب خدا کو نہیں پکار رہے ہو' وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے' بے شک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے۔ اس کا نام اور اس کی عظمت بہت ہی بڑی ہے۔'' [بخاری (۲۹۹۲) مسلم (۲۷۰٤)]

(نوویؒ) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلکی آواز سے (اللہ تعالیٰ کا) ذکر کرنا مستحب ہے کیونکہ بلند آواز سے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں اور جب کوئی پست آواز سے ذکر کرے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کی توقیر و تعظیم میں زیادہ بلیغ ثابت ہوگا۔ [شرح مسلم للنووی (۸/۲۹٤)]

(ابن تیمیہؒ) انہوں نے آہستہ آواز سے دعا کرنے کے دس فوائد ذکر فرمائے ہیں' قارئین کے فائدے کے لیے ان کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:

① اس سے عظیم ایمان حاصل ہوتا ہے کیونکہ ہلکی آواز سے دعا کرنے والے کا یہ یقین و عقیدہ ہوتا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ مخفی دعا بھی سن سکتا ہے۔

② اس میں ادب و احترام کا عظیم پہلو موجود ہے کیونکہ بادشاہوں کے نزدیک اونچی آواز کرنا سوءِ ادب کہلاتا ہے کہ جو ان کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ (جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے) کے لیے تو اعلیٰ مثال ہے۔ جب وہ ہلکی آواز سے کی جانے والی دعا سن لیتا ہے تو پھر اس کے سامنے صرف ہلکی آواز سے دعا کرنا ہی مناسب ہے۔

③ اس میں خشوع و خضوع اور عاجزی و انکساری کا اظہار زیادہ ہے جو کہ دعا کی روح ہے۔ جب کوئی انسان مسکینی والے انداز میں سوال کرتا ہے تو اس کا دل عاجز بن جاتا ہے' اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں' اس کی آواز جھک جاتی ہے حتیٰ کہ مسکنت و عاجزی کے باعث اس کی زبان خاموشی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ مگر

یہ حالت اونچی آواز کے ساتھ دعا کرنے سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

④ اس میں اخلاص انتہائی زیادہ پایا جاتا ہے۔

⑤ اس میں انسان کا دل کامل طور پر ذلت کی حالت تک پہنچ جاتا ہے جبکہ اونچی آواز سے ایسا نہیں ہو سکتا۔

⑥ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے کیونکہ اگر اونچی آواز سے اسی کو پکارا جاتا ہے جو دور ہو اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "اور جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں۔" [البقرة : ١٨٦]

⑦ ہلکی آواز سے دعا کرنے والے کی زبان اُکتائے گی نہیں' اس کے اعضاء تھکاوٹ محسوس نہیں کریں گے اور وہ زیادہ دیر تک دعا کر سکے گا لیکن اونچی آواز کے ساتھ دعا کرنے والا زیادہ دیر تک نہیں دعا نہیں کر سکے گا کیونکہ اس کی زبان اُکتا جائے گی اور اس کے قویٰ و اعضاء تھک جائیں گے۔

⑧ آہستہ آواز سے دعا کرنے سے دوسرے لوگ پریشان نہیں ہوتے جبکہ اونچی آواز سے ایسا ہو جاتا ہے۔

⑨ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور (دعا وغیرہ کے ذریعے) اس کی عبادت کرنا بہت بڑی نعمت ہے اور ہر نعمت پر حسد کرنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں' اس لیے اسے حاسدوں کے شر سے بچانے کے لیے مخفی رکھنا ہی بہتر ہے۔ جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا کہ "اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تمہارے خلاف ضرور کوئی چال چلیں گے۔" [یوسف : ٥]

⑩ دعا ذکر بھی ہے اور ذکر کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہلکی آواز سے کیا جائے' جیسا کہ ارشاد ہے کہ "اور اپنے رب کو اپنے نفس میں عاجزی سے اور

چپکے چپکے یاد کر۔" [الأعراف : ۲۰۵]

## 13- دعا میں تکرار واصرار کرنا

تکرار سے مراد یہ ہے خاص خاص دعاؤں کو ایک سے زیادہ مرتبہ کرنا۔ مثلاً جنت مانگنے' دوزخ سے بچنے وغیرہ جیسی دعائیں دو یا تین مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ کرنا مگر تین مرتبہ مستحب ہے۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے اور اس کی ترغیب بھی دلایا کرتے تھے۔ اور اصرار سے مراد ہے گریہ وزاری سے دعا کرنا۔ یقیناً جب کوئی انسان دعا میں تکرار کرتا ہے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اس دعا میں از خود گریہ وزاری اور اصرار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ﴿ ذَاتَ لَیْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ﴾ "ایک رات رسول اللہ ﷺ نے دعا کی' پھر دعا کی' پھر دعا کی۔" [مسلم (۲۱۸۹) بخاری (۵۷٦٦) ابن ماجه (۳۵٤۵)]

(2) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے 'اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما دے اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے 'اے اللہ! اسے جہنم سے بچا لے۔" [صحیح : صحیح ابن ماجه' ابن ماجه (٤۳٤۰) ترمذی (۲۵٦۱)]

تاہم وہ روایت جس میں مذکور ہے کہ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ ﴾ "بے شک اللہ تعالیٰ دعا میں اصرار کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔" اسے اہل علم نے باطل و من گھڑت قرار دیا ہے۔ [موضوع : ضعیف الجامع الصغیر (۱۷۱۰) السلسلة الضعیفة (٦۳۷)]

## 14- دعا کے لیے جامع کلمات استعمال کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ﴿ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَسْتَحِبُّ

الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ ﴾ "رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں پسند فرماتے تھے اور اس کے علاوہ دوسری دعائیں چھوڑ دیتے تھے۔" [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۱۴۸۲) صحیح الجامع الصغیر (۴۹۴۹) المشکاة (۲۲۴۶)]

## 15- اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا

جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ تین آدمی ایک غار میں پھنس گئے تھے اور پھر انہوں نے اپنے اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس غار سے چھٹکارہ عطا فرمایا تھا۔ [بخاری (۲۲۱۵) کتاب البیوع]

## 16- اسمائے حسنیٰ کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خود اس کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں تم اسے ان کے ساتھ پکارو۔" [اسمائے حسنیٰ کو وسیلہ بنا کر دعا کرنے کے تفصیلی دلائل کے لیے مقدمہ میں "دعا کے لیے وسیلہ پکڑنا" کا عنوان ملاحظہ فرمایئے۔]

## 17- افضل وقت' افضل جگہ اور افضل حالت میں دعا کرنا

افضل وقت مثلاً سحری کا وقت' اذان اور اقامت کا درمیانی وقت اور فرض نماز کے بعد کا وقت وغیرہ۔ افضل جگہ مثلاً مساجد' جمراتِ رمی اور مکہ شہر وغیرہ اور افضل حالت مثلاً جب انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ راغب ہو یا جب اس پر خشیتِ الٰہی اور حساب وکتاب کا خوف شدت کے ساتھ طاری ہو وغیرہ۔ [مزید تفصیل کے لیے آئندہ باب "دعا کی قبولیت کا بیان" ملاحظہ فرمایئے۔]

## 18- خوشحالی میں دعا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَنْ سَرَّهُ

أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ ﴾
”جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ سختی اور غم و تکلیف کے وقت اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ خوشحالی و آسودگی میں بکثرت دعا کرے۔“[صحیح : الصحیحة (۵۹۳) هداية الرواة (۲۱۸۰) ترمذی (۳۳۸۲)]

## 19- گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ ﴾”بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔“[مسلم (۲۷۳۵) ابو داود (۱٤۸٤) ترمذی (۳۳۸۷)]

## 20- دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

(1) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا”بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیا والا اور کرم والا ہے‘ جب اس کا بندہ اس کی جانب (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ ان کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔“[صحیح : صحیح الترغیب (۱٦۳۵) ابو داود (۱٤۸۸)]

(2) دعائے استسقاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔[بخاری (۱۰۳۱) مسلم (۸۹۵)]

(3) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کی گئی تو آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی۔[بخاری (٤۳۲۳)]

(حافظ ابن حجرؒ) اس حدیث سے ’ان لوگوں کے برخلاف کہ جو ہاتھ اٹھانا صرف دعائے استسقاء کے لیے ہی خاص کرتے ہیں‘ یہ ثابت ہوتا ہے کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا مستحب ہے۔[فتح الباری (تحت الحدیث ، ٤۳۲۳)]

(4) امام بخاریؒ نے باب قائم کیا ہے کہ

﴿بَاب رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ...... حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ﴾

"باب دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا' اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی اور اپنے ہاتھ اٹھائے تو میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی' اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے بری ہوں...... یحییٰ بن سعید اور شریک بن ابی نمر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ (دعا کے لیے) اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔" [بخاری (قبل الحديث / ٦٣٤١) كتاب الدعوات]

(شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ) نبی کریم ﷺ سے اس قدر کثرت کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت ہے کہ اس کا شمار محال و مشکل ہے۔ [مجموع الفتاوی لابن تیمیة (٢٦٥/٥)]

(نوویؒ) اسی کے قائل ہیں۔ [شرح مسلم للنووی (١٩٠/٦)]

(سیوطیؒ) دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے والی احادیث متواتر ہیں۔ [تدریب الراوی (١٨٠/٢)]

(منذریؒ) اسی کے قائل ہیں۔ [فتح الباری (١٤٢/١١)]

(شیخ ابن بازؒ) دعا میں ہاتھ اٹھانا قبولیتِ دعا کا ایک سبب ہے۔ [فتاوی علماء البلد الحرام (ص / ١٧٠٢)]

## بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرنا بھی درست ہے

(1) کیونکہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا رسول اللہ ﷺ نے ضروری قرار نہیں دیا۔

(2) نہ ہی ہر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا ممکن و مناسب ہی ہے مثلاً گھر سے نکلتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا کے ساتھ' قضائے حاجت کی دعا کے ساتھ' ہم

بستری کی دعا کے ساتھ وغیرہ وغیرہ۔

(3) نیز نبی کریم ﷺ دورانِ نماز دعائیں مانگا کرتے تھے مگر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے' اگر ہر دعا کے ساتھ ہاتھ اٹھانا ضروری ہوتا تو دورانِ نماز دعا مانگتے ہوئے بھی ہاتھ اٹھانا لازم ہوتا' لیکن اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔

## دعا کے بعد چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرنا مسنون نہیں

کیونکہ کسی بھی صحیح حدیث سے یہ عمل ثابت نہیں' اس لیے دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنے کی بجائے نیچے کر لینے چاہییں۔ نیز جن روایات میں چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر ہے وہ کمزور ہیں اور ثابت نہیں جیسا کہ چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے:

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿سَلُوا اللَّهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ﴾ ''تم اپنی ہتھیلیوں کے باطن (یعنی اندرونی حصے) کو پھیلا کر سوال کرو ان کے ظاہر سے سوال نہ کرو اور جب تم (دعا سے) فارغ ہو جاؤ تو ہتھیلیوں کو اپنے چہروں پر پھیر لو۔'' [**ضعیف** : ضعیف ابو داود' ابو داود (١٤٨٥) ضعیف الجامع (٣٢٧٤) هداية الرواة (٢١٨٣) اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ابوداودؒ خود نقل فرماتے ہیں کہ اس روایت کی تمام اسناد کمزور ہیں اور یہ سند سب سے عمدہ ہے لیکن یہ بھی ضعیف ہے۔]

(2) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ﴾ ''رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو انہیں اس وقت تک نیچے نہ کرتے جب تک چہرے پر نہ پھیر لیتے۔'' [**ضعیف** : ضعیف ترمذی' ترمذی (٣٣٨٦) ارواء الغلیل (٤٣٣) ضعيف الجامع الصغير (٤٤١٢) هداية الرواة (٢١٨٥)]

(3) سائب بن یزید سے روایت ہے' وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ ﴾ "نبی کریم ﷺ جب دعا کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے (پھر دعا کے بعد) ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے۔" [ضعیف : هداية الرواة (٢١٩٥) بيهقى فى الدعوات الكبير (١٨٤)]

(شیخ الاسلام ابن تیمیہ) دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے سے متعلقہ روایات قابل حجت نہیں۔[مجموع الفتاوى لابن تيمية (٥١٩/٢٢)]

(نووی) دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا مستحب نہیں۔[شرح المهذب (٤٤١/٣)]

(شیخ البانی) دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنے کے متعلق کوئی بھی حدیث ثابت نہیں۔[دیکھئے : هداية الرواة (٤١٧/٢) ارواء الغليل (٤٣٣-٤٣٤)]

(شیخ ابن باز) (دعا کے بعد) چہرے پر ہاتھ پھیرنے کے متعلق صحیح احادیث وارد نہیں ہوئیں بلکہ اس ضمن میں صرف ایسی احادیث ہی وارد ہوئی ہیں جو ضعف سے خالی نہیں اس لیے زیادہ راجح اور زیادہ صحیح یہی ہے کہ (دعا کے بعد) اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر نہ پھیرا جائے۔[فتاوى اسلامية (١٨٤/٤)]

(شیخ ابن عثیمین) میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ (دعا کے بعد چہرے پر) ہاتھ نہیں پھیرنا چاہیے۔[فتاوى اسلامية (١٧٢/٤)]

# باب استجابة الدعاء — دعا کی قبولیت کا بیان

## فصل اول :

### اقسام قبولیت

دعا کی قبولیت کی تین بڑی اقسام ہیں:

❶ یا تو مطلوبہ چیز (دنیا میں ہی جلد یا بدیر) مل جاتی ہے۔

❷ یا مطلوبہ چیز تو نہیں ملتی مگر دعا کے عوض کوئی آنے والی مصیبت ٹل جاتی ہے۔

❸ یا پھر وہ دعا ذخیرۂ آخرت بنالی جاتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ﴾ "جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں نافرمانی اور قطع رحمی (رشتہ داری توڑنا) نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا فرماتا ہے۔ یا تو (دنیا میں) اس کی دعا کو جلد قبول فرمالیتا ہے یا آخرت میں اس دعا کو اس کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرما دیتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعائیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ (کی رحمت اور اس کا فضل) بہت زیادہ اور وسیع ہے۔" [صحيح : هداية الرواة (٢١٩٩) مسند احمد (١٨/٣)]

❀ یہاں یہ بات قابل وضاحت ہے کہ قبولیتِ دعا کی کوئی صورت بھی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک دعا کی اُن شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جائے کہ جو کتاب وسنت میں بیان کی گئی ہیں مثلاً اخلاص' حرام سے اجتناب' غفلت و سستی سے اجتناب اور

جلد بازی سے اجتناب وغیرہ' کو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں متعدد مقامات پر قبولیتِ دعا کا وعدہ فرمایا ہے۔ جیسا کہ چند ایک آیات حسب ذیل ہیں:

(۱) ﴿ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ [غافر : ٦٠]

"مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔"

(2) ﴿ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ﴾ [البقرة : ١٨٦]

"میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔"

(3) ﴿ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴾ [آل عمران : ٩]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔"

اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی تو وہ ان آیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یہ الزام نہیں دے سکتا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں دعا قبول کرتا ہوں مگر میری تو دعا قبول نہیں ہوئی۔ بلکہ اسے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ ﴿ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِي وَلْيُؤْمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴾ [البقرة : ١٨٦] "(میں قبول کرتا ہوں) اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں' یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔"

اب اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ایک نہ مانے (نہ تو اپنے اندر اخلاص پیدا کرے اور نہ ہی حرام کھانے پینے اور حرام کاروبار وغیرہ سے بچے) اور پھر یہ کہتا پھرے کہ اللہ تعالیٰ تو میری سنتا ہی نہیں' تو یہ اس کی اپنی غلطی ہے اللہ تعالیٰ کو اس میں کوئی الزام نہیں کیونکہ اللہ تو اپنی کتابِ لاریب میں ہر بات کی مکمل وضاحت کر چکا۔

علاوہ ازیں اگر کوئی شخص دعا کے مکمل آداب و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعا کرے

اور پھر بھی اس کی دعا قبول نہ ہو تو اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ جہاں دعا کی قبولیت کا دار و مدار دعا کے آداب و شرائط کو ملحوظ رکھنے پر ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی مشیت و حکمت پر بھی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات انسان اللہ تعالیٰ سے کسی ایسی چیز کا سوال کرتا ہے کہ جو اس کے نزدیک تو اس کے لیے نفع مند ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے علم وحکمت کے مطابق وہ اس کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے' اس لیے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا نہیں فرماتے۔ لیکن ایسا شخص بہرحال قبولیتِ دعا کی دوسری دو صورتوں سے محروم نہیں رہتا یعنی یا تو اس کی دعا کے بدلے اللہ تعالیٰ دنیا میں اس سے کوئی مصیبت ٹال دیتے ہیں اور یا پھر اس کی دعا کو اس کے لیے ذخیرۂ آخرت بنا لیتے ہیں۔

## فصل دوم :

### اوقاتِ قبولیت

#### ماہِ رمضان

(1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ - يَعْنِي فِي رَمَضَانَ - وَإِنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً ﴾ "بے شک اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر دن اور رات میں (لوگوں کو جہنم سے) آزاد کرتے ہیں۔ اور (ماہ رمضان کے) ہر دن و رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی دعا ہے جسے قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔" [صحیح لغیره : صحیح الترغیب (۱۰۰۲) بزار فی کشف الأستار (۹٦۲)]

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی: عادل حکمران' روزہ دار حتی کہ وہ افطار کر لے اور مظلوم کی دعا کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بغیر بادلوں کے اٹھائیں گے اور اس کے لیے

آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔"[حسن : ترمذی (۳۵۹۸) ابن ماجة (۱۷۵۲) احمد (۳۰۵/۲) ابن حبان (۳٤۲۸)]

## شبِ قدر

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴾ [القدر : ۳۔۵] "شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔اس (میں ہر کام) سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے۔"

(شوکانیؒ) اس رات کی عظیم شان متقاضی ہے کہ اس میں دعا کرنے والوں کی دعا قبول ہو' یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ رات تلاش کرنے کا حکم دیا اور اس کی شدید رغبت دلائی۔[تحفة الذاكرين (ص / ٤٦)]

نیز اس رات دعاؤں کے قبول ہونے کی وجہ سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ خاص اس رات کے لیے معافی کی ایک دعا سکھائی ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا پڑھو " اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ " یعنی اے اللہ تعالیٰ! تو بہت معاف کرنے والا ہے' معاف کرنا تجھے پسند ہے۔پس تو مجھے معاف فرما۔"[صحيح : صحيح ابن ماجة (۳۱۰۵) ترمذی (۳۵۱۳) ابن ماجة (۳۸۵۰)]

## عرفہ کا روز (یعنی نو ذوالحجہ کا دن)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ خَيْرُ

الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾ ''بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے مانگی وہ یہ ہے 'اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے 'اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہت ہے 'اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' [حسن : صحیح ترمذی 'ترمذی (۳۵۸۵) صحیح الجامع (۱۱۰۲) المشکاۃ (۲۵۹۸)]

## رات کا آخری حصہ

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ﴾ ''ہمارا پروردگار (بلند برکت والا) ہر رات کو اس وقت آسمانِ دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں 'کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں 'کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔'' [بخاری (۱۱۴۵) مسلم (۷۵۸)]

(2) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''رب تعالیٰ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے 'اس لیے اگر تم اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہونے کی طاقت رکھو تو ضرور ایسا کرو۔'' [صحیح : صحیح ترمذی 'ترمذی (۳۵۷۹) نسائی (۵۷۲)]

## اذان اور اقامت کا درمیانی وقفہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ ﴾ ''اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی''۔ [صحیح :

صحیح ترمذی (۱۷۵) أبو داود (۵۲۱) ترمذی (۲۱۲)]

## دورانِ سجدہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ ﴾ ”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے تم (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعا کیا کرو۔“ [صحیح : صحیح الجامع (۱۱۷۵) ابو داود (۸۷۵)]

## فرض نمازوں کے بعد

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ ﴾ ”رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔“ [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳٤۹۹) صحیح الترغیب (۱٦٤۸) المشکاۃ (۱۲۳۱)]

## کفار سے جنگ کے وقت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ﴾ ”دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں : ایک اذان کے بعد اور دوسری جنگ کے وقت جب دونوں لشکر (لڑائی) کے لیے ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔“ [صحیح : صحیح الجامع (۳۰۷۹) ابو داود (۲۵٤۰)]

## زمزم کا پانی پیتے وقت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَاءُ

زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ ﴾ ”جس (نیک) مقصد کے لیے آبِ زمزم پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔“ [صحیح : صحیح ابن ماجہ (۲٤٨٤) ابن ماجہ (۳۰٦۲)]

## بروز جمعہ ایک خاص گھڑی

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ﴿ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا ﴾ ”اس میں ایک ایسی گھڑی ہے، جو مسلمان بندہ اس گھڑی میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔“ [بخاری (۹۳۵، ٥۲۹٤) مسلم (۸٥۲)]

(2) حضرت ابو لبابہ بدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں یہ لفظ ہیں ”اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عنایت فرمادیں گے۔“ [حسن : صحیح ابن ماجۃ (۸۸۸) ابن ماجۃ (۱۰۸٤)]

اس خاص گھڑی کے وقت کی تعیین کے بارے میں احادیث کے مختلف ہونے کی وجہ سے علماء میں اختلاف ہے جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے اس میں مختلف علماء کے چالیس اقوال نقل فرمائے ہیں۔ [فتح الباری (۸۲/۳)]

لہٰذا سب سے زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس گھڑی کو حاصل کرنے کے لیے نماز جمعہ کے بعد سے دن کے آخر تک دعا کی کوشش کی جائے جیسا کہ شیخ ابن جبرین نے بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ [فتاوی إسلامیۃ (٤۰۰/۱)]

## نزولِ بارش کے وقت

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ أُطْلُبُوا إِجَابَةَ الدُّعَاءِ عِنْدَ

اَلْتِقَاءِ الْجُیُوْشِ وَاِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَنُزُوْلِ الْمَطَرِ ﴾ "دعا کی قبولیت تلاش کرو لشکروں کے (باہم لڑائی کے لیے) ملتے وقت' اقامتِ صلاۃ کے وقت اور نزولِ بارش کے وقت۔" [حسن : السلسلة الصحيحة (١٤٦٩)]

## تلاوتِ قرآن کے بعد

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ﴿مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ ﴾ "جو شخص قرآن کی تلاوت کرے وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے' یقیناً عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔" [حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (٢٩١٧) کتاب فضائل القرآن ' مسند احمد (١٩٠/٩)]

## جب مرغ بولے

جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا ﴾ "جب تم مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل تلاش کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کے ہینگنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان دیکھتا ہے۔" [بخاری (٣٣٠٣) مسلم (٢٧٢٩)]

## میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے' ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی

آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے لگتی ہے۔ پھر ان کے گھر کے لوگ چیخے تو آپ ﷺ نے فرمایا﴿لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ......﴾ "اپنے اوپر صرف خیر کی دعا کرو کیونکہ (اس وقت) تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔" [مسلم (۹۲۰) کتاب الجنائز : باب فی اغماض المیت والدعاء له اذا حضر ' ابو داود (۳۱۱۸)]

## فصل سوم :

## جن اشخاص کی دعا قبول ہوتی ہے

### مجاہد اور حج و عمرہ کرنے والا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا﴿الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ وَ الْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللهِ ' دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ ' وَ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ﴾ "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ' حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انہیں عطا کر دیا۔" [حسن : صحیح الترغیب (۱۱۰۸) ابن ماجه (۲۸۹۳)]

### مظلوم ' مسافر اور والد جو اپنی اولاد کے حق میں دعا کرے

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ﴾ "تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ① مظلوم کی دعا ② مسافر کی دعا ③ اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔" [حسن : صحیح الجامع (۳۰۳۱) ابن ماجه (۳۸۶۲) ابو داود (۱۵۳۶) الصحیحة (۱۷۹۷)]

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مظلوم کی دعا

قبول کی جاتی ہے خواہ وہ گناہگار ہی ہو اور اس کا گناہ اس کے اپنے نفس پر ہے۔" [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۳۳۸۲)]

(3) رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کرتے وقت انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ ﴿ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ ﴾ "مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔"

[بخاری (۱٤۹٦) مسلم (۱۹) کتاب الإیمان : باب الدعاء إلی الشهادتین]

(4) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک عامل کو یہ نصیحت فرمائی کہ "مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی دعا قبول کی جاتی ہے۔" [بخاری (۳۰۵۹) کتاب الجهاد والسیر]

## نیک اولاد جو اپنے والدین کے حق میں دعا کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ! أَنَّى لِيْ هَذِهِ ؟ فَيَقُولُ : بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ ﴾ "بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیوں دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' یہ درجہ تجھے تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔" [حسن : الصحیحة (۱۵۹۸) هدایة الرواة (۲/٤۵۵) ابن ماجة (۳٦٦۰) احمد (۲/۵۰۹)]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں ① صدقہ جاریہ ② ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں ③ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔ [مسلم (۱٦۳۱) کتاب الوصیة' أبو داود (۲۸۸۰) نسائی (۲/۱۲۹)]

## مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا مانگنے والا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ دَعْوَةُ الْمَرْءِ

الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ ﴾ ''ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے شخص کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ دعا پر آمین کہتا ہے' نیز کہتا ہے کہ تجھے بھی اسی کی مثل حاصل ہو۔'' [مسلم (۲۷۳۳) کتاب الذکر والدعاء ، ابن ماجه (۲۸۹۵)]

## روزہ دار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ [حسن : ترمذی (۳۵۹۸)]

## عادل حکمران

ایک روایت میں ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی' ان میں سے ایک عادل حکمران ہے۔ [حسن : ابن ماجة (۱۷۵۲)]

## آسانی و خوشحالی میں بکثرت دعا کرنے والا

جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ سختی اور غم و تکلیف کے وقت اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ خوشحالی و آسودگی میں بکثرت دعا کرے۔ [صحیح : السلسلة الصحيحة (۵۹۳)]

## کیا مریض کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پانچ افراد کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں؛ مظلوم کی دعا حتی کہ وہ بدلہ لے لے۔ حج کرنے والے کی دعا حتی کہ وہ (گھر کی طرف) واپس لوٹ آئے۔ مجاہد کی

دعا حتیٰ کہ (وہ اپنے اہل و عیال میں آ کر) بیٹھ جائے۔ مریض کی دعا حتیٰ کہ وہ تندرست ہو جائے اور بھائی کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ طور پر کی جانے والی دعا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان تمام دعاؤں میں سے سب سے جلد قبول ہونے والی دعا' بھائی کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ طور پر کی جانے والی دعا ہے۔" لیکن وہ ضعیف ہے' اسے شیخ البانیؒ نے بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔[هداية الرواة (٤١٨/٢) الضعيفة (١٣٤٤) بيهقي في شعب الإيمان (٤٣/٢) ' (١١٢٥) اس کی سند میں عبدالرحیم بن زید العمی راوی ہے جو متہم بالکذب ہے۔[هداية الرواة (٤١٨/٢)]]

تاہم اتنا ضرور ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبول فرماتے ہیں اور یقیناً مریض کی دعا میں عام آدمی سے کہیں زیادہ اخلاص ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾ [غافر : ١٤] "تم اللہ کو اُس کے لیے دین کو خالص کر کے پکارو۔" اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ [غافر : ٦٠] "اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔"

## جس شخص کی رات کو آنکھ کھل جائے اور وہ دعا مانگے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ ...... صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ ﴾ "جو شخص رات کو بیدار ہو جائے اور یہ دعا پڑھے "اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' اللہ کی ذات پاک ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔" پھر یہ کہے "اے اللہ! میری مغفرت فرما" یا (فرمایا کہ) کوئی دعا کرے

تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو اور نماز پڑھی تو اس کی نماز مقبول ہوتی ہے۔" [بخاری (۱۱۵٤) ترمذی (۳٤۱٤) ابو داود (۵۰۶۰)]

## حضرت یونس علیہ السلام کی دعا پڑھ کر دعا کرنے والا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ " لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ " فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ﴾

"حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے انہوں نے یہ دعا کی تھی "نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی' تو پاک ہے' بے شک میں ظالموں میں سے تھا" پس جو مسلمان بندہ بھی کسی چیز کے متعلق ان کلمات کے ذریعے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائیں گے۔" [صحیح : صحیح الجامع (۲۶۰۵) ترمذی (۳۵۰۵)]

## فصل چہارم :

## جن اشخاص کی دعا قبول نہیں ہوتی

### حرام کھانے والا

جیسا کہ ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے' اس کے بال پراگندہ ہیں' (جسم) غبار آلود ہے' وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے (اور کہتا ہے کہ) اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا بھی حرام کا ہے' اس کا پینا بھی حرام کا ہے' اس کا لباس بھی حرام کا ہے اور اسے غذا بھی حرام کی دی جاتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے۔" [مسلم (۱۰۱۵)]

## غفلت و بے توجہی سے دعا کرنے والا

فرمانِ نبوی ہے کہ یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو و لعب والے دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔[حسن : ترمذی (٣٤٧٩)]

## گناہ اور قطع تعلقی کی دعا کرنے والا

ایک روایت میں ہے کہ بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔[مسلم (٢٧٣٥)]

## امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہ کرنے والا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور امر بالمعروف (نیکی کا حکم) اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنے) کا فریضہ سرانجام دیتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیج دے گا اور پھر تم دعا کرو گے مگر وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔"[حسن : صحیح الجامع (٧٠٧٠) صحیح الترغیب (٢٣١٣)]

## زانی اور زبردستی ٹیکس وصول کرنے والا

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے اس کی دعا قبول کر لی جائے' کیا کوئی سائل ہے اسے عطا کر دیا جائے' کیا کوئی غمگین و پریشان ہے اس کی پریشانی دور کر دی جائے۔ (حتی کہ) کوئی بھی ایسا مسلمان باقی نہیں رہتا جو دعا کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرما لیتے ہیں سوائے اس بدکار عورت کے جو اپنی شرمگاہ کے ذریعے کمائی کرتی ہے یا زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کے۔"[صحیح : الصحیحۃ (١٠٧٣) احمد (٢٢/٤)]

# باب فضل سور القرآن وآیاته — قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت کا بیان

## فصل اول :

### قرآن کی فضیلت

#### قرآن ذکر ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾ [الحجر : ۹] ”بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

(ابن کثیرؒ) اس ذکر یعنی قرآن کو ہم نے ہی اتارا۔[تفسیر ابن کثیر (۱۰٦/۳)]

(جلال الدین سیوطیؒ، جلال الدین محلیؒ) ذکر سے مراد قرآن ہے۔[تفسیر الجلالین (ص / ۵۳۹)]

#### قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیوں کا اجر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے قرآن کے ایک حرف کی تلاوت کی اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف' لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے۔“[صحیح : الصحیحة (٦٦٠) ترمذی (۲۹۱۰)]

#### قرآن کی تعلیم و تعلم میں محو لوگ سب سے افضل ہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔[بخاری (۵۰۲۷) ابو داود (۱٤۵۲)]

## حافظِ قرآن کو معزز فرشتوں کا ساتھ نصیب ہو گا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن پاک کا ماہر شخص معزز لکھنے والے اطاعت گزار فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔ اور جو شخص قرآن پاک اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر تلاوت کرنا مشکل ہوتا ہے تو اس کے لیے دُہرا اجر ہے۔"

صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ اس شخص کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور وہ اس کا حافظ ہے۔[مسلم (۷۹۸) بخاری (٤٩٣٧)]

## حافظِ قرآن کا درجہ قرآن کی آخری آیت پر ہو گا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ تم قرآن کی تلاوت کرتے جاؤ اور جنت کے درجات میں بلند ہوتے جاؤ۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے جاؤ جیسے آہستہ آہستہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ تمہارا مقام وہ ہے جہاں تم اپنی آخری آیت کی تلاوت کرو گے۔"[حسن : الصحیحة (۲۲٤٠) ابو داود (١٤٦٤) ترمذی (۲۹۱٤)]

## قرآن روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا

حضرتِ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پڑھا کرو کیونکہ قرآن روزِ قیامت ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو اس کی تلاوت کرتے رہے۔"[مسلم (۸۰٤) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب فضل قراءة القرآن]

**فصل دوم :**

## قرآنی سورتوں اور آیات کی فضیلت

## سورۂ فاتحہ کی فضیلت

(1) سورۂ فاتحہ کو قرآن کی سب سے عظیم سورت قرار دیا گیا ہے۔[بخاری (٤٤٧٤)]

(2) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ کو دو ایسے نور عطا کیے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا کیے گئے 'ایک سورۂ فاتحہ ہے اور دوسرا سورۂ بقرہ کی آخری (دو) آیات۔[مسلم (٨٠٦) كتاب صلاة المسافرين]

## سورۂ بقرہ کی فضیلت

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔[مسلم (٧٨٠) ترمذی (٢٨٧٧)]

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان یوں ہے کہ سورۂ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پکڑنا باعثِ برکت اور اس کا چھوڑنا باعثِ حسرت و ندامت ہے۔[مسلم (٨٠٤)]

جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ﴾ "ہر چیز کی کوہان (یعنی سب سے بلند چیز) ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۂ بقرہ ہے۔" وہ ضعیف ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں۔[ضعیف: ضعيف ترمذی 'ترمذی (٢٨٧٨) ضعيف الجامع (١٩٣٣) الضعيفة (١٣٤٨)]

## سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو روشن سورتوں (سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران) کی تلاوت کیا کرو' یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سایہ دار بادلوں یا ہلکے بادلوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں ہوں گی جنہوں نے اپنے پروں کو پھیلایا ہوا ہو گا' یہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے (اللہ تعالیٰ سے) جھگڑا کریں گی (اور انہیں جنت میں داخل کرائیں گی)۔[مسلم (٨٠٤) كتاب صلاة المسافرين وقصرها]

## آیت الکرسی کی فضیلت

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اسے جنت میں داخلے سے صرف موت نے روک رکھا ہے۔[صحیح : الصحیحة (۹۷۲) طبرانی کبیر (۱۳٤/۸) مجمع الزوائد (۱٤۸/۲)]

(2) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک محافظ فرشتہ ساری رات مقرر رہتا ہے اور ساری رات وہ شخص شیطان کے حملے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔[بخاری (۳۲۷۵)' (۲۳۱۱)]

## سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کرے گا تو یہ اسے (ہر قسم کے نقصان' شیطان اور تمام آفات سے بچاؤ کے لیے) کافی ہو جائیں گی۔[مسلم (۸۰۷) بخاری (٤۰۰۸) ابو داود (۱۳۹۷) ترمذی (۲۸۸۱)]

## سورۂ کہف کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرتا ہے تو اس کی روشنی دو جمعوں تک باقی رہتی ہے۔[صحیح : صحیح الجامع (٦٤۷۰) صحیح الترغیب (۷۳٦)]

## سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات کی فضیلت

ارشادِ نبوی ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔[مسلم (۸۰۹) ابو داود (٤۳۲۳) ترمذی (۲۸۸٦)]

## سورۃ الفتح کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بے شک مجھ پر رات ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور پھر آپ ﷺ نے

سورۃ الفتح کی تلاوت فرمائی۔[بخاری (٤١٧٧) ترمذی (٣٢٦٢) مسند احمد (٢٠٤)]

## سورۃ الملک کی فضیلت

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص سورۃ الملک کی تلاوت کرتا رہا تو یہ سورت اس کے حق میں سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا۔[حسن : هداية الرواة (٢/٢٨٠) ابو داود (١٤٠٠) ترمذی (٢٨٩١) نسائي (٧١٠) ابن ماجة (٣٧٨٦)]

## سورۃ الکافرون کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورۃ الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

[**صحیح** : صحیح ترمذی ' ترمذی (٢٨٩٤) صحيح الترغيب (٥٨٣) الصحيحة (٥٨٦)]

## سورۃ الاخلاص کی فضیلت

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ سورۃ الاخلاص اجر وثواب میں ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔[مسلم (٨١١) دارمی (٣٤٣١)]

(2) ایک حدیث میں ہے کہ ایک آدمی کو سورۃ الاخلاص سے بہت محبت تھی اور اس محبت کی وجہ سے وہ اس سورت کو ہر نماز کی قراءت کے اختتام پر پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس سورت سے محبت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دیا۔[بخاری تعليقا (٧٧٤) كتاب الأذان ، ترمذی (٢٩٠١) ابن حبان (٧٩٣)]

## سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی فضیلت

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ (شیطان سے پناہ مانگنے کے لیے) سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جیسی قرآن میں اور کوئی آیات نہیں۔[مسلم (٨١٤) ترمذی (٢٩٠٢)]

(2) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے لیکن جب یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو (جنات اور نظر بد سے بچاؤ کے لیے) آپ ﷺ نے

ان دونوں کو پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ (دوسری دعاؤں) کو چھوڑ دیا۔"

[**صحیح** : صحیح ترمذی' ترمذی (۲۰۵۸) نسائی (۵۴۹۴) ابن ماجه (۳۵۱۱)]

## قرآن اور سورِ قرآن کی فضیلت میں چند ضعیف روایات

(1) حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' جسے قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے مانگنے سے مشغول کر دیا (یعنی جو شخص اتنا قرآن پڑھے کہ اسے اللہ سے سوال کرنے کی فرصت ہی نہ ملے) تو میں اسے اس سے افضل عطا کروں گا جو سوال کرنے والوں کو عطا کرتا ہوں اور اللہ کے کلام کی فضیلت (دیگر) تمام کلاموں پر اس طرح ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔[**ضعیف جدا** : هداية الرواة (۲/۳۷۳) ترمذی (۲۹۲۶)]

(2) آیت الکرسی قرآنی آیات کی سردار ہے۔[**ضعیف** : الضعيفة (۱۳۴۸) ضعيف الترغيب (۸۷۹) ضعيف الجامع الصغير (۴۷۲۵)]

(3) آیت الکرسی مجھے عرش کے نیچے سے عطا کی گئی۔[**ضعیف** : الضعيفة (۲۸۲۶)]

(4) ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰس ہے' جو شخص بھی سورۂ یٰس پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کے پڑھنے کے بدلے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔[**موضوع** : ضعيف الترغيب (۸۷۸) الضعيفة (۱۶۹) ضعيف ترمذی' ترمذی (۲۸۸۷) كتاب فضائل القرآن : باب ما جاء في فضل يس]

(5) جو شخص سورۂ دخان جمعہ کی رات پڑھتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے۔[**موضوع** : ضعيف الترغيب : كتاب الذكر والدعاء' هداية الرواة (۲۰۹۲) ترمذی (۲۸۸۹)]

(6) سورۂ زلزال چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔[**ضعیف** : ضعيف ترمذی' ترمذی (۲۸۹۵)]

(7) سورۂ نصر چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔[**ضعیف** : ضعيف الترغيب (۸۹۰) كتاب قراءة القرآن : باب الترغيب في قراءة اذا زلزلت]

## باب الادعیة القرآنیة — قرآنی دعاؤں کا بیان

### گناہوں کی بخشش طلب کرنے کی دعائیں

(1) ﴿ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [آل عمران : ١٦] ”اے ہمارے پروردگار! بے شک ہم ایمان لائے‘ تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں عذابِ جہنم سے محفوظ فرما۔“

(2) ﴿ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴾ [المومنون : ١٠٩] ”اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے‘ تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما‘ تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔“

(3) ﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾[الأعراف : ٢٣] ”اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ضرور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

(4) ﴿ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴾ [المومنون : ١١٨] ”اے میرے پروردگار! (مجھے) بخش دے اور رحم فرما‘ تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔“

### عذابِ جہنم سے پناہ مانگنے کی دعا

﴿ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴾[الفرقان : ٦٥] ”اے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر لے یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔“

### دنیا و آخرت کی خیر طلب کرنے کی دعا

﴿ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [البقرة : ٢٠١] ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت میں حسنات سے نواز اور

ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔"

## حسن خاتمہ طلب کرنے کی دعائیں

(1) ﴿رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ﴾ [آل عمران : ۱۹۳] "اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا آواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ' پس ہم ایمان لائے۔ اے اللہ! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔"

(2) ﴿فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنُيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ﴾ [یوسف : ۱۰۱] "اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی میرا دنیا و آخرت میں ولی ہے' مجھے اس حال میں فوت کرنا کہ میں مسلمان ہوں اور مجھے صالحین کے ساتھ ملا دے۔"

## اپنے فوت شدہ مسلمان بھائیوں اور بزرگوں کی مغفرت کے لیے دعا

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [الحشر : ۱۰] "اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال' اے ہمارے رب! بے شک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔"

## بیماری سے شفا کی دعا

﴿أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ [الأنبياء : ۸۳] "(اے رب!) مجھے بیماری پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ رحیم و مہربان ہے۔"

## مشکلات سے نجات کی دعا

﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾ [الأنبياء : ٨٧]
"نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر تو' تو پاک ہے' یقیناً میں ظالموں میں سے تھا۔"

## شیطانی وساوس سے بچاؤ کی دعائیں

(1) ﴿ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ﴾ [المومنون : ٩٧-٩٨] "اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔"

(2) ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ٥ مَلِكِ النَّاسِ ٥ إِلَهِ النَّاسِ ٥ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ٥ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴾ [الناس : ١-٦] "آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں' لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)' وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے' جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے' (خواہ) وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔"

## حاسدوں کے شر سے بچاؤ کی دعا

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ٥ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ٥ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ٥ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ٥ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴾ [الفلق : ١-٥]
"آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی۔ اور حسد کرنے والے

کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔"

## فتنوں سے بچاؤ کے لیے دعا

﴿رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ٥ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الممتحنة : ٤-٥]

"اے ہمارے پروردگار! تجھ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے فتنے میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے! ہماری خطاؤں کو بخش دے' بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔"

## دین کی دعوت میں آسانی کے لیے دعا

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ٥ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ٥ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ٥ يَفْقَهُوا قَوْلِي﴾ [طه : ٢٥-٢٨] "اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔"

## ہدایت کے بعد گمراہی کی طرف جانے سے بچنے کی دعا

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ [آل عمران : ٨] "اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما' یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے۔"

## صبر و استقامت اور کفار کے خلاف نصرت طلب کرنے کی دعائیں

(1) ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ [آل عمران : ١٤٧] ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔''

(2) ﴿رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ [البقرة : ٢٥٠] ''اے پروردگار! ہمیں صبر دے' ثابت قدمی دے اور کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔''

## طلبِ علم کی دعا

﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طه : ١١٤] ''اے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔''

## طلبِ رحمت کی دعا

﴿رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا﴾ [الكهف : ١٠] ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کو آسان بنا دے۔''

## طلبِ رزق کی دعا

﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ [القصص : ٢٤] ''اے رب! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔''

## اولاد طلب کرنے کی دعائیں

(1) ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ [آل عمران : ٣٧] ''اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما' بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔''

(2) ﴿ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴾ [الصافات : ١٠٠] ''اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔''

(3) ﴿ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ﴾ [الأنبياء : ٨٩] ''اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ دینا اور تو ہی بہترین وارث ہے۔''

## اولاد کو نمازی بنانے کی دعا

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ﴾ [ابراهيم : ٤٠] ''اے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا' اے رب! میری دعا قبول فرما۔''

## اپنے بیوی بچوں کے حق میں دعا

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ [الفرقان : ٧٤] ''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔''

## اعمالِ صالحہ اور نعمتوں پر شکر کی توفیق مانگنے اور اولاد کی اصلاح کے لیے دعا

(1) ﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴾ [النمل : ١٩] ''اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے' مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔''

(2) ﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ

الْمُسْلِمِينَ ﴾ [الأحقاف : ١٥] "اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔"

## والدین کی مغفرت کے لیے دعا

(1) ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴾ [ابراهيم : ٤١] "اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔"

(2) ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ ﴾ [نوح : ٢٨]

"اے پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے۔"

## والدین پر رحم کے لیے دعا

﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾ [الاسراء : ٢٤]

"اے پروردگار! ان دونوں پر رحم فرما جیسے انہوں نے مجھ پر بچپن میں رحم کیا۔"

## استطاعت سے باہر تکالیف و آزمائشوں سے بچنے کی دعا

﴿رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴾ [البقرة : ٢٨٦] "اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا' اے ہمارے رب!

ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا مالک ہے 'ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔"

## سواری پر سوار ہونے کی دعا

﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ﴾ [الزخرف : ١٣-١٤] "پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی۔ اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔"

## سواری سے اترنے کی دعا

﴿ رَبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴾ [المومنون : ٢٩]
"اے میرے رب! مجھے مبارک جگہ پر اتارنا اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والوں میں۔"

## قبولیتِ دعا کے لیے دعا

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ....وَتُبْ عَلَيْنَآ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ [البقرة : ١٢٧-١٢٨]

"اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرما یقیناً تو سننے والا جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول فرما لے یقیناً تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

## باب فضل التسبیح والتکبیر والتحمید والتھلیل

## تسبیح، تکبیر، تحمیداور تہلیل کی فضیلت کا بیان

### اللہ تعالیٰ کا محبوب کلام

(1) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمام کلاموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب کلام چار کلمات ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ ان میں سے جن کلمات کو بھی تو شروع میں لائے کوئی حرج نہیں۔" [مسلم (۲۱۳۷) ابن ماجه (۳۸۱۱)]

(2) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا "کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب کلام نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب کلام کے متعلق بتایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب کلام ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔" [مسلم (۲۷۳۱) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل سبحان الله وبحمده]

### دنیا کی ہر چیز سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب کلمات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں یہ کلمات کہوں سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ تو یہ میرے نزدیک ان سب اشیاء سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (مراد ہے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں)۔" [مسلم (۲٦۹۵) ترمذی (۳۵۹۷)]

### خیر کے کلمات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے خیر (کے کلمات)

سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کر۔" [حسن لغیرہ : صحیح الترغیب (١٥٦٤)]

## دو کلمے زبان پر ہلکے مگر وزن میں بھاری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" دو کلمے (ایسے) ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں' ترازو میں بھاری ہیں' رحمٰن کو محبوب ہیں (وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔" [بخاری (٦٤٠٦) مسلم (٢٦٩٤) ترمذی (٣٤٦٧) ابن ماجه (٣٨٠٦) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٨٣٠)]

## دن میں سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس شخص نے دن میں سو (100) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہا' اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" [بخاری (٦٤٠٥) مسلم (٢٦٩١)]

## "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" کہنے کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ کہے تو اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔" [صحیح : الصحیحة (٦٤) هدایة الرواة (٢٢٤٤) ترمذی (٣٤٦٤)]

## فی سبیل اللہ سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے زیادہ فضیلت والا کلمہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُّكَابِدَهُ ...... ذَهَبٍ يُنْفِقُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴾

" جسے رات کے سفر سے گھبراہٹ ہو یا جو مال خرچ کرنے میں بخیل ہو یا جو دشمن سے لڑنے میں بزدل ہو تو وہ کثرت کے ساتھ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کے کلمے کا

ورد کرے کیونکہ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فی سبیل اللہ سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔" [صحیح لغیرہ: صحیح الترغیب (١٥٤١)]

## روزِ قیامت سب سے افضل کلمات لانے والا شخص

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ ..... ﴾

"جو شخص صبح و شام سو (100) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہتا ہے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کلمات کہے یا اس سے زائد کلمات کہے۔" [مسلم (٢٦٩٢) ابو داود (٥٠٩١)]

## فرشتوں کے لیے منتخب کردہ کلام

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب کیا ہے وہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ۔[مسلم (٢٧٣١) کتاب الذکر والدعاء، ترمذی (٣٥٩٣) کتاب الدعوات، مسند احمد (٢١٣٧٨)]

## روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے کا نبوی نسخہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

﴿ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ ...... ﴾

"ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم اس سے عاجز ہو کہ روزانہ ایک ہزار (1,000) نیکی کرو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سو (100) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے سے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔" [مسلم (٢٦٩٨) ترمذی (٣٤٦٣)]

## سارا دن شیطان سے محفوظ رکھنے والے کلمات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ...... رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ ﴾

"جس شخص نے ایک دن میں سو بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا تو اس کو دس گردنوں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں ثبت ہو جائیں گی اور اس کے نامہ اعمال سے سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور وہ دن بھر شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور کوئی شخص اس کے عمل سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔" [بخاری (٦٤٠٣) مسلم (٢٦٩١)]

## جنت میں درخت لگوا دینے والے کلمات

(1) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس رات مجھے سیر کرائی گئی (یعنی معراج کی رات) میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے کہا 'اے محمد! آپ میری جانب سے اپنی امت کو سلام پہنچادیں اور انہیں بتائیں کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے اور پانی میٹھا ہے اور جنت چٹیل میدان ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے سے اس میں درخت لگتے ہیں۔" [حسن : هداية الرواة (٢٢٥٥) الصحيحة (١٠٥) ترمذی (٣٤٦٢)]

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے کلمات کہے تو ان میں سے ہر کلمے کے بدلے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگ جائے گا۔" [حسن لغيره : صحيح الترغيب (١٥٥١) رواه الطبراني في الأوسط]

## ہر تسبیح، ہر تکبیر، ہر تحمید اور ہر تہلیل صدقہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي...... كَانَ لَهُ أَجْرًا ﴾

"چند صحابہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مال والے تو اجر و ثواب لوٹ لے گئے۔ اس لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور اپنے زائد مالوں میں سے صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے' ہر تکبیر (یعنی اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے' ہر تحمید (یعنی الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے' ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے' اچھی بات سکھانا صدقہ ہے' بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کا اپنی بیوی سے ہم بستری کرنا صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے ہم بستری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' کیوں نہیں؟ دیکھو اگر کوئی شخص حرام ذریعے سے اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اسے گناہ ہو گا یا نہیں؟ اسی طرح جب حلال ذریعے سے شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر و ثواب بھی ملے گا۔" [مسلم (١٠٠٦) احمد (٢١٥٢٩) الأدب المفرد (٢٢٧)]

## تمام گناہ مٹا دینے والے کلمات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روئے زمین پر جو کوئی بھی کہتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

تو اس کے (تمام) گناہ مٹا دیے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" [حسن : صحیح الترغیب (١٥٦٩) ترمذی (٣٤٦٠) حاکم (٥٠٣/١)]

## حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ وَ مَا مِنْ شَیْءٍ أَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْحَمْدِ ﴾"حمد و ثناء سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔" [حسن : صحیح الترغیب (١٥٧٢) أبو یعلی (٤٢٥٦/٧)]

## کلمہ "لا الہ الا اللہ" کی فضیلت

(1) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ﴾"افضل ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔" [صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٣٨٣) ھدایة الرواة (٢٢٤٦) السلسلة الصحیحة (٦٤)]

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"روزِ قیامت لوگوں میں میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہو گا جس نے خلوصِ دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔" [بخاری (٩٩) کتاب العلم : باب الحرص علی الحدیث]

(3) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ ...... وَثَقُلَتْ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ ﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے میری امت میں سے ایک شخص کا انتخاب فرمائیں گے۔ اس کے سامنے اس کے اعمال کے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے' ہر رجسٹر کا طول و عرض انسان کی حدِ نظر کے برابر ہو گا۔ پھر اللہ

تعالیٰ فرمائے گا' کیا تجھے ان (رجسٹروں میں لکھی ہوئی باتوں میں سے) کسی ایک بات پر بھی اعتراض ہے؟ کیا میرے کراماً کاتبین فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ جواب دے گا' نہیں اے پروردگار! اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' تجھے کوئی عذر تھا؟ وہ جواب دے گا نہیں اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج کے دن تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ چنانچہ ایک چھوٹا سا کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا' اس میں لکھا ہوگا کہ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو (اعمال کے) وزن کے وقت موجود رہنا۔ وہ کہے گا' اے میرے پروردگار! ان بہت سے رجسٹروں کے مقابلے میں اس ایک پرزے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' بلاشبہ تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' تمام رجسٹروں کو ایک پلڑے میں اور کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو رجسٹروں کا وزن کم ہوگا اور کاغذ کا پرزہ ان پر بھاری پڑ جائے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے زیادہ کوئی شے وزن والی نہیں ہوگی۔" [صحیح : هداية الرواة (٥٤٩٢) الصحيحة (١٣٥) ترمذى (٢٦٣٩) ابن ماجه (٤٣٠٠)]

(4) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا ﴿ أُوْصِيكَ بِقَوْلِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كَفَّةٍ وَوُضِعَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ فِيْ كَفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ ﴾ "میں تمہیں کلمہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کی وصیت کرتا ہوں' بلاشبہ اگر یہ کلمہ ایک پلڑے میں اور آسمان وزمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو یہ ان سے (وزن میں زیادہ ہونے کے باعث) جھک جائے۔" [صحیح لغيره : صحيح الترغيب (١٥٣٠) بزار فى كشف الأستار (٣٠٦٩)]

## کلمہ ”لاحول ولا قوۃ الا باللہ“ کی فضیلت

(1) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ﴿ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ﴾ ”اے عبداللہ بن قیس! کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا کر‘ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“ [بخاری (٦٣٨٤) كتاب الدعوات ، مسلم (٢٧٠٤) كتاب الذكر والدعاء ، ابو داود (١٥٢٦) كتاب الصلاة ، ترمذی (٣٤٦١) كتاب الدعوات ، ابن ماجه (٣٨٢٤) كتاب الأدب ، نسائی فی عمل اليوم والليلة (٣٥٦)]

(2) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک دروازے کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا‘ ضرور کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ یہ کلمہ ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ [صحیح : صحيح الترغيب والترهيب (١٥٨٢) السلسلة الصحيحة (١٥٢٨) مستدرك حاكم (٢٩٠/٤) مسند احمد (٢٢٨/٥)]

# باب الصلاة علی النبی ﷺ نبی کریم ﷺ پر درود کا بیان

## نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی اہمیت

❁ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم دیا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [الأحزاب : ٥٦] "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔"

اس آیت سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل ایمان کو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے' وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں' لیکن یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ پر رحمت نازل کرنا ہے اور فرشتوں کا آپ ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ کے لیے رحمت کی دعا کرنا ہے۔[تفسیر أحکام القرآن (٤٦٧/٣)]

اس بات کی تائید ایک صحیح حدیث سے بھی ہوتی ہے' جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز کی جگہ پر رہے کہ جہاں اس نے نماز پڑھی اور بے وضو نہ ہو تو فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں' اے اللہ! اسے بخش دے' اے اللہ! اس پر رحم فرما۔" [بخاری (٤٤٥) کتاب الصلاة : باب الحدث فی المسجد]

❁ نبی ﷺ کا نام سن کر درود نہ پڑھنے والے پر بددعا:

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ......﴾ "اس شخص کا ناک خاک آلود ہو جس کے

پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کا بھی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان آیا اور اس کے گناہ معاف ہونے سے پہلے رمضان ختم ہو گیا۔ اس شخص کا بھی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے والدین یا ان میں سے ایک اس کے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے لیکن وہ (ان کی خدمت واطاعت کر کے) جنت کا مستحق نہ ہو سکے۔" [حسن صحیح : صحیح ترمذی 'ترمذی (٣٥٤٥) صحیح الجامع (٣٥١٠)]

(2) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے منبر لانے کا حکم دیا' ہم منبر لے آئے۔ آپ ﷺ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو آمین کہا' دوسری پر چڑھے تو آمین کہا اور جب تیسری پر چڑھے تو پھر آمین کہا۔ جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے نیچے اترے تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے نہیں سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ جِبْرَئِيلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ : بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ آمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ ...... ﴾ "جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا' ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جس نے ماہِ رمضان پایا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے' میں نے اس پر کہا "آمین" پھر میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا' ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جس کے پاس آپ (ﷺ) کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا' میں نے اس پر کہا "آمین" پھر میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا' ہلاکت ہے ایسے شخص کے لیے جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اسے (اس کی خدمت واطاعت کے بدلے میں) جنت میں داخل نہ کرایا' اس پر میں نے پھر کہا "آمین"۔[صحیح : صحیح الجامع (٧٥) الأدب المفرد (٦٤٤)]

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجنے والا بخیل ہے:

(1) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ﴾"وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا (نام) ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔"[صحیح : صحیح الترغیب (۱٦۸۳) ترمذی (۳۵٤٦) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۵٦) مسند احمد (۲۰۱/۱)]

(2) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' آپ نے فرمایا"کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل شخص کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا' کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل ہے۔"[صحیح لغیرہ : صحیح الترغیب (۱٦۸٤) رواہ ابن أبی عاصم]

❁ جس دعا سے پہلے درود نہ پڑھا جائے وہ دعا معلق رہتی ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ﴿إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾ "بلا شبہ دعا آسمان وزمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے' اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتا جب تک تم اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھ لو۔"[صحیح لغیرہ : صحیح الترغیب (۱٦۷٦) ترمذی (٤۸٦) کتاب الصلاۃ : باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی]

❁ جس مجلس میں درود نہ پڑھا جائے وہ باعثِ حسرت ہو گی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ ﴾"جس مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس روزِ قیامت ان پر

باعثِ حسرت ہو گی خواہ وہ اپنے نیک اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہی ہو جائیں۔" [صحيح : السلسلة الصحيحة (٧٦)]

❀ نبی ﷺ پر درود نہ پڑھنا جنت کا راستہ کھو دینے کا ذریعہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ ﴾"جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھو دیا۔" [صحيح لغيره : صحيح الترغيب (١٦٨٢) ابن ماجه (٩٠٨)]

## نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

❀ ایک مرتبہ درود بھیجنے والے پر دس رحمتیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ﴾"جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔" [مسلم (٤٠٨) ابو داود (١٥٣٠)]

❀ ایک مرتبہ درود بھیجنے سے دس درجے بلند ہوتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند ہو جاتے ہیں۔" [صحيح : هداية الرواة (٨٨٢) نسائي (١٢٩٧) كتاب السهو ، مسند احمد (١٠٢/٣)]

❀ بکثرت درود پڑھنے والا نبی ﷺ کے قریب تر ہو گا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً ﴾"روزِ قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا

ہے۔" [حسن لغیرہ : صحیح الترغیب (١٦٦٨) ترمذی (٤٨٤) ابن حبان (٩٠٨)]

### ✿ بکثرت درود پڑھنے سے گناہوں کی بخشش:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں تو میں آپ کے لیے کس قدر درود بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر چوتھائی کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر نصف کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے اگر (نصف سے بھی) زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر دو تہائی کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے اگر (دو تہائی سے بھی) زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' میں دعا کے تمام اوقات ہی آپ کے لیے خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اس وقت یہ تیرے غموں کے لیے کافی ہو گا اور تیرے گناہ معاف ہوں گے۔" [حسن : ھدایۃ الرواۃ (٨٨٩) ترمذی (٢٤٥٧)]

### ✿ دعا سے پہلے درود پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نماز ادا کر رہا تھا اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ جب میں تشہد میں بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا' پھر اپنے لیے دعا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا' (اب) سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا (آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہ فرمایا)۔" [حسن : ھدایۃ الرواۃ (٨٩١) ترمذی (٥٩٣)]

### ✿ درود پڑھنے والوں کے لیے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا صَلَّى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ

مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ ﴾ ''جس نے مجھ پر درود بھیجا تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے' اب بندہ اگر چاہے تو اسے کم پڑھے اور چاہے تو زیادہ پڑھے۔''[حسن لغیرہ : صحیح الترغیب (١٦٦٩) کتاب الذکر والدعاء، مسند احمد (٤٤٥/٣)]

❁ نبی ﷺ پر سلام بھیجنے والے پر سلام:

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ﴿خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاتَّبَعْتُهُ ...... مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ ﴾ ''رسول اللہ ﷺ (ایک روز گھر سے) نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے گیا۔ آپ ﷺ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور (وہاں) بہت طویل سجدہ کیا حتی کہ مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح ہی قبض نہ کر لی ہو۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا' اے عبد الرحمٰن! کیا بات ہے؟ میں نے یہ ساری بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا' جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں (وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ آپ کے لیے فرماتے ہیں جس نے آپ پر درود بھیجا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔''[حسن لغیرہ : صحیح الترغیب (١٦٥٨) مسند احمد (١٩١/١)]

❁ ایک مرتبہ سلام کے بدلے دس مرتبہ سلام:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ ہم نے عرض کیا (اے اللہ کے رسول!) ہم آپ کے چہرے میں خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا' اے محمد! آپ ﷺ کا رب کہتا ہے کہ کیا آپ کے لیے یہ بات باعث

مسرت نہیں کہ کوئی شخص بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں اور کوئی شخص آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔" [حسن : صحیح نسائی ' نسائی (١٢٨٣) الصحيحة (٨٢٩)]

## ❁ نبی ﷺ خود سلام کا جواب دیتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ﴾ "جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ مجھ میں میری روح لوٹا دیتے ہیں تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔" [حسن : هداية الرواة (٨٨٥) ابو داود (٢٠٤١) مسند احمد (٥٢٧/٢)]

## نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کے مسنون الفاظ

مختلف صحیح احادیث میں درود کے مختلف الفاظ ملتے ہیں' جن میں سے چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے:

(1) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾ "اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی' یقیناً تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی' یقیناً تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔" [بخاری (٣٣٧٠) مسلم (٤٠٦)]

(2) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾ "اے اللہ! محمد ﷺ پر' آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی۔ اے اللہ! محمد ﷺ پر' آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔" [بخاری (٦٣٦٠) مسلم (٤٠٧)]

(3) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ ﴾ "اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی۔" [بخاری (٦٣٥٨) ابن ماجة (٩٠٣) نسائی (١٢٩٣)]

(4) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾ "اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں برکت نازل فرمائی' یقیناً تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔" [مسلم (٤٠٥)

مسند احمد (۱۷۰۷۱) ابو داود (۹۸۰) ترمذی (۳۲۲۰)]

(5) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں درود کے یہ لفظ ہیں:

﴿اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ﴾ ”اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت نازل فرمائی۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی۔ یقیناً تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔“ [مسلم (۴۰۶) ابو داود (۹۷۶) ترمذی (۴۸۳) ابن ماجہ (۹۰۴)]

☐ واضح رہے کہ درودِ اکبر' درودِ لکھی' درودِ تاج' درودِ کبریت احمر' درودِ مستغاث' درودِ مقدس اور درودِ تنجینا صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔

## درود پڑھنے کے خاص اوقات

① تشہد میں:

جیسا کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ ثابت ہے۔ [مسلم (۴۰۶)

کتاب الصلاۃ : باب الصلاۃ علی النبی بعد التشهد]

② نماز جنازہ میں:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے انھیں خبر دی کہ ﴿أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ ...... " ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ " ......﴾ ”نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ امام تکبیر کہے' پھر پہلی تکبیر کے بعد سری طور پر اپنے دل میں سورہ فاتحہ پڑھے' پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے اور پھر خالص ہو کر (تیسری) تکبیر میں جنازے کے لیے دعا کرے۔“ [الأم للشافعی (۲۳۹/۱) بیهقی (۳۹/۴)]

③ بروز جمعہ:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ..... "فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ "......﴾

"تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے' اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اس دن میں ان کی روح قبض ہوئی' اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں بے ہوش کرنا ہے۔ اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ خستہ ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین (کی مٹی) پر انبیاء کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔" [صحیح : صحیح ابو داود (١٠٤٧) صحیح الجامع (٢٢١٢) ابن ماجه (١٠٨٥) مسند احمد (٨/٤)]

④ صبح وشام:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ "جس شخص نے صبح وشام دس دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اسے روزِ قیامت میری شفاعت نصیب ہوگی۔" [حسن : صحیح الجامع الصغیر (٦٣٥٧)]

⑤ اذان کے بعد:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ ..... ﴾ "جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اس کی مثل کہو جو وہ کہتا ہے' پھر مجھ پر درود بھیجو۔" [مسلم (٣٨٤) ابو داود (٥٢٣) ترمذی (٣٦١٤) مسند احمد (٦٥٧٩)]

❑ واضح رہے کہ اذان سے پہلے درود پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

⑥ دعا سے پہلے:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ...... "عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ" ......﴾

"ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا' نماز شروع کی اور (نماز کے بعد) دعا کرنے لگا کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اے نمازی! تو نے جلد بازی سے کام لیا۔ جب تم نماز پڑھو اور پھر دعا کے لیے بیٹھو تو (پہلے) اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا کرو۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ایک دوسرے آدمی نے آکر نماز پڑھی (اور نماز سے فارغ ہو کر) اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے نمازی! دعا کر قبول کی جائے گی۔" [صحیح : صحيح الترغيب (١٦٤٣) ترمذی (٣٤٧٦) ابو داود (١٤٨١)]

⑦ ہر مجلس میں نبی ﷺ پر درود پڑھنا چاہیے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس روز قیامت ان پر باعثِ حسرت ہوگی خواہ وہ اپنے نیک اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہی ہو جائیں۔ [صحیح : السلسلة الصحيحة (٧٦)]

⑧ جب بھی کوئی نبی کریم ﷺ کا نام سنے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' وہ شخص بخیل ہے

جس کے پاس میرا (نام) ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔[**صحیح** : صحیح الترغیب والترھیب (١٦٨٣) ترمذی (٣٥٤٦)]

## درود کے متعلق چند ضعیف روایات

(1) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﴾ "جس نے نبی پر درود نہ بھیجا اس کا وضوء نہیں ہوا۔" [**ضعیف** : ضعيف الجامع الصغير (٦٣١٦) السلسلة الضعيفة (٢١٦٧)]

(2) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں﴿ مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِيْ وَغَزَا غَزْوَةً وَصَلَّى عَلَيَّ فِي الْقُدْسِ لَمْ يَسْأَلْهُ اللّٰهُ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ ﴾ "جس نے اسلام کا حج کیا' میری قبر کی زیارت کی' جہاد کیا اور بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے فرض کردہ کاموں کے بارے میں سوال نہیں کرے گا۔" [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (٢٠٤)]

(3) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَ ثَمَانِيْنَ عَامًا ﴾ "جس نے بروز جمعہ اسّی (80) مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے اسّی (80) سال کے گناہ معاف فرما دیں گے۔" [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (٢١٥)]

(4) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں﴿ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ ﴾ "نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔" [**موضوع** : المقاصد الحسنة (٦٣٠)]

# باب ادعیة اللیل والنھار دن رات کی دعاؤں کا بیان

## فصل اول :

## صبح وشام کی دعائیں

### صبح وشام کے اذکار کی ترغیب

کتاب وسنت میں متعدد مقامات پر صبح وشام کے اذکار کی ترغیب دلائی گئی ہے جیسا کہ چند ایک دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴾ [غافر : ٥٥] ”اور صبح وشام اپنے رب کی تسبیح اور حمد بیان کیا کر۔“

(2) ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ ﴿ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ﴾[طه : ١٣٠] ”اور اپنے رب کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے۔“

(3) سورۂ احزاب میں ہے کہ ﴿ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴾ [الأحزاب : ٤٢] ”اور صبح وشام اس (اللہ) کی پاکیزگی بیان کرو۔“

(4) سورۂ روم میں ہے کہ ﴿ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴾ [الروم : ١٧] ”اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔“

(5) سورۂ اعراف میں ہے کہ ﴿ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلاَ تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴾ [الأعراف : ٢٠٥] ”(اے شخص!) اپنے رب کا ذکر کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل

غفلت میں سے مت ہونا۔"

(6) سورۂ انعام میں ارشاد ہے کہ ﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ﴾ [الأنعام : ٥٢] "اور ان لوگوں کو مت نکالیے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں' خاص اس کی رضامندی کا قصد وارادہ رکھتے ہیں۔"

(7) سورۂ نور میں ہے کہ ﴿ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ' رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ﴾ [النور : ٣٦-٣٧] "ان گھروں (یعنی مساجد) میں جن کے بلند کرنے 'اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔"

(8) سورۂ ص میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴾ [ص : ١٨] "ہم نے پہاڑوں کو اس (یعنی حضرت داود علیہ السلام) کے تابع کر رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شام اور صبح کو تسبیح خوانی کیا کریں۔"

(9) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ...... ﴾ "میں ایسے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھوں جو ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں اور میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو ذکرِ الٰہی میں عصر کی نماز سے سورج کے غروب ہونے تک مصروف رہتے ہیں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں۔" [حسن : صحیح ابو داود' ابو داود (٣٦٦٧) الصحیحة (٢٩١٦)]

(10) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَنْ صَلَّى

الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ ﴾ "جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی' اس کے بعد سورج نکلنے تک بیٹھا' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا' پھر دو رکعت (نفل) ادا کیے تو اس کو مکمل حج اور عمرہ کے ثواب کے برابر اجر حاصل ہوگا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ مکمل (حج و عمرہ کا ثواب ہوگا)۔" [حسن لغیرہ : هداية الرواة (٩٣١) صحيح الترغيب (٤٦٤) ترمذی (٥٨٦)]

## صبح و شام کی مسنون دعائیں

(1) صبح کے وقت (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا النَّهَارِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا النَّهَارِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ﴾ "ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی اور تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس دن میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے' میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے شر سے اور اس کے بعد والے دن کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں عذابِ جہنم اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

اور شام کے وقت (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ﴾ ''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس رات میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے' میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد والی رات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں عذاب جہنم اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے۔[مسلم (۲۷۲۳) ترمذی (۳۳۹۰) ابو داود (۵۰۷۱)]

(2) صبح کے وقت (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴾ ''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

اور شام کے وقت (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ

النُّشُوْرُ ﴾ ''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو صبح وشام پڑھنے کے لیے ان دعاؤں کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔[**صحیح** : صحیح ترمذی ' ترمذی (۳۳۹۱) ابو داود (۵۰۶۸) ابن ماجه (۳۸٦۸) الأدب المفرد (۱۱۹۹) احمد (۳۵٤/۲)]

(3) صبح (ایک مرتبہ) اور شام (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں' میں تیرے ذریعے سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا' میں تیرے سامنے تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا تو مجھے معاف کر دے' حقیقت یہ ہے کہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا۔''

اس دعا کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جو شخص یقین کی حالت میں دن کو یہ دعا پڑھے گا اور اسی دن شام سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا اور جو شخص یقین کی حالت میں رات کو یہ دعا پڑھے گا اور پھر اسی رات صبح سے پہلے فوت ہو گیا تو جنت میں جائے گا۔'' [بخاری (٦٣٠٦) کتاب الدعوات ، مسند احمد (۱۲۲/٤)]

(4) صبح (ایک مرتبہ) اور شام (ایک مرتبہ) آیت الکرسی پڑھنی چاہیے:

﴿اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ، لَهُ مَا فِي

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾[البقرة : ۲۵۵]

''اللہ (وہ ہے کہ) اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ زندہ اور نگران ہے' نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند' اسی کے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں' کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت کے ساتھ' وہ علم رکھتا ہے اُن چیزوں کا جو ان کے سامنے ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں اور وہ لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ خود چاہے' اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے' ان دونوں کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی اور وہ بلند ہے اور عظمت والا ہے۔''

جو شخص صبح کے وقت یہ آیت پڑھتا ہے وہ شام تک اور جو شام کے وقت پڑھتا ہے وہ صبح تک جنات کے حملے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔[صحیح : صحیح الترغیب (٦٦٢)]

(5) صبح (ایک مرتبہ) اور شام (ایک مرتبہ) یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ﴾ ''اے اللہ! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کی شراکت سے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسے کلمات سکھائیے جو میں صبح کے وقت اور شام کے وقت پڑھا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ کلمات سکھائے اور فرمایا کہ صبح و شام اور

سوتے وقت یہ کلمات پڑھا کرو۔[صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٣٩٢) ابو داود (٥٠٦٧) الأدب المفرد (١٢٠٢) احمد (١٠/١) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (١١)]

(6) صبح(ایک مرتبہ)اور شام(ایک مرتبہ)یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اَللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اَللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي﴾ ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیاو آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں 'اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین' اپنی دنیا' اپنے اہل و عیال اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں 'اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن دے 'اے اللہ! میرے سامنے سے' میرے پیچھے سے' میری دائیں طرف سے' میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما' اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں۔''

اس دعا کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا صبح کے وقت اور شام کے وقت (کبھی) نہیں چھوڑا کرتے تھے۔[صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (٥٠٧٤) ابن ماجه (٣٨٧١) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٥٦٦)]

(7) صبح و شام میں سو مرتبہ یا دس مرتبہ اور (اگر انسان سستی کا شکار ہو تو) ایک مرتبہ ہی یہ دعا پڑھے ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں 'وہ اکیلا ہے 'کوئی اس کا شریک نہیں' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''[100مرتبہ کے لیے دیکھئے: بخاری (٦٤٠٣) مسلم (٢٦٩١) ۔ 10مرتبہ کے لیے

دیکھئے:صحیح الترغیب (٤٧٢) ترمذی (٣٥٥٣) اور ا مرتبہ کے لیے دیکھئے:صحیح ابو داود ' ابو داود (٥٠٧٧) ابن ماجه (٣٨٦٧)]

(8) صبح (ایک مرتبہ) اور شام ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾ ''ہم نے فطرتِ اسلام 'کلمہ اخلاص' اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام حنیف کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرک نہیں تھے۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے (البتہ اتنا یاد رہے کہ یہ دعا شام کو پڑھتے وقت أَصْبَحْنَا کی جگہ أَمْسَيْنَا کہنا چاہیے)۔[صحیح : احمد (٤٠٦/٣) شیخ سلیم ہلالی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (٢١١/١)]

(9) سورۃ الاخلاص اور معوذتین صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھنی چاہییں:

﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ٥ اللَّهُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ يَلِدْ ٥ وَلَمْ يُولَدْ ٥ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ٥ ﴾ ''آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ٥ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ٥ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ٥ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ٥ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴾ ''آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔''

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o إِلَٰهِ النَّاسِ o مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴾ ''آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں' لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)' وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے' جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے' (خواہ) وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے' جو شخص یہ سورتیں صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھے گا تو یہ اسے دنیا کی ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی۔[حسن صحیح : صحیح الترغیب (٦٤٩) ابو داود (٥٠٨٢)]

(10) صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾ ''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے' اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے' اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' اے اللہ! میں کفر اور تنگدستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔'' [حسن : صحیح ابو داود' ابو داود (٥٠٩٠) كتاب الأدب ، الأدب المفرد (٧٠١)]

(11) صبح و شام ایک ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ﴾ ''اے زندہ وجاوید! اے قائم رہنے والے! تیری رحمت کے ذریعے سے میں مدد مانگتا ہوں۔ میرے کام درست فرمادے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی

مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا صبح و شام پڑھنے کی نصیحت فرمائی تھی۔[حسن : صحيح الترغيب (٦٦١) الصحيحة (٢٢٧) حاكم (٥٤٥/١) نتائج الأفكار (١٧٨)]

(12) صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ ﴾ ”اللہ تعالیٰ اپنی تعریف سمیت پاک ہے۔ اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر' اپنے نفس کی رضامندی کے برابر' اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

صبح کی نماز سے لے کر اشراق تک مسلسل ذکر کرتے رہنے سے یہ دعا صرف تین مرتبہ پڑھنا زیادہ افضل ہے۔[مسلم (٢٧٢٦) ترمذی (٣٥٥٥) ابو داود (١٥٠٣)]

(13) صبح سو مرتبہ اور شام سو مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ﴾ ”اللہ تعالیٰ اپنی تعریف سمیت پاک ہے۔“

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص صبح و شام سو (100) مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کلمات کہے یا اس سے زائد کلمات کہے۔[مسلم (٢٦٩٢)] نیز اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔[بخاری (٦٤٠٥)]

(14) روزانہ ستر (70) سے سو (100) مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ﴾

”میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں روزانہ 70 مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔[بخاری (٦٣٠٧)] ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں روزانہ 100 مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔[مسلم (٢٧٠٢) ابو داود (١٥١٥) ابن حبان (٩٣١) بغوی (١٢٨٧)]

(15) صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ "(میں شروع کرتا ہوں) اس اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی خوب سننے والا' خوب جاننے والا ہے۔"

اس دعا کے متعلق فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص روزانہ صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔[حسن صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٣٨٨) ابو داود (٥٠٨٨) ابن ماجه (٣٨٦٩) مسند احمد (٤١٨)]

(16) شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ "میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص یہ دعا شام کے وقت تین مرتبہ پڑھے اسے اس رات کسی بھی زہریلے جانور کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا۔[صحیح : صحیح الترغیب (٦٥٢) ترمذی (٣٦٠٤)]

ایک روایت میں ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! گزشتہ شب مجھے بچھو نے کاٹ لیا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا تو نے شام کے وقت یہ دعا کیوں نہ پڑھی (اگر تو پڑھتا تو تجھے کوئی زہریلا جانور نقصان نہ پہنچاتا)۔[مسلم (٢٧٠٩) ابو داود (٣٨٩٨)]

(17) صبح و شام سات سات مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴾ "مجھے اللہ ہی کافی ہے' نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر وہی' میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔"

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیاوی و اُخروی تمام فکروں سے کافی ہو جائے گا۔[حسن : ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٧١) ابو داود (٥٠٨١) طبرانی فی الدعاء (١٠٣٨) شیخ سلیم ہلالی نے [التعلیق علی الأذکار للنووی (٢١٧/١)] میں اس روایت کو حسن کہا ہے۔]

(18) صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ﴾ "میں اللہ کے ساتھ راضی ہو گیا (اس کے) رب ہونے پر' اور اسلام کے ساتھ (اس کے) دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ان کے) نبی ہونے پر۔"

جو شخص صبح و شام یہ دعا پڑھے گا فرمانِ نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ پر قیامت کے روز حق ہو گا کہ اسے خوش کر دیں۔[حسن بشواهده : ابن ماجه (٣٨٧٠) ابو داود (٥٠٧٢)] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ دعا صبح کے وقت پڑھے گا تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ میں (روزِ قیامت) اس کا ہاتھ پکڑے رکھوں گا حتی کہ اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔[حسن لغیرہ : صحیح الترغیب (٦٥٧)]

(19) صبح کے وقت ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ﴾ "اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم' پاکیزہ رزق اور مقبول ہونے والا عمل مانگتا ہوں۔"

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے

سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے۔[صحیح : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (۹۲۵)]

(20) صبح و شام دس مرتبہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا چاہیے' درود کے الفاظ یہ ہیں:

﴿اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ﴾

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص مجھ پر صبح دس مرتبہ اور شام دس مرتبہ درود بھیجے گا اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔[حسن : صحیح الجامع الصغیر (٦٣٥٧)] نیز یہ بھی یاد رہے کہ چونکہ صبح و شام کے اذکار میں کسی خاص درود کا ذکر نہیں اس لیے جو درود بھی سنت سے ثابت ہیں ان میں سے کوئی بھی پڑھا جا سکتا ہے (واللہ اعلم)۔جو درود سنت سے ثابت ہیں ان کی تفصیل کے لیے گزشتہ باب "نبی کریم ﷺ پر درود کا بیان" ملاحظہ فرمایئے۔

## صبح و شام کی چند ایسی دعائیں جو صحیح احادیث سے ثابت نہیں

(1) ﴿اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ﴾ "اے اللہ! صبح کے وقت مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی انعام ہوا ہے تو وہ تیری طرف سے ہے' تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں' پس تیرے لیے ہی ساری تعریف ہے اور تیرے لیے ہی شکر ہے۔"

حضرت عبد اللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت اسے پڑھا اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔ لیکن یہ روایت کمزور ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں۔[ضعیف : ضعیف الجامع (۵۷۳۰) ابو داود (۵۰۷۳) ابن حبان (۲۳٦۱۔الموارد) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کی سند کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں عبد اللہ بن عنبسہ راوی مجہول ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۰۵/۱)]

(2) ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ﴾ ''اے اللہ! یقیناً میں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں' تیرے دیگر فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو اکیلا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص صبح یا شام کے وقت ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا چوتھا حصہ جہنم سے آزاد کر دیں گے' جو شخص یہ دعا دو مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا نصف حصہ جہنم سے آزاد کر دیں گے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی حصہ آزاد کر دیں گے اور اگر کوئی چار مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے (مکمل طور پر) جہنم سے آزاد کر دیں گے۔ مگر یہ روایت ثابت نہیں۔[ضعیف : ضعیف الجامع (٥٧٣١) الضعيفة (١٠٤١) ابو داود (٥٠٦٩) اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن عبدالمجید راوی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے مجہول کہا ہے۔[تقریب (٤٨٩/١)] شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووي (٢٠٢/١)]

(3) ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ٥ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ٥ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ﴾ [الروم : ١٧-١٩] ''پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ تمام تعریفوں کے لائق آسمان و زمین میں صرف وہی ہے' تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو)۔ وہی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کی موت (یعنی بنجر ہونے) کے بعد زندہ کرتا ہے' اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت ان آیات کو پڑھے گا تو جو خیر و برکت اس سے اس دن فوت ہو چکی ہے وہ اس کو پالے گا اور جو شخص ان آیات کو شام کے وقت پڑھے گا تو وہ خیر و برکت جو اس سے فوت ہو چکی ہے اس کو پالے گا۔ لیکن یہ روایت شدید کمزور ہے' جیسا کہ علامہ البانی ؒ اور دیگر محققین کی اس کے متعلق یہی رائے ہے۔[ضعیف جدا : ضعیف ابو داود ' ابو داود (٥٠٧٦) هداية الرواة (٢٣٣١) اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی راوی کمزور ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ امام بخاریؒ، امام نسائیؒ اور امام ابو حاتمؒ نے کہا ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔[دیکھئے : تقریب التهذیب (٦٨٢٦) التاريخ الكبير (١٦٣/١) الجرح والتعديل (٣١١/٧) الضعفاء (٥٢٦) المجروحين (٢٦٤/٢)]

(4) ﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ﴾ ''اللہ پاک ہے اپنی تعریف سمیت' کچھ کرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی' جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا اور جو نہیں چاہے گا نہیں ہوگا۔''

ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا سکھائی اور فرمایا کہ جو شخص یہ دعا صبح کو پڑھے گا تو شام تک محفوظ ہو جائے گا اور جو شام کو پڑھے وہ صبح تک محفوظ ہو جائے گا۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔[ضعیف : ضعیف ابو داود ' ابو داود (٥٠٧٥) اس روایت کے ضعف کا سبب یہ ہے کہ اس میں دو راوی مجہول ہیں؛ ایک عبدالحمید مولیٰ بنی ہاشم اور دوسرا اس کی والدہ۔ امام ذہبیؒ نے ان دونوں کے متعلق یہی فرمایا ہے۔[هداية الرواة (٤٧١/٢)] شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (٢١٠/١)]

(5) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر سورۃ الحشر کی آخری تین آیات تلاوت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار (70,000) فرشتے مقرر فرما دے گا جو اس کے لیے شام تک دعا کرتے

رہیں گے اور اگر وہ اس دن میں فوت ہو گیا تو اسے شہادت کا درجہ نصیب ہو گا اور جو شخص اسی طرح شام کو کہے گا تو (صبح تک) اس کے ساتھ اسی طرح کیا جائے گا۔" [ضعیف : ضعیف ترمذی ' ترمذی (۲۹۲۲) الارواء (۵۸۳/۲) احمد (۲۶/۵) حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔[نتائج الأفکار (۱۷۷)] شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۱۲/۱)]

(6) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس دن بھی بندے صبح کرتے ہیں ایک (اللہ تعالیٰ کا) منادی بلند آواز سے کہتا ہے کہ **سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ** ۔اور ایک روایت میں ہے کہ ہر صبح ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے کہ اے تمام مخلوقات! (اللہ) الملک القدوس کی تسبیح بیان کرو۔[ضعیف : ضعیف ترمذی ' ترمذی (۳۵۶۹) الضعیفة (۴۴۹۶) اس روایت میں موسیٰ بن عبیدہ راوی کو اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۱۵/۱)]

(7) حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت یہ کلمات کہا کرتے تھے **أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَ أَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَ آخِرَهُ فَلَاحًا ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ !** ۔[ضعیف جدا : الضعیفة (۲۰۴۸) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳۸) اس روایت کی سند میں ابوالورقاء العطار فائد بن عبدالرحمٰن کوفی راوی متروک ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے شدید ضعیف کہا ہے۔[نتائج الأفکار (۳۸۱/۲)] اور امام ہیثمیؒ نے بھی اسے بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔[مجمع الزوائد (۱۱۴/۱۰)]

(8) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ دعا

پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ مِنْ فَجْأَةِ الْخَيْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فَجْأَةِ الشَّرِّ ۔

[ضعیف جدا : أبو یعلی (۳۳۷۱) حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور (اس کا ایک راوی) یوسف بن عطیہ بہت زیادہ ضعیف ہے۔[نتائج الأفکار (۳۸٦/۲)] اسی راوی کی وجہ سے امام ہیثمیؒ نے [مجمع الزوائد (۱۱۵/۱۰)] میں اور حافظ بوصیریؒ نے [اتحاف الخیرۃ المهرۃ (۳٤٥/۸)] میں اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۱۳/۱)]

(9) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ سے شکایت کی کہ اسے آفات و مصیبتیں پہنچتی ہیں تو آپ ﷺ نے اسے صبح کے وقت یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی بِاسْمِ اللّٰهِ عَلَى نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ فَإِنَّهُ لَا يَذْهَبُ لَكَ شَيْءٌ ۔ اس نے یہ دعا پڑھی تو اس سے آفات دور ہو گئیں۔[ضعیف : ابن السنی (٥١) الأذکار (۲۲٦) اس روایت کو امام نوویؒ نے نقل کرنے کے بعد خود ضعیف کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۱٤/۱)]

(10) جس روایت میں صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنے کا ذکر ہے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِيْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسَتْرٍ ، فَأَتِمَّ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ وَعَافِيَتَكَ وَسَتْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وہ بھی ضعیف ہے۔[ضعیف جدا : ابن السنی (٥٥) الأذکار للنووی (۲۲۸) اس روایت کی سند میں عمرو بن حصین راوی متروک ہے۔[التعلیق علی الأذکار (۲۱٤/۱)]

(11) ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن کی صبح نماز فجر سے پہلے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔[ضعیف جدا : تمام المنة (ص / ۲۳۸-۲۳۹) طبرانی اوسط (۷۷۱۷) عمل الیوم واللیلة لابن السنی (۸۳) حافظ ابن حجرؒ نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔[نتائج الأفکار (۳۸٥/۱)]

**فصل دوم :**

## سونے جاگنے کی دعائیں

### اندھیرے منہ بیدار ہونے اور پھر اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ...... كَسْلَانَ﴾

"شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے' پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرنے لگے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر نماز (فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند خوش مزاج رہتا ہے۔ ورنہ سست اور بدباطن رہتا ہے۔"

[بخاری (١١٤٢) مسلم (٧٧٦) ابو داود (١٣٠٦) مسند احمد (٧٣١٢)]

### صبح بیدار ہونے کے بعد یہ دعائیں پڑھنی چاہییں

(1) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴾ "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار دینے (یعنی سُلا دینے) کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔" [بخاری (٦٣١٢) ابو داود (٥٠٤٩) ابن ماجه (٣٨٨٠)]

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی (نیند سے) بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي

بِذِكْرِهٖ ﴾ ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے میری جسم میں عافیت دی' مجھ پر میری روح کو لوٹایا اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔''[حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٤٠١) (٨٦٦) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٩) الأذکار للنووی (٣٩)]

❑ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی جس روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ (صبح کے وقت) بندے میں روح لوٹاتے ہیں' پھر وہ یہ دعا پڑھتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ روایت ضعیف ہے۔[ضعیف جدا : ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (١٠) حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث بہت زیادہ ضعیف ہے۔[نتائج الأفكار (١١٢/١)]

اسی طرح جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص نیند سے بیدار ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَ الْيَقْظَةَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِيًّا ، أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ وہ بھی ضعیف ہے۔[ضعیف جدا : الکلم الطیب للألبانی (١٣) الأذکار للنووی (٤١) ابن السنی (١٣) شیخ سلیم ہلالی نے اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (٧٧/١)] اسی طرح شیخ محمد بن ریاض اللبابیدی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی عمل الیوم واللیلة لابن السنی (ص / ١٣)]

## ذکر کیے بغیر سونا مکروہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کسی ایسی جگہ بیٹھا جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو وہ جگہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہوگی اور جو شخص کسی ایسی جگہ لیٹا جہاں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد

نہ کیا تو وہ یقیناً اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعثِ نقصان ہوگا۔" [حسن صحیح : الصحیحۃ (۷۸) صحیح ابو داود' ابو داود (٤٨٥٦) مسند حمیدی (١١٥٨)]

## سوتے وقت کی دعائیں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر ذکر فرمایا ہے کہ آسمان وزمین کی پیدائش اور دن ورات کی تبدیلی وغیرہ میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے انہی عقلمند لوگوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ عقلمند لوگ وہ ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ [آل عمران : ۱۹۰۔۱۹۱] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سمجھدار لوگ وہ ہیں جو لیٹتے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ ان سمجھدار لوگوں میں شامل ہونے کے لیے اُن مسنون اذکار کو اپنا معمول بنایا جائے جن کا پڑھنا سوتے وقت نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو بستر پر لیٹتے تو اپنا (دایاں) ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا ﴾ "اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہی میں مرتا (یعنی سوتا) ہوں اور زندہ (یعنی بیدار) ہوتا ہوں۔"

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' وہ آپ ﷺ سے خادم کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا' کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں:

﴿ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ ﴾ "جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو 33 مرتبہ سبحان اللہ' 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔" [مسلم (٢٧٢٨)]

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹے تو پہلے اپنا بستر اپنے ازار کے کنارے کے ساتھ جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی بے خبری میں کیا چیز اس پر آ گئی ہے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

﴿بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ﴾ "اے میرے پروردگار! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا' اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دیا (یعنی میں زندہ رہا) تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو صالحین (نیک بندوں) کی حفاظت کرتا ہے۔"

[بخاری (٦٣٢٠) کتاب الدعوات : باب التعوذ والقراءۃ عند المنام' مسلم (٢٧١٤)]

(4) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (تینوں سورتیں مکمل) پڑھتے' پھر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے' پہلے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرتے اور پھر جسم کے سامنے حصے پر۔ یہ عمل آپ ﷺ تین مرتبہ کرتے تھے۔[بخاری (٥٠١٧) کتاب فضائل القرآن : باب فضل المعوذات]

(5) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی (یعنی اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ...... آخر آیت تک) پڑھے گا تو ساری رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ (فرشتہ) اس کی حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان اس کے قریب بھی نہیں آئے گا۔[بخاری (٣٢٧٥)' (٢٣١١)]

(6) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات کے وقت پڑھے گا تو وہ اسے (تمام مشکلات

، پریشانیوں، غموں اور آفات و مصائب سے) کافی ہو جائیں گی۔[مسلم (۸۰۷) بخاری (۴۰۰۸)] وہ دو آیتیں یہ ہیں:

﴿ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴾ [البقرة: ۲۸۵-۲۸۶]

"رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے، اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔"

(7) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا، جب تم اپنے بستر پر (سونے کی غرض سے) آنے کا ارادہ کرو تو نماز کے وضوء کی

طرح وضوء کرو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹو اور پھر یہ دعا پڑھو:

﴿ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ﴾ ''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی (ثواب میں) رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے' تیری بارگاہ کے علاوہ تجھ سے نہ تو کوئی جائے پناہ ہے اور نہ ہی کوئی نجات کی جگہ' میں ایمان لایا تیری اس کتاب پر جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔''

پھر اگر (رات سوتے ہوئے) تم فوت ہو گئے تو تم فطرت (یعنی فطرتِ اسلام) پر فوت ہو گے۔[بخاري (٦٣١١) كتاب الدعوات ، مسلم (٢٧١٠)]

(8) اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے' پھر تین مرتبہ کہتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ﴾ ''اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا لینا جس دن تو اپنے بندوں کو (حساب کے لیے) اٹھائے گا۔'' [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (٥٠٤٥) ترمذی (٣٣٩٨) ابن ماجه (٣٨٧٧)]

(9) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ

وَأَنتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ ﴾ ''اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرشِ عظیم کے رب! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! اے نازل کرنے والے تورات وانجیل اور فرقان (یعنی قرآن) کے! میں تیرے ذریعے سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو پکڑے ہوئے ہے پیشانی اس کی۔ اے اللہ! تو ہی اول ہے' پس نہیں ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز اور تو ہی آخر ہے' پس نہیں ہے تیرے بعد کوئی چیز اور تو ہی غالب ہے' پس نہیں ہے تیرے اوپر کوئی چیز اور تو ہی باطن ہے' پس نہیں ہے تجھ سے پوشیدہ کوئی چیز' ادا کر دے ہم سے ہمارا قرض اور ہمیں فقر سے نکال کر غنی بنا دے۔'' [مسلم (۲۷۱۳) کتاب الذکر والدعاء: باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع' ابو داود (۵۰۵۱)]

(10) سوتے وقت ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ﴾ [اس دعا کا ترجمہ وحوالہ گزشتہ عنوان صبح وشام کی دعاؤں کے ضمن میں گزر چکا ہے' ملاحظہ فرمائیے۔]

(11) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ ﴾ ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانہ دیا (ورنہ) کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا۔'' [مسلم (۲۷۱۵) ابو داود (۵۰۵۳)]

(12) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ جب اپنے بستر پر (سونے کے لیے) لیٹے تو یہ دعا پڑھے:

﴿اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ﴾ "اے اللہ! تو نے میری روح کو پیدا کیا اور تو ہی اسے فوت کرے گا' تیرے ہی قبضۂ قدرت میں اس کی موت و حیات ہے' اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا اور اگر تو اسے موت دے تو اسے معاف کر دینا۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔" [مسلم (۲۷۱۲) نسائی فی السنن الکبری (۱۰۶۳۲) وفی عمل الیوم واللیلۃ (۸۰۱)]

(13) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھو اور اس سورت کو مکمل کر کے سو جاؤ بلاشبہ یہ سورت شرک سے براءت (کا ذریعہ) ہے۔ [صحیح: صحیح ابو داود' ابو داود (۵۰۵۵) کتاب الأدب: باب ما یقال عند النوم' ترمذی (۳۴۰۳) مسند احمد (۴۵۶/۵)]

(14) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک اپنے بستر پر نہیں سوتے تھے جب تک "سورۂ بنی اسرائیل" اور "سورۂ زمر" نہیں پڑھ لیتے تھے۔

[صحیح: صحیح ترمذی' ترمذی (۲۹۲۰) احمد (۶۸/۶) الصحیحۃ (۶۴۱)]

(15) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک الم تنزیل السّجدہ اور تَبَارَكَ الَّذِی (دونوں مکمل سورتیں) نہیں پڑھتے تھے سوتے نہیں تھے۔ [صحیح: صحیح ترمذی' ترمذی (۳۴۰۴) کتاب الدعوات: باب منہ]

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' جو شخص ہر رات تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ (مکمل سورت) پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلے میں عذاب قبر سے بچالیں گے۔ [حسن: صحیح الترغیب (۱۵۸۹) نسائی فی

عمل الیوم واللیلة (٧١١) حاکم (٤٩٠/٢) امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔]

(16) سوتے وقت یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ "میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔" [صحیح : صحیح الترغیب (٦٥٢) مسلم (٢٧٠٩)]

❑ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو وصیت کی کہ جب وہ بستر پر (سونے کے لیے) لیٹے تو "سورۃ الحشر" پڑھ لیا کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر (تو یہ سورت پڑھ کر سویا اور) فوت ہو گیا تو شہادت کی موت حاصل کرے گا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ہو گا۔ وہ ضعیف ہے۔[ضعیف جدا : الأذکار للنووی (٢٦٧) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (٢٣٨/١)] شیخ محمد بن ریاض اللبابیدی نے بھی اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی عمل الیوم واللیلة (ص / ٢١٤)]

❑ امام نوویؒ فرماتے ہیں' بہتر یہ ہے کہ انسان اس باب (یعنی سونے کے اذکار) میں مذکور تمام دعاؤں کو پڑھے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو جتنی پڑھ سکتا ہو اتنی ضرور پڑھے۔[الأذکار للنووی (٢٤٤/١)]

## فصل سوم :

## رات اور خواب سے متعلقہ دعائیں

### جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص رات کو بیدار ہوا اور پھر اس نے یہ دعا پڑھی:

﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ﴾ ''اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے' اللہ پاک ہے' اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' اللہ سب سے بڑا ہے' نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی طاقت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش کا سوال کیا یا کوئی اور دعا کی تو وہ قبول کی جائے گی اور اگر اس نے وضو کیا (اور نماز ادا کی) تو اس کی نماز بھی مقبول ہو گی۔[بخاری (١١٥٤) كتاب الجمعة : باب فضل من تعار من الليل فصلى]

## نیند میں گھبراہٹ ہو تو یہ دعا پڑھے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو (نیند میں) گھبراہٹ کے وقت یہ کلمات سکھایا کرتے تھے:

﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ﴾ ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے اس کی ناراضی اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے' گناہوں پر اُبھارنے اور اُکسانے سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔''[حسن : الصحيحة (٢٦٤) صحيح ابو داود' ابو داود (٣٨٩٣) مسند احمد (١٨١/٢) حاكم (٥٤٨/١)]

## رات کو نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نیند نہ آنے کی شکایت کی تو

آپ ﷺ نے انہیں سوتے وقت یہ کلمات کہنے کی نصیحت فرمائی:

﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ﴾[حسن: الصحيحة (٢٦٤) مسند احمد (٥٧/٤)]

☐ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بے خوابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاتِ الْعُيُوْنُ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ! أَهْدِیءْ لَيْلِيْ وَأَنِمْ عَيْنِيْ ۔ وہ ضعیف ہے۔[ضعيف جدا : ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (٧٤٩) الأذكار للنووى (٢٨٧) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (٢٤٨/١)] اس کی سند میں عمرو بن حصین راوی متروک ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے[الفتوحات الربانية (١٧٧/٣)] میں اور امام ہیثمیؒ نے[مجمع الزوائد (١٢٨/١٠)] اسے ضعیف کہا ہے۔]

## رات کے آخری حصے میں کثرت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہمارا پروردگار (بلند برکت والا) ہر رات کو اس وقت آسمانِ دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں' کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں' کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔[بخاری (١١٤٥) مسلم (٧٥٨)]

## اس نیت سے ساری رات دعا کرنا کہ قبولیت کی گھڑی مل جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ﴾ "بلاشبہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ جو

مسلمان بندہ بھی اسے حاصل کر لے اور پھر دنیا و آخرت کے اُمور میں سے کسی بھی خیر و بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتے ہیں اور ایسا ہر رات ہوتا ہے۔" [مسلم (٧٥٧) مسند احمد (١٤٣٦١) أبو يعلى (١٩١١)]

## ہر رات کم از کم دس آیات ضرور تلاوت کرنی چاہییں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ﴾ "جسے نے رات میں دس آیات تلاوت کیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا۔" [**صحيح لغيره** : صحيح الترغيب (١٥٨٧) حاكم (٥٥٥/١) امام حاکمؒ نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔]

## اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو کیا کرے؟

- اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔
- خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ اچھے خواب پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے۔
- اس خواب کو صرف اس کے سامنے بیان کرے جس سے محبت کرتا ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرُهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ﴾ "جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو یقیناً وہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' اسے اس پر اللہ کی حمد بیان کرنی چاہیے اور اس خواب کو بیان بھی کرنا چاہیے اور جب کوئی اس کے علاوہ ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو بلا شبہ وہ خواب شیطان کی طرف سے ہے' اسے اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور وہ خواب کسی کے سامنے ذکر بھی نہیں کرنا چاہیے' اس طرح وہ اسے کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔" [بخاری (٧٠٤٥) ابن حبان (٦٠٥٨)]

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ ﴾ "اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور صرف اسے (اس کی) خبر دے جسے محبت کرتا ہو۔" [مسلم (٢٢٦١) كتاب الرؤيا]

## اگر کوئی براخواب دیکھے تو کیا کرے؟

- براخواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔
- براخواب کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیے۔
- جسے براخواب آئے وہ تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھوکے۔
- پھر تین مرتبہ شیطان اور اس برے خواب کے شر سے پناہ مانگے۔
- جس پہلو پر لیٹا ہوا سے بدل لے۔
- اور اگر چاہے تو اٹھ کر نماز پڑھ لے۔

(1) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ...... وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ﴾ "جب تم میں سے کوئی ایسی چیز (یعنی خواب میں) دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ پھونکے اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑے تو وہ اسے نقصان نہیں دے گا......اور اپنا وہ پہلو تبدیل کر لے جس پر (پہلے) تھا۔"

ایک روایت میں یہ لفظ بھی ہیں "(براخواب دیکھنے والا) شیطان اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑے اور وہ خواب کسی کو بھی بیان نہ کرے۔" [بخاری (٦٩٩٥)

مسلم (٢٢٦١) مسند احمد (٢٢٥٨٨) ابو داود (٥٠٢١) ترمذی (٢٢٧٧)]

(2) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو وہ اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک پھینکے

اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ میں آئے اور اپنا وہ پہلو بدل لے جس پر وہ تھا۔" [مسلم (٢٢٦٢) ابو داود (٥٠٢٢) ابن ماجه (٣٩٠٨)]

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص (خواب میں) کوئی ایسی چیز دیکھے جسے ناپسند کرتا ہو تو اسے کسی کو بیان نہ کرے اور اسے چاہیے کہ اٹھے اور نماز پڑھے۔" [بخاری (٧٠١٧) مسلم (٢٢٦٣) ابو داود (٥٠١٩) ترمذی (٢٢٧٠) مسند احمد (٧١٨٦) نسائی فی السنن الکبری (١٠٧٤٦) ابن ماجه (٣٨٩٤) دارمی (٢١٤٣) حاکم (٨١٧٤/٤) ابن حبان (٦٠٤٠) ابن أبی شيبة (٥٠/١١)]

## باب الادعیة للطهارة طہارت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

### فصل اول :

### بیت الخلاء سے متعلقہ دعائیں

#### بیت الخلاء میں داخلے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ﴾ "اے اللہ میں خبیث جنوں اور خبیث چڑیلوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔" [بخاری (١٤٢) مسلم (٣٧٥) ابو داود (٤) نسائی (٢٠/١) ترمذی (٥'٦)]

اس دعا سے پہلے " بِسْمِ اللّٰهِ " بھی کہنا چاہیے کیونکہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ ﴿ سَتْرُ مَا بَیْنَ أَعْیُنِ الجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الخَلَاءَ أَنْ یَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ "بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اگر کوئی بسم اللہ پڑھ لے تو جنوں کی آنکھوں اور اولادِ آدم کے ستروں کے مابین پردہ حائل ہو جاتا ہے۔" [صحیح : إرواء الغليل (٥٠) تمام المنة (ص/٥٨) ترمذی (٦٠٦)]

(نوویؒ) ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ یہ ذکر (یعنی مذکورہ بالا دعا) ہر جگہ مستحب ہے خواہ (قضائے حاجت کی جگہ) عمارت ہو یا صحراء۔[الأذکار للنووی (٨٩/١)]

☐ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ : الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ وہ ضعیف ہے۔[ضعیف جدا : الضعيفة (٤١٨٩) طبرانی کبیر (٧٨٤٩)] حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت اس سند کے ساتھ غریب ہے اور اس کا مدار اسماعیل بن مسلم مکی پر ہے اور وہ ضعیف ہے۔[نتائج الأفكار (١٩٩/١)] شیخ

سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووي (۸۹/۱)]

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی جس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے " يَا ذَا الْجَلَالِ " وہ بھی ضعیف ہے۔

[**ضعيف** : ضعيف الجامع الصغير (٤٣٨٩)]

## دورانِ قضائے حاجت ذکر اور کلام مکروہ ہے

(1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ عَلَى غَائِطِهِمَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذَلِكَ ﴾ "دورانِ قضائے حاجت دو شخص باہم گفتگو نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس فعل پر ناراض ہوتے ہیں۔" [**صحيح لغيره** : الصحيحة (۳۱۲۰) أحمد (۳٦/۳) ابن ماجة (۳٤۲)]

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے گزرتے ہوئے سلام کہا تو آپ نے اسے جواب نہ دیا۔[مسلم (۳۷۰)]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے تیمّم کر کے اسے جواب دیا۔[**صحيح** : صحيح أبو داود (۳۱۹) كتاب الطهارة : باب التيمم في الحضر' أبو داود (۳۲۹)]

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں رسول اللہ ﷺ کا جواب نہ دینے کا یہ سبب مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ﴿ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ ﴾ "(میں نے جواب اس لیے نہیں دیا کیونکہ) میں نے حالتِ طہارت کے سوا ذکر الٰہی کرنا پسند نہیں کیا۔" [**صحيح** : صحيح أبو داود (۱۳) أبو داود (۱۷)]

## بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے خارج ہوتے تو کہتے ﴿ غُفْرَانَكَ ﴾ "اے باری تعالیٰ! تیری بخشش مطلوب ہے۔" [**صحيح** : إرواء الغليل (۵۲) أبو داود (۳۰) ترمذی (۷) نسائی (۲٤/٦) ابن ماجة (۳۰۰)]

□ جس روایت میں ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ﴾ ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔“ وہ ضعیف ہے۔

[ضعيف : إرواء الغليل (٥٣) تخريج الأذكار (٢١٨/١) ابن ماجة (٣٠١)] حافظ بوصیریؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔[الزوائد (١٢٩/١) اس روایت کو امام نوویؒ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [المجموع (٧٥/٢)] اس روایت کو امام ابو داودؒ، امام دارقطنیؒ اور امام مناویؒ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووى (٩١/١)]

اسی طرح وہ روایت بھی ضعیف ہے جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے خارج ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذَاقَنِیْ لَذَّتَهُ وَ أَبْقَى فِیَّ قُوَّتَهُ وَدَفَعَ عَنِّیْ أَذَاهُ﴾ ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس کی لذت چکھائی' اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور مجھ سے اس کی گندگی دور کر دی۔“ [ضعيف : ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (٢٥) الأذكار للنووى (٧٤) طبرانى فى الدعاء (٣٦٧) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں دو راوی ضعیف ہیں؛ ایک حبان بن علی اور دوسرا اسماعیل بن رافع۔[التعليق على الأذكار للنووى (٩١/١)]

□ بالاختصار چند آدابِ قضائے حاجت حسب ذیل ہیں:

① قضائے حاجت کے وقت اپنے آپ کو چھپایا جائے اور اپنے ستر کی حفاظت کی جائے۔[صحيح: صحيح أبو داود (١١) ترمذى (١٤)]

② دورانِ قضائے حاجت باتیں نہ کی جائیں۔[صحيح لغيره : الصحيحة (٣١٢٠) صحيح الترغيب (١٠٠) أحمد (٣٦/٣) ابن ماجة (٣٤٢) حاكم (١٥٧/١)]

③ راستے میں' سائے کے نیچے اور لوگوں کے جمع ہونے کی کسی جگہ پر قضائے

حاجت نہ کی جائے۔[مسلم (٢٦٩) أبو داود (٢٥) أبو عوانة (١٩٤/١)]

④ کھڑے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے۔[مسلم (٢٨١) ابن ماجة (٣٤٣)]

⑤ قبلہ رخ ہو کر پیشاب نہ کیا جائے (البتہ اگر کوئی شخص تعمیر شدہ بیت الخلاء یا کسی عمارت میں ہو اور قضائے حاجت کی جگہ قبلہ رخ بنی ہوئی ہو تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ممانعت صرف فضاء وصحراء میں ہے عمارتوں میں نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب **فقه الحديث : كتاب الطهارة : باب قضاء الحاجة** ملاحظہ فرمائیے)۔[بخاری (٣٩٤) مسلم (٢٦٤) أبو داود (٩) ترمذی (٨)]

⑥ پیشاب کے قطروں سے اجتناب کیا جائے۔[**صحیح** : صحيح ابن ماجة (٢٧٨) إرواء الغليل (٢٨٠) بيهقى (٤١٢/٢)]حافظ بوصیریؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔[الزوائد (١٤٦/١)]

⑦ دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا جائے۔[**صحیح** : صحيح أبو داود (٦) أبو داود (٨) ابن ماجة (٣١٣) نسائى (٤٠) أحمد (٢٤٧/٢) أبو عوانة (٢٠٠/١)]

**فصل دوم :**

## وضوء سے متعلقہ دعائیں

### وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ﴾"جو شخص وضو کے وقت بسم اللہ نہیں پڑھتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔"[**صحیح** : صحيح أبو داود (٩٢) أبو داود (١٠١)]

واضح رہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ کے ساتھ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے الفاظ کسی صحیح اور صریح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس لیے صرف بسم اللہ کہنا ہی کافی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا

﴿تَوَضَّؤُوا بِسْمِ اللّٰهِ﴾ ”بسم اللہ کہتے ہوئے وضو شروع کرو۔“[عبدالرزاق (۲۷۶/۱۱) أحمد (۱٦٥/۳) نسائی (۷۸)]

(نوویؒ) اگر کوئی (وضوء سے پہلے) صرف بِسْمِ اللّٰهِ کہے تو کافی ہے۔[الأذکار للنووی (۹۲/۱.)]

## وضو کے بعد کی دعائیں

(1) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی مکمل وضوء کرے اور پھر (وضوء سے فارغ ہونے کے بعد) یہ دعا پڑھے:

﴿ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴾ ”میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔“ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ جس سے چاہے داخل ہو۔[مسلم (۲۳٤) أبو داود (۱٦۹) نسائی (۹۲/۱) دارمی (۱۸۲/۱)]

(2) جامع ترمذی کی روایت میں مذکورہ بالا دعا کے ساتھ ان الفاظ کا بھی اضافہ ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴾ ”اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔“[صحیح : تمام المنة (ص/۹۷) ترمذی (٥٥)]

(3) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ دعا مذکور ہے:

﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ﴾ ”اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ' میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“[صحیح : الصحیحة (۲۳۳۳) نسائی (۲٥/٦)]

☐ جس روایت میں ہے کہ وضوء سے فارغ ہو کر آسمان کی نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھنی چاہیے ﴿ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴾ وہ ضعیف ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں۔[ضعیف : ارواء الغلیل (۱/۱۳۵)

أبو داود (۱۷۰) حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔[تلخیص الحبیر (۱/۱۳۰)]

## دورانِ وضو ہر عضو کے ساتھ دعا پڑھنا مسنون نہیں

جیسا کہ بعض فقہاء نے بیان کیا ہے کہ وضوء کرنے والا بسم اللہ کہنے کے بعد کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا ۔ کلی کرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ كَأْسًا لَا أَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا۔ ناک میں پانی چڑھاتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِیْ رَائِحَةَ نَعِیْمِكَ وَجَنَّاتِكَ ۔ چہرہ دھوتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۔ دونوں بازو دھوتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ ' اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِشِمَالِیْ ۔ سر کا مسح کرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَأَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ ۔ کانوں کا مسح کرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ ۔ اور اپنے دونوں پاؤں دھوتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ ۔[مزید دیکھئے : الأذکار للنووی (۱/۹۸)]

یہ اور اس طرح کی تمام دعائیں سنت سے ثابت نہیں۔اس لیے ان سے بچنا ضروری ہے۔

☐ غسل کرنے سے پہلے یا بعد میں کوئی خاص دعا سنت سے ثابت نہیں۔البتہ اگر کوئی شخص غسل سے پہلے وضوء کرے تو وضوء کی دعائیں پڑھ سکتا ہے۔

☐ جو شخص پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمّم کرے وہ وضوء کی طرح تیمّم سے پہلے بسم اللہ پڑھ سکتا ہے کیونکہ تیمّم وضوء کا بدل ہے۔

# باب الادعیة للعبادات عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

## فصل اول :

### اذان سے متعلقہ دعائیں

#### اذان کی فضیلت

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگر لوگوں کو اذان کہنے کے ثواب کا علم ہو جائے تو پھر انہیں یہ قرعہ ڈال کر بھی حاصل ہو تو وہ قرعہ بھی ڈالیں۔[بخاری (٦١٥) كتاب الأذان : باب الاستهام في الأذان ' مسلم (٤٣٧)]

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اذان سن کر شیطان بھاگ اٹھتا ہے۔[بخاری (٦٠٨) كتاب الأذان : باب فضل التأذين' مسلم (٣٨٩)]

(3) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' روزِ قیامت لوگوں میں مؤذنوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔[مسلم (٣٨٧) كتاب الصلاة]

(4) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جنات اور ہر وہ چیز جو مؤذن کی آواز سنتی ہے روزِ قیامت اس کے حق میں شہادت دے گی۔[بخاری (٦٠٩) كتاب الأذان : باب رفع الصوت بالنداء]

#### اذان کے الفاظ

﴿ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾

"اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' آؤ نماز کی طرف' آؤ نماز کی طرف' آؤ کامیابی کی طرف' آؤ کامیابی کی طرف' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔" [صحيح : صحيح أبو داود (٤٦٩) أبو داود (٤٩٩)]

☐ ترجیع والی اذان بھی ثابت ہے۔ ترجیع والی اذان سے مراد ایسی اذان ہے جس میں کلمہ شہادتین کو دو دو مرتبہ دہرایا گیا ہو۔ پہلی دو مرتبہ ہلکی آواز سے اور دوسری دو مرتبہ اونچی آواز سے۔ یہ اذان رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی۔

[مسلم (٣٧٩) كتاب الصلاة : باب صفة الأذان ' ترمذى (١٧٦) ابن ماجة (٧٠١)]

## اقامت کے الفاظ

﴿ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتُ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتُ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾

"اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' آؤ نماز کی طرف' آؤ کامیابی کی طرف' یقیناً نماز قائم ہوگئی' یقیناً نماز قائم ہوگئی' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔" [صحيح : صحيح أبو داود (٤٦٩) كتاب الصلاة : باب كيف الأذان ' أبو داود (٤٩٩)]

## اذان کا جواب

اذان سننے والے کو چاہیے کہ اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو مؤذن کہتا ہے

'البتہ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔[بخاری (٦١١) كتاب الأذان : باب ما يقول إذا سمع المنادی' مسلم (٣٨٣)]

☐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص اذان کا جواب دے حتی کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تک دل سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔[مسلم (٣٨٥) كتاب الصلاة ، أبو داود (٥٢٧) كتاب الصلاة]

☐ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنتے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یعنی آؤ کامیابی کی طرف۔ تو کہتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِيْنَ "اے اللہ! ہمیں کامیاب ہونے والے بنا دے۔" وہ روایت من گھڑت ہے۔[موضوع : الضعيفة (٧٠٦) ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٩١) الأذكار للنووی (١٠٧) حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس روایت کی سند میں نصر بن طریف راوی ہے' اسے اہل علم نے متروک کہا ہے۔[نتائج الأفكار (٣٦٧/١)] اس کی سند میں عبداللہ بن واقد راوی بہت زیادہ ضعیف ہے اور نصر بن طریف پر حدیثیں گھڑنے کی تہمت ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (١١٤/١)]

## اقامت کا جواب

اقامت کا بھی جواب دینا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے' جب تم نداء سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔[بخاری (٦١١) مسلم (٣٨٣)] لفظِ نداء میں اذان اور اقامت دونوں شامل ہیں۔ اقامت کا جواب دینے کے لیے وہی الفاظ دہرانے چاہئیں جو مؤذن اقامت کے لیے کہتا ہے اور جس روایت میں ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا کہنا چاہیے' وہ ضعیف ہے۔[ضعيف : ضعيف أبو داود (١٠٤) إرواء الغليل (٢٤١) أبو داود (٥٢٨) بيهقی (٤١١/١) الحلية لأبی نعيم (٨١/٧)] حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔[تلخيص الحبير (٣٧٨/١)]

□ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اذان یا اقامت سنے اور نماز پڑھ رہا ہو تو نماز میں اس کا جواب نہ دے' جب نماز سے سلام پھیر دے تو پھر اس طرح (اذان واقامت کا) جواب دے جیسے وہ جواب دیتا ہے جو نماز میں نہیں' لیکن اگر اس نے نماز میں ہی جواب دے دیا تو یہ مکروہ ہے مگر اس سے نماز باطل نہیں ہو گی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص بیت الخلاء میں اذان یا اقامت سنے تو اس حالت میں جواب نہ دے' مگر جب بیت الخلاء سے باہر نکل آئے تو جواب دے۔

تاہم اگر کوئی شخص تلاوتِ قرآن یا تسبیح یا قراءتِ حدیث یا کسی اور علم کے حصول (یا کام) میں مصروف ہو تو تمام کام منقطع کر کے اذان کا جواب دے۔ جواب دینے کے بعد پھر وہ کام کرے جو کر رہا تھا۔[دیکھیے : الأذکار للنووی (۱/۱۵۱)]

## اذان کے بعد کی دعائیں

(1) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

﴿ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا ﴾ ''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر' محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔'' اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[مسلم (۳۸۶) ابو داود (۵۲۵) ترمذی (۲۱۰) نسائی (۲/۲۶)]

(2) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس نے اذان سن کر کہا:

﴿ اَللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا

الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ ﴾

"اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔" اسے روزِ قیامت میری شفاعت نصیب ہو گی۔[بخاری (٦١٤) كتاب الأذان ، أبو داود (٥٢٩) ترمذی (٢١١) نسائی (٢٦/٢) ابن ماجة (٧٢٢)]

واضح رہے کہ اس دعا میں ان الفاظ کی زیادتی " وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ " اور " وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " اور " إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَاد " کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔[تلخيص الحبير (٢١٠/١) المقاصد الحسنة (ص/٢١٢) إرواء الغليل (٢٦١/١) المصنوع في معرفة الحديث الموضوع (١٣٢) فتح الباري (٩٤/١)]

(3) اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا چاہیے' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا ......﴾

"جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اس طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے "پھر مجھ پر درود بھیجو "یقیناً جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا' پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو' وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا 'پس جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اسے میری شفاعت نصیب ہو گی۔" [مسلم (٣٨٤)]

☐ یاد رہے کہ اذان کے بعد اقامت تک قبولیتِ دعا کا وقت ہے' جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔[صحیح : صحيح أبو داود (٥٣٤) أبو داود (٥٢١)] اس لیے اس وقت میں دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے بکثرت دعائیں کرنی چاہییں۔

## فصل دوم :

## مسجد سے متعلقہ دعائیں

### مسجد کی طرف جانے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے نکلے تو یہ دعا پڑھ رہے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا﴾

"اے اللہ! میرے دل میں' میری زبان میں' میرے کانوں میں' میری آنکھوں میں' میرے پیچھے' میرے آگے' میرے اوپر اور میرے نیچے نور پیدا فرما' اے اللہ مجھے نور عطا فرما۔" [مسلم (٧٦٣) كتاب صلاة المسافرين : باب الدعاء فی صلاة الليل وقيامه]

### مسجد میں داخلے کی دعا

(1) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ "میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ کی' اس کے کریم چہرے کی اور قدیم سلطنت کی پناہ میں آتا ہوں۔" اور پھر فرماتے کہ جب کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ شخص سارا دن مجھ سے محفوظ ہو گیا ہے۔ [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (٤٦٦) كتاب الصلاة : باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد]

(2) اس دعا کے علاوہ مسجد میں داخلے کی درج ذیل دعائیں مسنون ہیں:

✦ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ ”اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں)۔“

✦ ﴿ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾ ”رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ و سلام ہو۔“

✦ ﴿ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ﴾ ”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ جیسا کہ اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

﴿كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ "بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ "﴾

”رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے 'اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور سلامتی ہو اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ [صحیح: صحیح ابن ماجه (٦٢٥) ابن ماجه (٧٧١)]

ایک دوسری روایت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

﴿كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ "صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ"﴾

”رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجتے۔“ [صحیح: صحیح ترمذی، ترمذی (٣١٤) کتاب الصلاة]

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ "اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"﴾

”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے 'اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ [مسلم (٧١٣) کتاب صلاة المسافرين]

## مسجد میں بکثرت ذکر و اذکار نفل و نوافل اور تلاوتِ قرآن کرنی چاہیے

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ﴾ [النور : ٣٦-٣٧] ''ان گھروں (یعنی مساجد) میں جن کے بلند کرنے' اور جن میں اپنے نام کا ذکر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں (ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی)۔''

آیت کے ان الفاظ ''جن میں اپنے نام کا ذکر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے'' سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں ذکر و اذکار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اس لیے مساجد میں یہی کام کرنا چاہیے۔

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد نے پیشاب شروع کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ﴿إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ﴾ ''بلا شبہ یہ مساجد نہ تو پیشاب کے لیے درست ہیں اور نہ ہی کسی گندگی کے لیے' یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر' نماز اور تلاوتِ قرآن کے لیے ہیں۔'' [مسلم (٢٨٥) كتاب الطهارة ، مسند احمد (١٢٩٨٣) أبو عوانة (٢١٤/١)]

## مسجد میں تجارت یا گمشدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو کیا کہا جائے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم مسجد میں خرید و فروخت کرنے والے کو دیکھو تو کہو '' لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ '' یعنی اللہ تیری تجارت میں فائدہ نہ دے' اور جب تم مسجد میں کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو دیکھو تو کہو '' لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ '' یعنی اللہ تجھ پر (گمشدہ چیز) نہ لوٹائے۔'' [صحيح : ارواء الغليل (١٣٥/٥) ترمذی (١٣٢١) دارمی (٣٢٦/١) مستدرك حاكم (٥٦/٢) ابن السنی (١٥٤) صحيح الترغيب والترهيب (٢٩١) كتاب الصلاة]

☐ جس روایت میں ہے کہ جسے تم مسجد میں شعر پڑھتے دیکھو اسے تین مرتبہ کہو" فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ " یعنی اللہ تیرا منہ توڑے۔وہ ضعیف ہے۔[ضعیف جدا : طبرانی کبیر (١٤٥٤) الأذكار للنووی (٩٦) اس روایت کی سند میں عباد بن کثیر راوی متروک ہے۔[الضعیفة (٢١٣١)] شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ کمزور کہا ہے۔[التعلیق علی الأذكار للنووی (١٠٧/١)]

## مسجد سے نکلنے کی دعا

✦ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾"اللہ کے نام کے ساتھ (میں مسجد سے نکلتا ہوں)۔"

✦ ﴿ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾"رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ وسلام ہو۔"

✦ ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ﴾"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

✦ ﴿ اَللّٰهُمَّ اَعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾"اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ۔" جیسا کہ اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد سے نکلتے تو " بِسْمِ اللّٰهِ " کہتے۔[صحیح : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (٧٧١)]

(2) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد سے نکلتے تو ﴿ صَلّٰى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ "رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ " ﴾"محمد ﷺ پر صلاۃ وسلام بھیجتے اور کہتے اے پروردگار! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"

[صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣١٤) كتاب الصلاة]

(3) حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے تو کہے ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ﴾"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"[مسلم (٧١٣)]

(4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے ﴿ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾ ''اے اللہ ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔'' [صحیح : صحیح ابن ماجه' ابن ماجه (۷۷۳) كتاب المساجد و الجماعات]

❑ جس روایت میں مسجد سے نکلتے وقت مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر شیطان اور اس کے لشکروں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے' وہ ضعیف ہے۔ [ضعیف : ضعيف الجامع (١٣٦٩) عمل اليوم و الليلة (١٥٥) حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ [نتائج الأفكار (١/٢٨٨)]

## فصل سوم :

## نماز سے متعلقہ دعائیں

### کن الفاظ کے ساتھ نماز شروع کرے؟

ان الفاظ '' اَللّٰهُ أَكْبَرُ '' کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز کی ابتداء کرے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے۔ [مسلم (٤٩٨) كتاب الصلاة : باب ما يجمع صفة الصلاة]

### تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو قراءت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ جب خاموش ہوتے ہیں تو کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں یہ دعا پڑھتا ہوں:

﴿اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ﴾ ''اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال۔'' [بخاری (٧٤٤) كتاب الأذان : باب ما يقول بعد التكبير، مسلم (٥٩٨)]

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے نماز میں یوں کہتے تھے ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ﴾ ''پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' [صحيح : صحيح أبو داود (٧٠٢) كتاب الصلاة، أبو داود (٧٧٦) ترمذی (٢٤٣) كتاب الصلاة، ابن ماجة (٨٠٦)]

(3) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

"میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف پھیرا جس نے یکسو ہو کر آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا' پس تو میرے سارے گناہ معاف فرمادے اور فی الحقیقت تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا' اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما' تیرے علاوہ کوئی بھی بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا' اور مجھ سے سارے برے اخلاق ہٹا لے' صرف تو ہی برے اخلاق ہٹا سکتا ہے' میں حاضر ہوں اور تابعدار ہوں اور تمام تر خیر و بھلائی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں کی جا سکتی' میں تیری وجہ سے ہی (قائم) ہوں اور تجھ سے ہی التجاء کرتا ہوں۔ تو بہت بابرکت اور بڑا بلند ہے' میں تجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔" [مسلم (۷۷۱) کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا : باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ]

(4) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا

قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾

''اے اللہ تیرے لیے ہی تمام تعریف ہے' تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے لیے ہی تمام تعریف ہے' تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لیے ہی تمام تعریف ہے' تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے (سب) کا پالنے والا ہے' تو حق ہے' تیرا قول حق ہے' تیرا وعدہ حق ہے' تیری ملاقات حق ہے' جنت حق ہے' جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرے لیے ہی میں مطیع ہوا اور تیرے ساتھ ہی میں ایمان لایا اور تجھ پر ہی میں نے توکل کیا اور تیری طرف ہی میں نے رجوع کیا اور تیری مدد کے ساتھ ہی میں نے (تیرے دشمنوں سے) لڑائی کی اور تیری طرف ہی میں فیصلہ لایا' پس تو میرے پہلے' بعد والے' پوشیدہ اور ظاہری سب گناہ معاف فرما' تو ہی میرا معبود ہے' تیرے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں۔'' [صحیح : صحیح أبو داود (٦٩٨) کتاب الصلاۃ : باب ما یستفتح به الصلاۃ من الدعاء' أبو داود (٧٧١)]

(5) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو اپنی نماز کن کلمات کے ساتھ شروع فرماتے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو ان الفاظ کے ساتھ اپنی نماز شروع کرتے:

﴿ اَللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴾ ''اے اللہ! جبرئیل' میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کے جاننے والے! اپنے بندوں کے درمیان تو ہی فیصلہ فرمائے گا اس چیز کا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے تھے۔ مجھے

اپنے حکم کے ساتھ حق کی اُن باتوں کی رہنمائی فرما جن میں اختلاف ہو گیا ہے' یقیناً تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔"[مسلم (۷۷۰) کتاب صلاۃ المسافرين وقصرها : باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه]

☐ واضح رہے کہ مذکورہ بالا دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھ لی جائے تو کافی ہے۔

## نماز کی ابتدائی دعا پڑھنے کے بعد تعوذ پڑھنا چاہیے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ [النحل: ۹۸] "جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔"

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دعائے استفتاح (یعنی نماز شروع کرنے کی دعا) پڑھتے' پھر کہتے ﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ﴾ "میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں شیطان مردود سے' اس کی پھونک' اس کے تھوک اور اس کے چوکے سے۔"[صحيح : صحيح أبو داود (۷۰۱) أبو داود (۷۷۵) ترمذی (۲٤۲)]

تعوذ کے لیے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔"[دیکھیے : حجة البالغة (۸/۲) الروضة الندية (۲٦۹/۱) التعليق على السيل الجرار للشيخ محمد صبحي حلاق (٤۷۹/۱)]

☐ یاد رہے کہ تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہی پڑھا جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل تھا۔[مسلم (۹٤۱) کتاب المساجد : باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة]

## تعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنی چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی تو بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر نماز سے فراغت کے بعد کہا' اللہ کی قسم! میں نماز کی ادائیگی میں تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے بہت مشابہ ہوں۔[نسائی (٩٠٥) ابن خزيمة (٤٩٩) شرح معاني الآثار (١٩٩/١) دارقطني (٣٠٥/١) بيهقي (٤٦/٢)] حافظ ابن حجرؒ رقمطراز ہیں کہ یہ حدیث اونچی آواز سے بسم اللہ کے متعلق وارد شدہ احادیث میں سے سب سے زیادہ صحیح ہے۔[فتح الباري (٣١٢/٢)]

## بسم اللہ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ﴾

"اس شخص کی کوئی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی۔"[بخاري (٧٥٦) كتاب الأذان : باب وجوب القراءة للإمام والمأموم..... ، مسلم (٣٩٤) أبو داود (٨٢٢)]

## رکوع وسجود کی دعائیں

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں ﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ﴾ "پاک ہے میرا رب عظمت والا" اور سجدے میں ﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ﴾ "پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے" کہتے تھے۔[مسلم (٧٧٢) ترمذي (٢٦٢) أبو داود (٨٧١) بيهقي (٨٥/٢)]

واضح رہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں " سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ " اور "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" رکوع و سجدہ میں تین تین مرتبہ کہنے کا ذکر ہے، وہ ضعیف ہے۔[ضعيف : ضعيف أبو داود (١٨٧) أبو داود (٨٨٦)] اس لیے عدد کی قید کے بغیر زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے ﴿ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ ﴾ "بہت پاکیزہ و مقدس رب فرشتوں اور روح (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کا۔"[مسلم (٤٨٧) كتاب الصلاة]

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور

سجدے میں یہ دعا بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے ﴿ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ﴾ "پاک ہے تو اے اللہ! ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ' اے اللہ! مجھے بخش دے۔" [بخاری (۸۱۷) کتاب الأذان ، مسلم (٤٨٤) کتاب الصلاة]

(4) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے ﴿ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ﴾ "پاک ہے (اللہ) بہت بڑی طاقت و بادشاہی والا اور بڑائی وعظمت والا۔" [صحیح : صحیح أبو داود (٧٧٦) کتاب الصلاة : باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده 'أبو داود (٨٧٣) نسائي (١٩١/٢) أحمد (٢٤/٦)]

(5) رسول اللہ ﷺ سے رکوع میں یہ دعا ﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ ﴾ "اے اللہ! تیرے لیے ہی میں نے رکوع کیا' تجھ پر ہی میں ایمان لایا' تیرے لیے ہی میں مطیع ہوا اور میرے کان' میری آنکھیں' میرا دماغ' میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیرے لیے جھک گئے۔" اور سجدے میں یہ دعا ﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ' سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴾ "اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا' تجھ ہی پر ایمان لایا' تیرے لیے ہی مطیع ہوا' میرا چہرہ اس ذات کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا' اس کی صورت بنائی' اس کے کان اور آنکھیں بنائیں' اللہ تعالیٰ بابرکت ہے جو سب سے بہتر خالق ہے۔" بھی ثابت ہے۔ [مسلم (٧٧١) کتاب صلاة المسافرين وقصرتها]

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ ﴾ "اے اللہ! میرے چھوٹے بڑے' پہلے پچھلے اور ظاہر و پوشیدہ تمام گناہ معاف

فرما۔"[مسلم (٤٨٣) كتاب الصلاة ، أبو داود (٨٧٨)]

(7) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قیام اللیل کے سجدوں میں آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے ﴿ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ' وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ' وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ' أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ﴾ "اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے' میں تیری مکمل تعریف نہیں کر سکتا تو اسی طرح ہے جیسے تو نے اپنی خود تعریف کی ہے۔"[مسلم (٤٨٦) كتاب الصلاة : باب ما يقال في الركوع والسجود ' أبو داود (٨٧٩)]

☐ یاد رہے کہ رکوع و سجود کے دوران تلاوتِ قرآن سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔[مسلم (٤٨٠)] البتہ سجدوں میں بکثرت دعائیں کرنی چاہییں کیونکہ سجدے کی حالت میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔[صحيح : صحيح الجامع (١١٧٥) ابو داود (٨٧٥)]

## رکوع سے اٹھنے کی دعائیں

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اٹھتے تو کہتے ﴿ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ﴾ "اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی" اور جب سیدھے کھڑے ہو جاتے تو کہتے ﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ﴾ "اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی ساری تعریف ہے۔"[بخاری (٧٨٩) كتاب الأذان : باب التكبير إذا قام من السجود ' مسلم (٢٨) أبو داود (٧٣٨) نسائي (٢/٢٣٣)]

(2) رکوع سے سیدھے کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے ﴿ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ﴾ "اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی تعریف ہے' بہت زیادہ اور پاکیزہ تعریف' جس میں برکت کی گئی ہے۔" جس صحابی نے رکوع سے

کھڑے ہو کر یہ کلمات کہے تھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ میں نے تیس سے زائد فرشتے دیکھے جو اس کام میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں تھے کہ ان کلمات کو پہلے کون تحریر کرتا ہے۔[بخاری (۷۹۹) أبو داود (۷۷۰)]

(3) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے اٹھنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ﴾

"اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی ہر قسم کی تعریف ہے اتنی کہ اس سے آسمان' زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب) بھر جائے اور ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے' اس کے بعد اے تعریف اور بزرگی والے! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں (یہ ہے کہ) اے اللہ! جو تو عطا کرتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔"[مسلم (٤٧٧) كتاب الصلاة : باب ما يقول اذا رفع رأسه من الركوع ' نسائى (١٩٨/٢)]

## دو سجدوں کی درمیانی دعائیں

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے ﴿ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ ﴾ "اے میرے پروردگار مجھے بخش دے' اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے۔"[صحيح : صحيح أبو داود (٧٧٧) كتاب الصلاة : باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده ' أبو داود (٧٧٤)]

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ

وَارْزُقْنِي ﴾ "اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' میرا نقصان پورا کر دے' مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔" [حسن : صحیح أبو داود (٧٥٦) أبو داود (٨٥٠) ترمذی (٢٧٤) ابن ماجة (٨٩٨) أحمد (٣٧١/١) حاکم (٢٦٢/١) بیهقی (١٢٢/٢)]

## سجدۂ تلاوت کی دعا

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ دعا پڑھتے تھے ﴿ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ﴾ "میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اپنی قوت و طاقت کے ذریعے اسے پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے' بہت برکت والا ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔" [صحیح : صحیح أبو داود (١٢٥٥) کتاب الصلاة : باب ما یقول إذا سجد' أبو داود (١٤١٤) ترمذی (٥٨٠)]

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ﴾ "اے اللہ! اس (سجدے) کے بدلے اپنے ہاں میرے لیے اجر لکھ لے اور اس کے عوض مجھ سے (گناہوں کا) بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا لے اور اسے میری طرف سے اس طرح قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داود (علیہ السلام) سے قبول فرمایا تھا۔" [حسن : صحیح ترمذی' ترمذی (٣٤٢٤) کتاب الدعوات]

## پہلے تشہد کے الفاظ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم (قعدہ میں) یہ کہا کرتے تھے کہ اس کے بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کو سلام ہو اور فلاں فلاں پر سلام ہو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو

کہ اللہ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تو خود سلام ہے' بلکہ یہ کہو:

﴿ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴾ "(میری) قولی' فعلی اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں' اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت ہو' ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔" [بخاری (۸۳۱ '

۸۳۵) كتاب الأذان : باب ما يتخير من الدعاء ' مسلم (۴۰۲) ترمذی (۲۸۹)]

## دوسرے تشہد میں ان الفاظ کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھنا چاہیے

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے' تو ہم (اپنی نمازوں میں) کس طرح آپ پر درود بھیجیں؟ کچھ توقف کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا' اس طرح کہا کرو:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ﴾ "اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی' یقیناً تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت نازل فرمائی' یقیناً تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔" [مسلم (۴۰۵) أبو داود (۹۸۰) ترمذی (۳۲۲۰)]

❐ درود کے متعلق مزید تفصیل کے لیے گزشتہ باب "نبی ﷺ پر درود کا بیان" ملاحظہ فرمائیے۔

## درود کے بعد کی دعائیں

درود شریف کے بعد کوئی بھی دعا اختیار کی جا سکتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ﴿ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوَ ﴾ "(تشہد کے بعد) پھر اسے دعا کا انتخاب کرنا چاہیے کہ جو اسے سب سے زیادہ اچھی لگے وہ مانگے۔" [بخاری (۸۳۵)] تاہم وہ دعا ضرور پڑھنی چاہیے میں چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس دعا کے پڑھنے کا حکم دیا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ" ﴾

"جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو چار اشیاء سے اللہ کی پناہ پکڑے۔ آپ ﷺ یوں کہا کرتے تھے' اے اللہ! میں عذابِ جہنم' عذابِ قبر' زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔" [مسلم (۵۸۸) کتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب ما يستعاذ منه في الصلاة ' أبو داود (۹۸۳) ابن ماجة (۹۰۹)]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں اس دعا کے یہ لفظ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ﴾ "اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! یقیناً میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔" [بخاری

[(٨٣٢) کتاب الأذان : باب الدعاء قبل السلام ' مسلم (٥٨٩) أبو داود (٨٨٠)]

علاوہ ازیں درود کے بعد پڑھی جانے والی چند ایسی مسنون دعائیں جن میں سے کسی کا بھی انتخاب کفایت کر جاتا ہے' حسب ذیل ہیں:

(1) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ انہیں ایسی دعا سکھائیں جسے وہ اپنی نماز میں پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا سکھائی:

﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ ''اے اللہ! بے شک میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا' پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم کر' یقیناً تو بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔'' [بخاری (٨٣٤ ' ٦٣٢٦) کتاب الأذان : باب الدعاء قبل السلام ' مسلم (٢٧٠٥) ترمذی (٣٥٣١) نسائی (٥٣/٣) ابن ماجة (٣٨٣٥)]

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد اور تسلیم کے مابین یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾ ''اے اللہ! مجھے معاف فرما' جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے بعد میں کیا' جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے اعلانیہ کیا' جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے' تو ہی (نیکیوں میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (ان سے) پیچھے کرنے والا ہے' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔'' [مسلم (٧٧١) أبو داد (٧٦٠)]

## سلام کے الفاظ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں اور بائیں

جانب (ان الفاظ میں ) سلام کہتے تھے " السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ "[صحيح : أبو داود (٩٩٦) ترمذی (٢٩٥) ابن ماجة (٩١٤)]

□ واضح رہے کہ ایک ہی سلام پر اکتفاء کرنا بھی جائز ہے۔[صحيح : صحيح ترمذی (٢٤٢) ترمذی (٢٩٦) ابن ماجة (٩١٩) ابن خزيمة (٧٢٩) ابن حبان (١٩٩٥)]

## دورانِ نماز شیطان کے وسوسے سے بچنے کی دعا

تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: ﴿ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ "میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔"

پھر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ (ہلکا سا) تھوکے۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دورانِ نماز شیطانی وساوس کے حل کے لیے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ اسے مجھ سے لے گئے۔[مسلم (٢٢٠٣) كتاب السلام]

## سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ﴿ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ ﴾ "مجھے اللهُ أكْبَرُ کے ساتھ علم ہوتا کہ نبی کریم ﷺ کی نماز ختم ہوگئی ہے۔" [بخاری (٨٤١ ' ٨٤٢) كتاب الأذان ، مسلم (٥٨٣) كتاب المساجد]

□ واضح رہے کہ نماز کے فوراً بعد اونچی آواز سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کا ورد کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(2) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ " اَسْتَغْفِرُ اللهَ " کہتے' پھر یہ دعا پڑھتے ﴿ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴾ "اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے' تو بہت بابرکت ہے اے جلال واکرام والے۔"

[مسلم (٥٩١) كتاب المساجد أبو داود (٦٨/٣) ابن ماجة (٩٢٨)]

یادرہے کہ اس دعا میں ان الفاظ " وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ" کا اضافہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(3) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے: ﴿ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ﴾ "اے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے بچا لینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" [مسلم (٧٠٩) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب استحباب يمين الإمام ' ترمذی (٣٣٩٩)]

(4) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ہرگز مت چھوڑنا: ﴿ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ﴾ "اے اللہ! مجھے اپنے ذکر' اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کی توفیق عطا فرما۔" [صحيح : صحيح أبو داود (١٣٤٧) كتاب الصلاة : باب في الاستغفار' أبو داود (١٥٢٢)]

(5) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَنْ قَرَأَ "آيَةَ الْكُرْسِيِّ " دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ ﴾ "جس شخص نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخلے سے سوائے موت کے کسی چیز نے نہیں روکے رکھا۔" [صحيح : الصحيحة (٩٧٢) ' (٦٩٧/٢) نسائي في عمل اليوم والليلة (١٠٠) طبراني كبير (١٣٤/٨) مجمع الزوائد (١٤٨/٢) ]

☐ جس روایت میں یہ مذکور ہے کہ جس شخص نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ اگلی نماز تک اللہ کے ذمے میں ہوگا۔ وہ ضعیف ہے۔[ضعيف : السلسلة الضعيفة (٥١٣٥) تمام المنة (ص/٢٢٧) ]

(6) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ﴾ "مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذتین (الفلق، الناس) سورتیں پڑھوں۔"

ایک روایت میں ﴿بِالْمُعَوِّذَاتِ﴾ کے لفظ ہیں' اس لیے ہر نماز کے بعد تین سورتیں (سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھنی چاہئیں۔[صحیح : صحیح أبو داود (۱۳٤۸) کتاب الصلاة : باب في الاستغفار' ترمذی (۲۹۰۳)]

(7) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾ "نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر اللہ' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو روک لے اسے عطا کرنے والا کوئی نہیں اور کسی بھی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔"[بخاری (۸٤٤) کتاب الأذان : باب الذکر بعد الصلاة ' مسلم (۵۹۳) أبوداود (۱۵۰۵) نسائی (۷۰/۳) أبو عوانة (۲٤۳/۲) ابن أبی شیبة (۲۳۱/۱۰)]

(8) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ "اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے (برائی سے) بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ

کی توفیق سے ہی' اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں' اسی کی طرف سے نعمت ہے' اسی کے لیے فضل ہے اور اسی کے لیے بہترین تعریف ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں' (ہم) اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں دین کو خواہ کافر اسے ناپسند ہی کریں۔" [مسلم (٥٩٤) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب استحباب الذكر بعد الصلاة' أبو داود (٧٤١) بيهقي (١٨٥/٢)]

(9) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 33 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا تو یہ 99 مرتبہ ہوا اور پھر 100 کا عدد پورا کرنے کے لیے اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہا' تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" [مسلم (٥٩٧) كتاب المساجد : باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته]

ایک روایت میں 100 کا عدد پورا کرنے کے لیے 34 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کا ذکر ہے۔ [مسلم (٥٩٦) كتاب المساجد ومواضع الصلاة]

اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، 10 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 10 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ [صحيح : صحيح ابن ماجة (٧٥٤) أبو داود (٥٠٦٥) ترمذي (٣٤١٠) ابن ماجة (٩٢٦)]

(10) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان اشیاء سے پناہ مانگا کرتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾ "اے اللہ! بلاشبہ میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں' اور میں بزدلی سے تیری

پناہ میں آتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ عمر کے رزیل ترین حصے (یعنی بڑھاپے) کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔" [بخاری (۲۸۲۲) ترمذی (۳۵۶۷)]

(11) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا﴾ "اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم' پاکیزہ رزق اور مقبول ہونے والا عمل مانگتا ہوں۔" [صحیح : صحیح ابن ماجه' ابن ماجه (۹۲۵)]

☐ جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی پیشانی پر دایاں ہاتھ پھیرتے اور کہتے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّيْ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ۔ وہ روایت ضعیف و من گھڑت ہے۔ [موضوع : السلسلة الضعیفة (۱۰۵۸) عمل الیوم واللیلة (۱۱۲) الأذکار للنووی (۱۸۸) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (۱۸٤/۱)]

**فصل چهارم :**

## مختلف نمازوں کی دعائیں

### نماز وتر کی دعائیں

(1) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ دعا موجود ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ﴾ "اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما' مجھے عافیت دے اور ان میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت دی' اور میری ان لوگوں میں

سرپرستی فرما جن کی تو نے سرپرستی فرمائی' اور میرے لیے ان چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے عطا کیں اور مجھے ان فیصلوں کے شر سے بچا جو تو نے کیے' اس لیے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے فیصلے کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا' یقیناً جس کا تو دوست بنا وہ ذلیل نہیں ہوسکتا اور جس سے تو نے دشمنی کی وہ معزز نہیں ہوسکتا' اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔" [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (١٤٢٥) ترمذی (٤٦٤) نسائی (١٧٤٦) ابن ماجه (١١٧٨) مسند احمد (١٩٩/١)]

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ دعا موجود ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ﴾

"اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی سے اور تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے پناہ پکڑتا ہوں اور میں تیرے ذریعے تجھ سے پناہ پکڑتا ہوں' میں تیری ثنا وتعریف کو شمار نہیں کرسکتا' تو اسی طرح ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی۔"

[صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (١٤٢٧) ترمذی (٣٥٦٦) ابن ماجه (١١٧٩)]

☐ نماز وتر کی جس دعا میں یہ لفظ ہیں ﴿ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي ...... الخ ﴾ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ [إرواء الغليل (١٧٠/٢)]

## نماز وتر سے فراغت کی دعا

حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز وتر سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے تین مرتبہ یہ کلمات کہتے ﴿ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ﴾ "پاک ہے بادشاہ' بہت پاکیزہ۔" [صحیح : صحیح نسائی' نسائی (١٧٥١) کتاب قیام اللیل وتطوع النهار : باب التسبيح بعد الفراغ من الوتر' دارقطنی (٣١/٢)]

## نماز استخارہ کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں یوں استخارہ سکھاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے) جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے پھر یہ دعا کرے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں' یقیناً تو قدرت والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم والا ہے اور میں علم نہیں رکھتا اور تو غیب کو خوب جانتا ہے' اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین' میری معاش اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان بنا دے پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین' میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے خیر و بھلائی کا فیصلہ فرما' وہ جہاں کہیں بھی ہو' پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔“ [بخاری (۱۱۶٦) كتاب الجمعة : باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى' أبو داود (۱۵۳۸) ترمذی (٤٨٠) ابن ماجة (۱۳۸۳) ابن حبان (۸۸۷) بیهقی (۵۲/۳)]

## نماز استسقاء کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں بارش نہ برسنے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ کے حکم سے آپ کے منبر کو عید گاہ میں لے جایا گیا اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے اس کے لیے ایک دن متعین کیا کہ اس میں نماز استسقاء کے لیے باہر نکلیں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے تو اس وقت سورج کا ایک کنارہ نظر آ رہا تھا' آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور تعریف بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا' تم نے اپنے علاقے کے بارے میں قحط سالی کا شکوہ کیا اور اظہار کیا کہ بارش اپنے وقت سے پیچھے ہو گئی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِينٍ ﴾

''ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو جہان والوں کا پروردگار ہے' رحم کرنے والا مہربان ہے' جزا سزا کے دن کا مالک ہے' صرف اللہ ایک ہی معبودِ برحق ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو معبودِ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے' تو بے پرواہ ہے اور ہم محتاج ہیں' ہم پر بارش نازل کر اور نازل کردہ بارش کو ہمارے لیے باعثِ قوت اور کچھ وقت تک کے لیے ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ بنا۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اتنا اٹھایا کہ آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی پیٹھ حاضرین کی جانب کی اور ہاتھ اٹھاتے ہوئے اپنی چادر کو تبدیل کیا۔ پھر لوگوں کی جانب چہرہ کیا اور منبر سے اتر کر آپ ﷺ نے دو رکعت نمازِ استسقاء ادا کی' پس اللہ نے بادل نمودار کیا' وہ گرجا اور چمکا' پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی' ابھی آپ ﷺ مسجد میں نہیں پہنچ پائے تھے کہ وادیاں

بہنے لگیں، جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ نہایت تیزی کے ساتھ پناہ گاہوں کی جانب لپک رہے ہیں تو آپ ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آخری دانت بھی نظر آنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا 'میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔[حسن : هداية الرواة (١٤٥٣) ' (١٤٧/٢) ابو داود (١١٧٣) حاكم (٣٢٨/١) امام حاکمؒ نے اس حدیث کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

## نماز تسبیح کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا 'اے عباس! اے چچا! کیا میں تجھے خبر نہ دوں؟ کیا میں تجھے عمدہ چیز نہ دوں؟ کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے دس خیر کے کام سرانجام دینے کا حکم نہ دوں؟ اگر تو یہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے ' پرانے اور نئے ' غلطی سے اور جان بوجھ کر ' چھوٹے اور بڑے ' پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ معاف کر دے گا۔ وہ یہ ہے کہ تو چار رکعت (نمازِ تسبیح) پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت تلاوت کرے۔ جب تو پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائے تو قیام کی حالت میں پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہے۔ پھر تو رکوع کرے اور رکوع میں دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر رکوع سے سر اٹھائے اور دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر سجدے میں جائے اور سجدے کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر سجدے سے سر اٹھائے تو دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر سجدے میں جائے اور دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر سجدے سے سر اٹھائے اور بیٹھ کر دس مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پس ہر رکعت میں 75 مرتبہ یہ کلمات کہے۔ چار رکعت میں اسی طرح یہ کلمات کہنے ہوں گے۔ اگر تجھ میں روزانہ ایک بار اس نماز کے ادا کرنے کی طاقت ہے تو ایسا کر اور اگر نہ کر سکے تو ہر ہفتے میں ایک بار ادا کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو

سکے تو سال میں ایک بار ادا کر۔اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار ادا کر۔[حسن : هداية الرواة (١٢٧٩) ابو داود (١٢٩٧) كتاب الصلاة : باب صلاة التسبيح ' ابن ماجه (١٣٨٦) ترمذی (٤٨٢) مسند احمد (٧٢/٥) شیخ البانی ؒ نے کہا ہے کہ حق بات یہ ہے کہ کثرتِ طرق کی وجہ سے یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔[هداية الرواة] علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت حسن درجہ سے کم نہیں۔[تحفة الأحوذی] شیخ سلیم ہلالی نے کہا ہے کہ شواہد کی بنا پر یہ روایت صحیح ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی]

❑ فضیلۃ الشیخ حافظ عبد المنان نور پوری ﷾ کا کہنا ہے کہ نمازِ تسبیح کی حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے البتہ نمازِ تسبیح باجماعت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔(اس لیے)اکیلے اکیلے پڑھیں۔[أحكام ومسائل (٢٥٧/١)]

## فصل پنجم :

## روزوں سے متعلقہ دعائیں

### چاند دیکھنے کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ﴿ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ﴾ "اللہ سب سے بڑا ہے' اے اللہ! اسے ہم پر امن' ایمان' سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے'(اے چاند!) ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہے۔"[حسن : دارمی (٣/٢-٤) ابن حبان (٢٣٧٤-الموارد) طبرانی كبير (١٣٣٣٠) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کی سند کو حسن کہا ہے ۔[التعليق على الأذكار للنووی (٤٣٣/١)]

□ جس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ چاند دیکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:
﴿ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ﴾ پھر کہتے: ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا ﴾ وہ ضعیف ہے۔[ضعیف : ضعیف ابو داود ' ابو داود (٥٠٩٢) شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووي (٤٣٣/١)]

□ واضح رہے کہ روزہ رکھنے کی کوئی دعا یا نیت کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ تاہم روزہ دار کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے [حسن : ترمذی (٣٥٩٨)] اس لیے دورانِ روزہ بکثرت دعائیں کرنی چاہییں۔

## روزہ دار کو اگر کوئی شخص گالی دے تو وہ کیا کہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ تو لغو (ہر بے فائدہ و بے ہودہ کام) اور رفث (جنسی خواہشات پر مبنی حرکات اور کلام) سے بچنے کا نام ہے۔ لہٰذا اگر کوئی تمہیں (دورانِ روزہ) گالی دے یا جہالت کی باتیں کرے تو اسے کہہ دو ﴿ إِنِّيْ صَائِمٌ ، إِنِّيْ صَائِمٌ ﴾ "میں تو روزہ دار ہوں' میں تو روزہ دار ہوں۔" [صحیح : صحیح الترغیب (١٠٨٢) کتاب الصوم ، صحیح ابن خزیمة (١٩٩٦) '(٢٤٢/٣)]

## روزہ دار کو اگر کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کیا کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کسی ایک کو دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے' اگر وہ روزہ دار ہو تو (داعی کو) دعا دے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو اسے کھانا چاہیے۔" [مسلم (١٤٣١) کتاب النکاح : باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة]

ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ روزہ دار نہ ہو تو اسے کھانا چاہیے اور اگر وہ روزہ دار

ہو تو اس (یعنی دعوت دینے والے) کے لیے برکت کی دعا کرے۔[**صحیح** : نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۳۰۰) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۴۹۱) شیخ سلیم ہلالی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار (۵۲۰/۱)]

## روزہ افطار کرنے کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے ﴿ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ﴾ "پیاس ختم ہو گئی' رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہو گیا۔"[**حسن** : صحیح أبو داود (۲۰۶۶) أبو دواد (۲۳۵۷) حاکم (۴۲۲/۱)]

علاوہ ازیں جس روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِیْ ﴾ اسے شیخ البانی ؒ نے ضعیف قرار دیا ہے۔[**ضعیف** : ضعیف ابن ماجہ ' ابن ماجہ (۱۷۵۲) کتاب الصیام : باب فی الصائم لا ترد دعوتہ]

## شبِ قدر کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شب قدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا پڑھو:﴿ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي ﴾ "اے اللہ تعالیٰ! تو بہت معاف کرنے والا عزت والا ہے' معاف کرنا تجھے پسند ہے' پس تو مجھے معاف فرما دے۔" [**صحیح** : صحیح ابن ماجۃ (۳۱۰۵) ترمذی (۳۵۱۳) ابن ماجۃ (۳۸۵۰)]

## افطاری کرانے والے کے لیے دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے گھر روزہ افطار کرتے تو اسے یہ دعا دیتے:

﴿ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ﴾ ”روزہ دار تمہارے ہاں افطاری کرتے رہیں‘ نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے (رحمتیں لے کر) اترتے رہیں۔“ [صحیح : احمد (۱۱۸/۳) ابن أبي شيبة (۱۰۰/۳) أبو يعلى (۴۳۱۹) طبراني أوسط (۳۰۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۱۲۱۷۷) ‘ (۱۲۴۰۶)]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس روزہ افطار کیا اور پھر (انہیں) یہ دعا دی:

﴿ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ﴾ ”روزہ دار تمہارے ہاں افطاری کرتے رہیں‘ نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں۔“ [صحیح : صحيح ابن ماجة (۱۴۱۸) كتاب الصيام ، ابن ماجة (۱۷۴۷) ابو داود (۳۸۵۴) كتاب الأطعمة]

**فصل ششم :**

## زکوۃ سے متعلقہ دعائیں

### زکوۃ ادا کرنے والوں کے لیے دعا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا " وَصَلِّ عَلَيْهِمْ " إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾ [التوبة : ۱۰۳] ”آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے‘ جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجئے‘ بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجبِ اطمینان ہے۔“

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ

فُلَانٍ" فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ "اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى"﴾ "جب کوئی قوم اپنی زکوۃ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ ﷺ ان کے لیے دعا فرماتے کہ اے اللہ! آلِ فلاں کو خیر و برکت عطا فرما' میرے والد بھی اپنی زکوۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! آلِ ابی اوفی کو خیر و برکت عطا فرما۔"[بخاری (١٤٩٧) كتاب الزكاة : باب صلاة الإمام ودعائه لصاحب الصدقة ' مسلم (١٠٧٨) ابو داود (١٥٩٠) ابن ماجة (١٧٩٦) نسائی (٣١/٥) بيهقی (١٥٧/٤)]

## فصل ھفتم :

## حج سے متعلقہ دعائیں

### تلبیہ کے الفاظ

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ان الفاظ میں تھا:
﴿لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ﴾ "حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں میں' تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں' تمام حمد و تعریف تیرے لیے ہی ہے اور تمام نعمتیں تیری طرف سے ہی ہیں۔ بادشاہی تیری ہی ہے' تیرا کوئی شریک نہیں۔"[بخاری (١٥٤٩) كتاب الحج : باب التلبية ' مسلم (١١٨٤) ابو داود (١٨١٢) ترمذی (٨٢٥) ابن ماجة (٢٩١٨)]

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں نبی ﷺ کے تلبیہ کے یہ الفاظ ہیں: ﴿لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ﴾ "حاضر ہوں میں' اے معبودِ برحق!۔"[صحیح : صحیح نسائی (٢٥٧٩) ابن ماجه (٢٩٢٠) احمد (٣٤١/١) حاكم (٤٤٩/١-٤٥٠) امام حاکمؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

### طواف کی دعا

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ دو رکنوں (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی عطا فرما اور عذابِ جہنم سے محفوظ رکھ۔'' [حسن : صحیح ابو داود (١٦٦٦) ابو داود (١٨٩٢) أحمد (٤١١/٣)]

## حجر اسود کو بوسہ دینے کی دعا

طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت تکبیر یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہی معمول تھا۔ [بخاری (١٦١٣) کتاب الحج]

## طواف کے بعد دو رکعتوں کی مسنون قراءت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقامِ ابراہیم پر دو رکعتیں ادا کیں تو ان میں سورۂ فاتحہ کے بعد (پہلی رکعت میں) سورۂ کافرون اور (دوسری میں) سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمائی۔ [مسلم (١٢١٨) کتاب الحج : باب حجة النبی ' احمد (٣٢٠/٣) ابن ماجه (٣٠٧٤) بيهقی فی السنن الكبری (٧/٥) دارمی (٤٦/٢)]

## صفا پہاڑی کے قریب پہنچ کر یہ دعا پڑھی جائے

﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ' أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ﴾ ''صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں (اور) میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔'' [مسلم (١٢١٨) کتاب الحج : باب حجة النبی]

## صفا و مروہ کی پہاڑیوں پر چڑھ کر کیا کہنا چاہیے؟

صفا پہاڑی پر چڑھ کر تین مرتبہ تکبیر کہنی چاہیے ' پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہنے چاہییں:

﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ﴾ "اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کی تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے (یعنی محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور اکیلے ہی سب لشکروں کو شکست دی۔"

مروہ پہاڑی پر چڑھ کر بھی وہی کچھ کرنا چاہیے جو صفا پر کیا تھا۔ [أيضا، مسلم (۱۷۸۰) كتاب الجهاد والسير: باب فتح مكة، ابو داود (۱۸۷۲) أحمد (۵۳۸/۲)]

## صفا و مروہ کی سعی کے دوران یہ دعا ثابت ہے

﴿ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ ﴾ "اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور تو ہی عزت و تکریم والا ہے۔" [مناسك الحج والعمرة (ص / ۲۷)]

## یوم عرفہ کی دعا

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، بہترین دعا یوم عرفہ کی ہے اور سب سے بہترین (کلمات) جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہے (وہ یہ ہیں):

﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾ "اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" [حسن: صحیح ترمذی، ترمذی (۳۵۸۵) كتاب الدعوات، أحمد (۲۱۰/۲)]

## کنکریاں مارنے کی دعا

جمرات کی رمی کے وقت ہر کنکری کے ساتھ تکبیر یعنی اللّٰہُ اکْبَرْ کہنا چاہیے۔

[مسلم (۱۲۱۸) کتاب الحج : باب حجة النبی]

## قربانی کی دعائیں

(1) نبی کریم ﷺ نے دو مینڈھوں کو خود ذبح کیا اور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھی:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرْ ﴾ ”اللہ کے نام کے ساتھ (قربان کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ [بخاری (۵۵٦۵) کتاب الأضاحی : باب التکبیر عند الذبائح]

(2) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور ذبح کرتے وقت یہ الفاظ کہے:

﴿ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي ﴾

”اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے یہ (جانور) میری طرف سے اور اس کی طرف سے ہے جس نے میری امت میں سے قربانی نہیں کی۔“ [صحیح : صحیح ابو داود (۲٤۳٦) ابو داود (۲۸۱۰) کتاب الضحایا : باب فی الشاة یضحی بها عن جماعة ، ترمذی (۱۵۲۱) کتاب الأضاحی : باب العقیقة بشاة ، احمد (۳٦۲/۳)]

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور ذبح کرتے وقت کہا ﴿ بِاسْمِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﴾ ”اللہ کے نام کے ساتھ ، اے اللہ تو محمد کی طرف سے ، آل محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے (اس جانور کی قربانی) قبول فرما۔“ [مسلم (۱۹٦۷) کتاب الأضاحی ، احمد (۷۸/٦) ابو داود (۲۷۹۲)]

## ایام تشریق کے دوران بکثرت اذکار و دعائیں کرنی چاہییں

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ وَ ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ ”ایام تشریق کھانے ، پینے

اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔" [مسلم (۱۱٤۱) کتاب الصیام : باب تحریم صوم أیام التشریق' ابو داود (۲۸۱۳) نسائی (۱۷۰/۷) احمد (۷۵/۵) بیھقی (۲۹۷/٤)]

**فصل ھشتم :**

## جہاد سے متعلقہ دعائیں

### راہِ جہاد میں کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [الأنفال : ٤٥] "اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کا ذکر کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔"

### جب دونوں لشکر آپس میں ٹکراتے ہیں تو دعا زیادہ قبول ہوتی ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں؛ ایک اذان کے بعد اور دوسری جنگ کے وقت جب دونوں لشکر (لڑائی) کے لیے ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔ [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۳۰۷۹)]

### دشمن کی شکست کے لیے یوں دعا مانگنی چاہیے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ سے پہلے صحابہ کرام کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو' مگر جب تمہاری دشمن سے ملاقات ہو جائے تو پھر صبر سے کام لو اور یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

﴿اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ

وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ ﴾ "اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے' بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے' انہیں شکست وہزیمت سے دوچار کر اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔" [بخاری (۲۹۶۵) کتاب الجهاد والسير ، مسلم (۱۷٤۲)]

❏ جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ دشمن سے ملاقات کے وقت یہ کہتے تھے ﴿ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ أَعْبُدُ وَاِيَّاكَ أَسْتَعِيْنُ ﴾ وہ ضعیف ہے۔[ضعيف : ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (۳۲٦) اس میں عبدالسلام بن ہاشم اعور غیر قوی ہے اور حنبل بن عبد اللہ مجہول ہے۔]

## دشمن کے خوف کے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے خوف محسوس کرتے تو یہ دعا مانگتے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ ﴾ "اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔" [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (۱۵۳۷) نسائی فی عمل اليوم والليلة (٦۰۱) ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (۳۳٤) مسند احمد (٤/٤۱٤)]

## دورانِ جنگ یہ دعا مانگنی چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنگ کرتے تو یہ دعا مانگتے:

﴿اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ ﴾

"اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے' تو ہی میرا مددگار ہے' تیری ہی توفیق سے میں چلتا پھرتا ہوں' تیری ہی مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی نصرت کے ساتھ میں (دشمن سے) لڑائی کرتا ہوں۔" [صحيح : صحيح ابو داود (۲٦۳۲) كتاب الجهاد :

باب ما یدعی عند اللقاء' ترمذی (٣٥٨٤) مسند احمد (١٨٤/٣) ابن حبان (١٦٦١)]

اسی طرح جنگ کے وقت اس دعا کا پڑھنا بھی مسنون ہے ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ ''ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔'' [بخاری (٤٥٦٣) کتاب تفسیر القرآن : باب ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم]

## مسلمانوں کو فتح یا شکست ہو تو کیا کہنا چاہیے

اگر مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہو رہی ہوں تو انہیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور کامیابی کا سبب صرف اللہ تعالیٰ کی نصرت وحمایت کو ہی سمجھیں۔ اپنی کثرتِ تعداد یا مال واسباب کی فراوانی پر فخر و تکبر نہ کریں کیونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کو سخت ناگوار ہے۔

اسی طرح اگر مسلمانوں کو شکست ہو رہی ہو تو وہ تمام دعائیں جو گزشتہ سطور میں جہاد کے حوالے سے نقل کی گئی ہیں بکثرت پڑھی جائیں اور وہ دعائیں بھی پڑھی جائیں جو غم وتکلیف کے وقت رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہیں۔

## جنگ میں مصروف یا قیدی مجاہدین کی نصرت کے لیے یوں دعا مانگنی چاہیے

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَ كَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴾

''اے اللہ! ہمیں بخش دے اور مومن مردوں' مومن عورتوں' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بھی معاف فرما' ان کے دلوں میں الفت ومحبت پیدا فرما' ان کے آپس

کے معاملات درست فرما دے' اپنے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرما' اے اللہ !اہل کتاب کے کافروں پر لعنت فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں' تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑائی کرتے ہیں' اے اللہ! ان کی باتوں میں اختلاف پیدا کر دے' ان کے قدموں کو ہلا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو مجرم قوم سے نہیں پھیرتا۔" [أحمد (۱۳۷/۳)]

اس دعا کو قنوتِ نازلہ کی دعا کہتے ہیں' ابتلا و آزمائش کے وقت یہ دعا مشروع ہے' یہ دعا حالات کے مطابق ایک' دو' تین یا پانچوں فرض نمازوں میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر کی جا سکتی ہے۔ جب مشرکین نے ستر قراء صحابہ کو شہید کر دیا تو آپ ﷺ نے مسلسل ایک ماہ قنوت فرمائی جس میں آپ ان کے مشرک قاتلوں پر بددعا کرتے تھے۔[بخاری (۱۰۰۲) کتاب الوتر : باب القنوت قبل الرکوع و بعدہ]

# باب الادعية للمعاملات معاملات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

## فصل اول :

### کھانے پینے سے متعلقہ دعائیں

#### کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے

(1) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ﴿ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ ﴾ ”بِسْمِ اللّٰه کہو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔“ [بخاری (٥٣٧٦) كتاب الأطعمة : باب التسمية على الطعام والأكل باليمين ' مسلم (٢٠٢٢) كتاب الأشربة : باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما]

(2) فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ﴾ ”شیطان اس کھانے کو (اپنے لیے) حلال بنا لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔“ [مسلم (٢٠١٧) كتاب الأشربة : باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما ' ابو داود (٣٧٦٦) كتاب الأطعمة : باب التسمية على الطعام ' مسند احمد (٢٣٣٠٩)]

(3) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے وہ یہ دعا پڑھے ﴿ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ ﴾ ”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔“ [حسن : صحيح ترمذی ' ترمذی (٣٤٥٥) كتاب الدعوات : باب ما يقول اذا أكل طعاما]

#### اگر کوئی کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ

اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ "بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ"﴾

"جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ کا نام ذکر کرے اور اگر کھانے کی ابتداء میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو یوں کہے" بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ " یعنی شروع اور آخر میں اللہ کے نام کے ساتھ کھاتا ہوں۔" [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (٣٧٦٧) کتاب الأطعمة : باب التسمية على الطعام ' نسائي في عمل اليوم والليلة (٢٨١) احمد (٢٠٧/٦) ]

## کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے

(1) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان اُٹھایا جاتا تو آپ فرماتے:

﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾ "تمام قسم کی حمد اللہ ہی کے لیے ہے ' بہت زیادہ پاکیزہ برکت والی ' ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لیے رخصت نہیں کیا گیا (اور یہ اس لیے کہا تاکہ) اس سے ہم کو بے پرواہی کا خیال نہ ہو ' اے ہمارے رب!۔" [بخاری (٥٤٥٨) كتاب الأطعمة : باب ما يقول إذا فرغ من طعامه]

(2) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ ﴾ "تمام تعریف اس ذات کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھلایا اور رزق عطا فرمایا ' اس کی مدد کے بغیر کسی آفت سے نہ بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی کچھ کرنے کی قوت ہے۔" تو اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ [حسن : إرواء الغليل (١٩٨٩) ترمذی (٣٤٥٨) كتاب الدعوات : باب ما يقول إذا فرغ من الطعام ' ابن ماجة (٣٢٨٥) أحمد (٤٣٩/٣) ابو داود (٤٠٢٣)]

(3) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھاتے یا پیتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا ﴾

"تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا' پلایا' اسے ہضم کرلیا اور اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنایا۔" [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (٣٨٥١) كتاب الأطعمة : باب ما يقول الرجل اذا طعم ' نسائي في عمل اليوم والليلة (٢٨٥) ابن حبان (١٣٥١- الموارد) ابن السني في عمل اليوم والليلة (٤٧٢) طبراني كبير (٤٠٨٢)]

☐ جس روایت میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ ﴾ "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔" وہ ضعیف ہے۔ [ضعيف : ضعيف ابن ماجة (٧٠٩) كتاب الأطعمة : باب مايقال إذا فرغ من الطعام ' ابن ماجة (٣٢٨٣) ابو داود (٣٨٥٠) ترمذى (٣٤٥٧) احمد (٣٢/٣)]

## مہمان کو چاہیے کہ میزبان کو یہ دعا دے

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک میزبان کے لیے یہ دعا فرمائی ﴿ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ﴾ "اے اللہ! جو کچھ تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں ان کے لیے برکت ڈال' انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔" [مسلم (٢٠٤٢) كتاب الأشربة : باب استحباب وضع النوى خارج التمر واستحباب دعا الضيف لأهل الطعام ' ترمذى (٣٥٧٦) كتاب الدعوات : باب فى دعا الضيف ' نسائي فى السنن الكبرى (١٠١٢٣) وفى عمل اليوم والليلة (٢٩٣)]

## پانی پلانے والے کو یہ دعا دینی چاہیے

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي ﴾

"اے اللہ! اسے کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اسے پلا جس نے مجھے پلایا۔" [مسلم (٢٠٥٥) كتاب الأشربة : باب إكرام الضيف وفضل إيثاره ' مسند احمد (٢٣٨٧٣)]

## دودھ پینے والا یہ دعا پڑھے

فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ یہ دعا پڑھے:

﴿ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ﴾

"اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور ہمیں یہ نعمت مزید عطا فرما۔"

[حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٤٥٥) كتاب الدعوات : باب ما يقول اذا أكل طعاما ' ابو داود (٣٧٣٠) نسائی فی عمل اليوم والليلة (٢٨٦) الأذكار للنووى (٦٥٩)]

## فصل دوم :

## نکاح سے متعلقہ دعائیں

### خطبہ نکاح

خطبہ نکاح وہی ہے جو خطبہ جمعہ ہے:

﴿ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّآتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ﴾

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾[آل عمران : ١٠٢]

﴿يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهِ

وَالْاَرْحَامِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ [النساء: ١]

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ' يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الأحزاب: ٧٠-٧١]

﴿أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ﴾

"یقیناً تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' ہم اس کی تعریف کرتے ہیں' اس کی مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہو سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر صرف اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔"

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے (یعنی جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے) سے بچو۔ بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔"

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم (سیدھی اور سچی) ہو'

اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

"حمد وصلاۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں' دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔"[صحيح : صحيح ابو داود (۱۸٦۰) النكاح : باب خطبة النكاح ' ابو داود (۲۱۱۸) كتاب النكاح : باب في خطبة النكاح ' نسائی (۱۰٤/۳) حاكم (۱۸۲/۲) تمام المنة (ص / ۳۳٤-۳۳۵) إرواء الغليل (٦۰۸)]

## شادی کرنے والے کو یہ دعا دینی چاہیے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شادی کرتا تو نبی ﷺ اسے ان الفاظ میں مبارکباد دیتے:

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ ﴾

"اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت دے اور تجھ پر برکت دے اور تم دونوں کو خیر میں جمع کرے۔"[صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (۲۱۳۰) كتاب النكاح : باب ما يقال للمتزوج ' ابن ماجه (۱۹۰۵) ابن السني (٦۰٤) ابن حبان (۱۲۸٤) حاكم (۱۸۳/۲)]

## شادی کے بعد بیوی کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا کرے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے (تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھے' اللہ کا نام لے اور دعائے برکت کرے اور یوں) کہے کہ

﴿ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ﴾

"اے اللہ میں تجھ سے اس (عورت) کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اُس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس پر تو نے اسے پیدا کیا اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اُس چیز کے شر سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔" [حسن : صحیح ابو داود' ابو داود (۲۱۶۰) کتاب النکاح : باب فی جامع النکاح' ابن ماجه (۱۹۱۸) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۲٤٠)]

## ہم بستری سے پہلے یہ دعا پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھے:

﴿ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ (ہم مجامعت کرتے ہیں)' اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اس اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔"

تو یقیناً اس جماع سے ان کے مقدر میں اولاد ہو گی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ [بخاری (۱٤۱) کتاب الوضوء : باب التسمیة علی کل حال وعند الوقاع ' مسلم (۱٤۳٤) ابو داود (۲۱٦۱) ترمذی (۱۰۹۲) ابن ماجة (۱۹۱۹)]

## جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اس کے لیے مبارکباد کے الفاظ اور اس کا جواب

جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اسے ان الفاظ میں مبارکباد دی جائے:

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوْبِ لَكَ وَشَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَبَلَغَ أَشُدَّهُ وَرُزِقْتَ بِرَّهُ ﴾ "اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس بچے میں برکت دے جو تمہیں عطا کیا گیا ہے اور تم عطا کرنے والے کا شکر ادا کرو اور (یہ بچہ) اپنی جوانی کی قوتوں کو پہنچے اور تمہیں اس کا حسن سلوک نصیب ہو۔"

دوسرا ان الفاظ میں جواب دے:

﴿ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَرَزَقَكَ اللّٰهُ مِثْلَهُ وَأَجْزَلَ ثَوَابَكَ ﴾ ''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت دے اور تم پر برکت فرمائے اور اللہ تمہیں بہتر بدلہ دے' اللہ تمہیں اس جیسا عطا فرمائے اور تمہارا ثواب بہت زیادہ کرے۔'' [الأذکار للنووی (ص / ٣٤٩) صحیح الأذکار لسلیم الهلالی (٧١٣/٢) بحواله 'حصن المسلم]

## بچوں کو اللہ کی پناہ میں دینے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیا کرتے تھے:

﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ﴾ ''میں تمہیں ہر شیطان' ہر زہریلے جانور اور ہر لگ جانے والی نظر سے اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں۔''

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحٰق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو اسی طرح اللہ کی پناہ میں دیا کرتے تھے۔ [بخاری (٣٣٧١) کتاب أحادیث الأنبیاء : باب قول الله تعالی واتخذ الله ابراهیم خلیلا ' ترمذی (٢٠٦٠) کتاب الطب : باب ' ابو داود (٤٧٣٧) کتاب السنة : باب فی القرآن]

## فصل سوم :

## لین دین سے متعلقہ دعائیں

## جو شخص اپنا مال پیش کرے اس کے لیے دعا

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے جب (مہاجر صحابی) حضرت عبد الرحمن بن

عوف رضی اللہ عنہ کے لیے اپنا نصف مال اور ایک بیوی پیش کی تو انہوں نے بازار کا راستہ پوچھا اور انہیں یہ دعا دی:

﴿ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ﴾

''اللہ تعالیٰ تیرے اہل وعیال اور تیرے مال میں برکت دے۔''[بخاری (٢٠٤٩) کتاب البیوع : باب ما جاء فی قول اللہ تعالی فإذا قضیت الصلاة فانتشروا فی الأرض]

## ادائیگئ قرض کی دعا

فرمانِ نبوی ہے کہ اگر کسی پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اس کا قرض ادا فرما دیں گے:

﴿ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ﴾

''اے اللہ! تو مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنی حرام کردہ اشیاء سے کافی ہو جا اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا (ہر ایک) سے غنی و بے نیاز کر دے۔''[حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٥٦٣) کتاب الدعوات : باب فی دعاء النبی]

## قرض کی ادائیگی کے وقت قرض دینے والے کے لیے دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے وقت حضرت عبد اللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کچھ مال بطورِ قرض حاصل کیا' پھر جب آپ واپس لوٹے تو ان سے قرض لی ہوئی رقم واپس کر دی اور ساتھ یہ دعا دی:

﴿ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ ﴾ ''اللہ تعالیٰ تیرے اہل وعیال اور تیرے مال میں برکت ڈالے' بلا شبہ قرض کا صلہ تو صرف ادائیگی اور شکریہ ہی ہے۔''[حسن : صحیح ابن ماجہ ' ابن ماجہ (٢٤٢٤) کتاب الصدقات : باب حسن القضاء]

## فصل چہارم :

## سلام سے متعلقہ مسائل

### سلام کہنے کا حکم اور فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ﴾ [النساء : ٨٦]

''اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو۔''

(2) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ ...... وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ ...... ﴾

''ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کاموں کا حکم دیا (ان میں سے ایک یہ ہے) سلام پھیلانا۔'' [مسلم (٢٠٦٦) كتاب اللباس والزينة : باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة ' بخاری (١٢٣٩) كتاب الجنائز : باب الأمر باتباع الجنائز]

(3) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' رشتہ داری ملاؤ' اور نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' [**صحیح** : صحيح ترمذى ' ترمذى (٢٤٨٥) كتاب صفة القيامة والرقائق والورع : باب ' ابن ماجه (١٣٣٤) مسند احمد (٤٥١/٥)]

(4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتی کہ تم ایمان لے آؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے حتی کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو' تو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اسے اختیار کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو (وہ یہ ہے) سلام پھیلاؤ۔'' [مسلم (٥٤) كتاب الايمان : باب بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون ' ابو داود (٥١٩٣) ترمذى (٢٦٨٨)]

## سلام کے سب سے افضل الفاظ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا' وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا (اس کے لیے) 10 نیکیاں ہیں۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا' پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا (اس کے لیے) 20 نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھا تو آپ ﷺ نے فرمایا' (اس کے لیے) 30 نیکیاں ہیں۔[صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (٥١٩٥) کتاب الأدب ، ترمذی (٢٨٢٩) دارمی (٢/٢٧٧)]

☐ جس روایت میں سلام کے یہ الفاظ موجود ہیں وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ ۔ وہ ضعیف ہے۔[ضعیف جدا : ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٢٣٥) حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کو شدید کمزور قرار دیا ہے۔[فتح الباری (١١/٦)] شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (٢/٥٤٣)]

## سلام کے مختلف مسائل

✧ جماعت کی طرف سے ایک آدمی کا سلام ہی کافی ہے اور اسی طرح دوسری طرف سے کسی ایک آدمی کا جواب ہی کافی ہے۔[حسن : ارواء الغلیل (٧٧٨) السلسلة الصحیحة (١١٤٨) ابو داود (٥٢١٠) کتاب الأدب : باب ما جاء فی رد الواحد عن الجماعة]

✧ حسبِ ضرورت تین مرتبہ بھی سلام کہا جا سکتا ہے۔[بخاری (٩٥) کتاب العلم : باب من أعاد الحدیث ثلاثا لیفهم عنه]

✦ سلام میں پہل کرنا افضل ہے۔[بخاری (٦٠٧٧) کتاب الأدب : باب الهجرة ' مسلم (٢٥٦٠) کتاب البر والصلاة والآداب]

✦ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیے۔[مسلم (٢١٦٧) ]اور اگر وہ سلام کریں تو انہیں صرف **وَعَلَيْكَ** یا **وَعَلَيْكُمْ** کہہ کر ہی جواب دینا چاہیے۔ [بخاری (٦٢٥٨ ' ٦٢٥٧) کتاب الاستئذان : باب کیف یرد علی أهل الذمة السلام ' مسلم (٢١٦٣ ' ٢١٦٤) کتاب السلام : باب النهی عن ابتداء أهل الکتاب بالسلام]

✦ خواتین کو سلام کرنا بھی مسنون ہے۔[**حسن لغيره** : مسند احمد (٣٥٧/٤) بغوی فی شرح السنة (٢٦٥/١٢) طبرانی کبیر (٢٤٨٦)]

✦ بچوں کے پاس سے گزرتے وقت انہیں بھی سلام کرنا چاہیے۔[بخاری (٦٢٤٨) کتاب الاستئذان : باب تسلیم الرجال علی النساء والنساء علی الرجال ' مسلم (٢١٦٨)]

✦ سلام کے ساتھ مصافحہ کرنے والے دونوں مسلمانوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[**صحيح** : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (٣٧٠٣) کتاب الأدب : باب المصافحة ' ترمذی (٢٨٥٧) ابو داود (٥٢١٢) مسند احمد (٢٨٩/٤)]

✦ کسی کے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہہ کر اندر آنے کی اجازت لینی چاہیے۔[**صحيح** : صحیح ابو داود ' ابو داود (٥١٧٦) کتاب الأدب : باب کیف الاستئذان ' ترمذی (٢٨٥٣) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٣١٥) مسند احمد (٤١٤/٣)]

**فصل پنجم :**

## سفر سے متعلقہ دعائیں

### گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

(١) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھی:

﴿ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ﴾
"اللہ کے نام سے نکلتا ہوں' اللہ کی توفیق کے سوانہ کچھ کرنے کی طاقت ہے اور نہ کسی چیز سے بچنے کی۔"
اس کے لیے کہا جاتا ہے کہ تجھے کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا اور شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔[**صحیح** : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٤٢٦) کتاب الدعوات : باب ما جاء ما يقول اذا خرج من بيته]

(2) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف اپنی نظر اٹھاتے' پھر یہ دعا پڑھتے:
﴿ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ﴾ "اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے' میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے' میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے' میں (کسی کے ساتھ) جہالت سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ جہالت کے ساتھ پیش آئے۔"[**صحیح** : صحیح ابو داود ' ابو داود (٥٠٩٤) کتاب الأدب : باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول]

## مسافر کو رخصت کرتے وقت یہ دعا دینی چاہیے

﴿ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ ﴾
"میں تمہارا دین' تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کا خاتمہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔"[**صحیح** : صحیح ابو داود ' ابو داود (٢٦٠٠) کتاب الجهاد : باب في الدعاء عند الوداع ' ترمذی (٣٥٠٦) نسائی فی عمل اليوم والليلة (٥٢٣) مسند احمد (٧/٢)]

ایک روایت میں یہ دعا مذکور ہے:
﴿ زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى ، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ ، وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا

كُنْتَ ﴾ ''اللہ تمہیں بطورِ زادِ راہ تقویٰ عطا فرمائے' تمہارے گناہ بخشے اور جہاں بھی تم ہو خیر و بھلائی کا کام تمہارے لیے آسان بنا دے۔''[حسن صحیح : صحیح ترمذی '
ترمذی (٣٤٤٤) کتاب الدعوات : باب ' حاکم (٩٧/٢)]

## مسافر رخصت ہوتے وقت گھر والوں کو یہ دعا دے

﴿ أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ ﴾
''میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی اشیاء ضائع نہیں ہوتیں۔''[صحیح : صحیح ابن ماجہ ' ابن ماجہ (٢٨٢٥) کتاب الجہاد : باب تشییع الغزاۃ ووداعہم]

## سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ بِسْمِ اللَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ،سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ،الْحَمْدُ لِلَّهِ ،الْحَمْدُ لِلَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ﴾
''اللہ کے نام کے ساتھ (سوار ہوتا ہوں)' ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے' پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اسے تابع کر دیا' ورنہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو پاک ہے' اے اللہ! یقیناً میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے' پس تو مجھے بخش دے' بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔''[صحیح : صحیح ابو داؤد ' ابو داود (٢٦٠٢) کتاب الجہاد : باب ما یقول الرجل اذا رکب ' ترمذی

(٣٤٤٦) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٥٠٢) ابن حبان (٢٣٨٠) بیهقی (٢٥٢/٥)]

## سفر کی دعا

﴿اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ﴾

"اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب ہی کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی' تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان بنا دے اور اس کی لمبی مسافت کو ہم سے لپیٹ لے۔ اے اللہ! تو ہی ہمارا ساتھی ہے اس سفر میں اور تو ہی ہمارا جانشین ہے گھر والوں میں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں' سفر کی مشقت سے' تکلیف دہ منظر سے اور مال اور اہل و عیال میں بری واپسی سے۔" [مسلم (١٣٤٢) کتاب الحج : باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ' ابو داود (٢٥٩٩) ترمذی (٣٤٤٧) دارمی (٢٦٧٣)]

## دورانِ سفر صبح کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو یہ دعا پڑھتے:

﴿سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ

عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ﴾ ”ایک سننے والے نے اللہ کی تعریف کو سنا اور ہم پر اس کے اچھے انعامات کو سنا' اے ہمارے پروردگار! تو ہمارا ساتھی بن جا' ہم پر فضل فرما' (ہم) آگ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہوئے (یہ دعا کرتے ہیں)۔“ [مسلم (۲۷۱۸) کتاب الذکر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل' ابو داود (۵۰۸٦) نسائی فی السنن الکبری (۱۰۳۷۰) ابن حبان (۲۷۰۱) ابن السنی (۵۱٤)]

## بلندی پر چڑھتے ہوئے اور اترتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا ﴾

”ہم جب کسی چڑھائی پر چڑھتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور جب چڑھائی سے اترتے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے۔“ [بخاری (۲۹۹۳) کتاب الجهاد والسیر : باب التسبیح اذا هبط وادیا]

## دورانِ سفر کسی مقام پر ٹھہرنا ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مقام پر اترے اور پھر یہ دعا پڑھے:

﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾

”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں' اس کی مخلوق کے شر سے۔“ تو جب تک وہ اس مقام سے کوچ نہیں کر جاتا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ [مسلم (۲۷۰۸) کتاب الذکر والدعاء : باب فی التعوذ من سوء القضاء]

## دورانِ سفر بکثرت دعائیں کرنی چاہییں

کیونکہ فرمانِ نبوی کے مطابق مسافر کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ [حسن : صحیح الجامع الصغیر (۳۰۳۱) ابن ماجه (۳۸٦۲) کتاب الدعاء : باب دعوة الوالد ودعوة

المظلوم ' ابو داود (١٥٣٦) صحیح الترغیب والترهیب (١٦٥٥)]

## سواری پھسلے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ ''اللہ کے نام کے ساتھ۔'' [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (٤٩٨٢) کتاب الأدب : باب ' نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٥٥٤-٥٥٦)]

## جو سواری پر جم کر نہ بیٹھ سکتا ہو اسے یہ دعا دینی چاہیے

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری پر اچھی طرح نہیں جم پاتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا دستِ مبارک مارا اور دعا کی کہ

﴿ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ﴾ ''اے اللہ! اسے ثابت رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔'' [بخاری (٣٠٣٦) کتاب الجهاد والسیر : باب من لا یثبت علی الخیل ' مسلم (٢٤٧٥)]

## سفر سے واپسی پر یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج وعمرہ (وغیرہ کے سفر) سے واپس پلٹتے تو جب بھی کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ' لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ' وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ' آئِبُوْنَ ' تَآئِبُوْنَ ' عَابِدُوْنَ ' سَاجِدُوْنَ ' لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ' صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ ' وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ﴾

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ' وہ اکیلا ہے ' اس کا کوئی شریک نہیں ' اسی کے لیے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم پلٹنے والے '

توبہ کرنے والے' عبادت گزار' سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کیا' اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور اکیلے سب لشکروں کو شکست دی۔" [بخاری (۱۷۹۷) کتاب العمرۃ : باب ما یقول اذا رجع من الحج أو العمرۃ أو الغزو ' مسلم (۱۳۴٤) احمد (٤٤۹٦) ابو داود (۲۷۷۰) ترمذی (۹۵۰) طبرانی کبیر (۱۳۱۹٦) ابن أبی شیبۃ (۳٦۱/۱۰) أبو یعلی (۵۵۱۳)]

## گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے (یعنی بِسْمِ اللهِ پڑھتا ہے) اور کھانے کے وقت بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (دوسرے اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے' نہ تو (یہاں) تمہارے لیے رات کا قیام ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ لیکن جب انسان گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے (یہاں) رات کا قیام پا لیا اور جب انسان کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا قیام اور رات کا کھانا (دونوں کو) پا لیا۔ [مسلم (۲۰۱۸) کتاب الأشربۃ : باب آداب الطعام والشراب وأحکامھما ' ابو داود (۳۷٦۵) ابن ماجہ (۳۸۸۷) احمد (۱۵۱۱۰) صحیح ابن حبان (۸۱۹)]

❏ جس روایت میں گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنے کا ذکر ہے:

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا﴾

وہ روایت ضعیف ہے۔ [ضعیف : ابو داود (۵۰۹٦) کتاب الأدب : باب ما یقول الرجل اذا دخل بیتہ ' طبرانی کبیر (۳٤۵۲) اس روایت کو علامہ البانیؒ نے صحیح قرار دے کر پھر اس سے رجوع کر لیا تھا۔ حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ [نتائج الأفکار (۱۷۲/۱)] شیخ

سلیم ہلالی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۱/۸۵)]

## مجاہد جب سفر جہاد سے لوٹے تو اس کے لیے کیا کہنا چاہیے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوے میں تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (واپس پلٹے اور گھر میں) داخل ہوئے تو میں نے آپ کا استقبال کیا' میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا:

﴿ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَصَرَكَ وَأَعَزَّكَ وَ أَكْرَمَكَ ﴾ "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کی مدد فرمائی' آپ کو عزت وتکریم عطا فرمائی۔"[صحیح : ابو یعلی (۱۴۳۲) مسند احمد (۳۰/۴) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۵۳۳) شیخ سلیم ہلالی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۵۱۱/۱)] شیخ علی شریجی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (ص / ۳۷۰)]

## فصل ششم :

## معاملات سے متعلقہ مختلف دعائیں

## جسے چھینک آئے وہ کیا کہے اور اسے کیا کہا جائے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو وہ کہے ﴿ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ "ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔" (یہ سن کر) اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ اسے یہ دعا دے ﴿يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ﴾ "اللہ تجھ پر رحم کرے۔" جب وہ اس کے لیے یہ الفاظ کہے تو (جسے چھینک آئی تھی) وہ کہے ﴿يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ﴾ "اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔"[بخاری (۶۲۲۴) کتاب الأدب]

## جسے گالی دی ہو یا لعنت کی ہو اس کے لیے یہ دعا کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً﴾

"اے اللہ! بلا شبہ میں ایک انسان ہوں، پس جس مسلمان آدمی کو بھی میں نے گالی دی ہو یا اس پر لعنت کی ہو یا اسے مارا ہو تو اسے اس کے لیے (اپنے ہاں روزِ قیامت) پاکیزگی و رحمت کا ذریعہ بنا لینا۔" [مسلم (٢٦٠١) كتاب البر والصلة والآداب : باب من لعنه النبي أو سبه أو دعا عليه]

## اگر کسی کی ضرور ہی تعریف کرنی ہو تو کیا کہے

فرمانِ نبوی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی ضرور ہی اپنے ساتھی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے:

﴿ أَحْسِبُ فُلَانًا كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا﴾ "میرا خیال ہے کہ فلاں آدمی اس اور اس طرح ہے (یعنی نیک اور متقی ہے) مگر اللہ تعالیٰ اس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی کی پاکیزگی بیان نہیں کر سکتا۔" [مسلم (٣٠٠٠) بخاری (٢٦٦٢) ابو داود (٤٨٠٥) ابن ماجه (٣٧٤٤)]

## اپنی تعریف سننے والا کیا کہے

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی جب اپنی تعریف سنتا تو یوں کہتا ﴿ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْلِي مَا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ "اے اللہ! جو یہ کہہ رہے ہیں اس پر میرا مؤاخذہ نہ کرنا اور جس بات کا انہیں علم نہیں اس پر مجھے معاف فرما دینا۔" [صحيح : الأدب المفرد بتحقيق ألباني (٧٦١)]

## باب الادعية لتجنب الجن والشياطين جنات و شیاطین سے بچنے کی دعاؤں کا بیان

جنات وشیاطین سے بچاؤ کے لیے سب سے پہلی بات یہ یاد رکھنی چاہیے کہ جو شخص بھی عقیدۂ توحید کا حامل' شرک و بدعات سے بچنے والا اور کتاب و سنت پر مکمل طور پر عمل پیرا ہے' اس پر کسی جن' شیطان' جادو اور آسیب وغیرہ کا حملہ نہیں ہو سکتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيَاطِيْنِ ﴾ "اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ (یعنی اسلام کے مکمل احکامات پر عمل کرو) اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔" [البقرة : ٢٠٨] یقیناً جب انسان اللہ کے کسی بھی حکم کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ شیطان کی بات مان رہا ہوتا ہے اور اس طرح انسان جس قدر اللہ کی نافرمانی میں بڑھتا جاتا ہے اسی قدر شیطان کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر ایسے شخص پر شیطان کا حملہ مشکل نہیں رہتا جو پہلے ہی اس کے نہایت قریب ہو۔ اس لیے جو بھی جنات وشیاطین کے حملوں سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے آپ کو کامل متبع سنت اور دین اسلام کا پیروکار بنائے۔ تاہم چند ایسی دعائیں جو بطورِ خاص جنات وشیاطین سے بچاؤ کے لیے رسول اللہ ﷺ نے بتلائی ہیں بالاختصار ان کا بیان حسب ذیل ہے۔

### سورۃ البقرہ کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ﴿ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ﴾ "جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔" [مسلم (٧٨٠) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب استحباب صلاة

النافلة فی بیته وجوازها فی المسجد ' ترمذی (۲۸۷۷) نسائی فی السنن الکبری (۸۰۱۵/۵) وفی عمل الیوم واللیلة (۹۷۱) ابن حبان (۸۷۳)]

## سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ﴿ الْآیَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِیْ لَیْلَةٍ کَفَتَاهُ ﴾ ''جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کرے گا تو یہ اسے (ہر قسم کے نقصان' جنات' شیاطین اور جادو وغیرہ سے بچاؤ کے لیے) کافی ہو جائیں گی۔'' [مسلم (۸۰۷) بخاری (۴۰۰۸) ابو داود (۱۳۹۷) ترمذی (۲۸۸۱) نسائی فی السنن الکبری (۸۰۰۳/۵) ابن ماجة (۱۳۶۸) ' (۱۳۶۹) دارمی (۱۴۸۷)]

## آیت الکرسی کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک محافظ فرشتہ ساری رات مقرر رہتا ہے اور ساری رات وہ شخص شیطان کے حملے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔[بخاری (۳۲۷۵) ' (۲۳۱۱) کتاب بدء الخلق : باب صفة إبلیس وجنوده ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۷۹۵)]

## سورۃ الاخلاص اور معوذتین سورتوں کی تلاوت

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

﴿ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یتعوذُ مِنَ الْجَانِ وَعَیْنِ الْإِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فلمّا نزلتْ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا ﴾ ''رسول اللہ ﷺ جنات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین سورتیں (الفلق اور الناس) نازل ہوئیں' پس جب وہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دم کرنا شروع کیا اور ان کے علاوہ تمام دموں کو چھوڑ دیا۔'' [**صحیح** : هدایة الرواة

(۲۸۲/٤) ترمذی (۲۰۵۸) کتاب الطب : باب ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین]

## گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے (یعنی بِسْمِ اللهِ پڑھتا ہے) اور کھانے کے وقت بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (دوسرے اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے 'نہ تو (یہاں) تمہارے لیے رات کا قیام ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ لیکن جب انسان گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے (یہاں) رات کا قیام پالیا اور جب انسان کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا قیام اور رات کا کھانا (دونوں کو) پالیا۔[مسلم (۲۰۱۸) کتاب الأشربة : باب آداب الطعام والشراب وأحکامهما ' ابو داود (۳۷٦۵) ابن ماجه (۳۸۸۷) مسند احمد (۱۵۱۱۰) نسائي في السنن الکبری (٦٧٥٧/٤)]

## مسجد میں داخلے کی دعا کا التزام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص (مسجد میں داخلے کے وقت) یہ دعا پڑھتا ہے:

﴿ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾

تو شیطان کہتا ہے یہ شخص سارا دن مجھ سے محفوظ ہو گیا ہے۔[صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (٤٦٦) کتاب الصلاة : باب فیما یقوله الرجل عند دخوله المسجد]

## بیت الخلاء میں داخلے کی دعا کا التزام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ﴿ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ﴾ "اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث چڑیلوں

سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''[بخاری (۱٤۲) كتاب الصلاة : باب ما يقول عندالخلاء' الأدب المفرد (٦۹۲) مسلم (۳۷٥) أبو داود (٤) نسائی (۲۰/۱) ترمذی (٦'٥)]

## شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنے کی دعاؤں کا التزام

✦ ﴿ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾
''میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔''[النحل : ۹۸]

✦ ﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ﴾ ''اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کے ذریعے سے ہر شیطان اور زہریلے' ہلاک کرنے والے جانور سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں۔''
[بخاری (۳۳۷۱) كتاب أحاديث الأنبياء : باب ' ابو داود (٤۷۳۷) كتاب السنة : باب في القرآن ' ترمذی (۲۰٦۰) كتاب الطب : باب ما جاء في الرقية من العين ]

✦ ﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ﴾ ''میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں' اس کے غضب سے' اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسے سے اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے۔''[حسن : صحيح ابو داود (۳۲۹٤) كتاب الطب : باب كيف الرقى ' ابو داود (۳۸۹۳) ترمذی (۳٥۲۸) كتاب الدعوات : باب دعا الفزع فى النوم]

✦ ﴿أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا

رَحْمٰنُ ﴾ ”میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں جن سے نہ تو کوئی نیک تجاوز کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی بد' اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ' پھیلایا اور جسم دیا' اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے' اور اس چیز کے شر سے جو اس میں چڑھتی ہے' اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا' اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے' اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے' اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے' سوائے اس کے جو خیر لے کر آئے' اے انتہائی مہربان!۔“ [حسن : صحیح الترغیب والترهیب (١٦٠٢) الصحیحة (٨٤٠) صحیح الجامع (٧٤) احمد (٤١٩/٣) ابن السنی (٦٣٧)]

## ہم بستری کے وقت دعا کا التزام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھے ﴿ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ﴾ تو یقیناً اس جماع سے ان کے مقدر میں اولاد ہوگی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ [بخاری (١٤١) کتاب الوضوء : باب التسمیة علی کل حال وعند الوقاع ' مسلم (١٤٣٤) ابو داود (٢١٦١) ترمذی (١٠٩٢)]

## صبح وشام کے اذکار کی اِن دعاؤں کا بطورِ خاص التزام

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا وہ اس دن شیطان کے حملے سے محفوظ رہے گا:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾ [بخاری (٦٤٠٣) کتاب الدعوات : باب فضل التهليل ' مسلم (٢٦٩١) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء]

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی:

﴿ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ [حسن صحيح : صحيح ترمذی ' ترمذی (۳۳۸۸) كتاب الدعوات : باب ما جاء في الدعاء اذا أصبح واذا أمسى ' ابو داود (۵۰۸۸) ابن ماجه (۳۸۶۹) مسند احمد (۴۱۸)]

## اذان سے شیطان بھاگتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کے لیے زور سے دُبر سے ہوا خارج کرنے کی آواز ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ (اتنی دور چلا جاتا ہے کہ ) اذان نہیں سنتا۔ پس جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ دوبارہ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے۔ [بخاری (۶۰۸) كتاب الأذان : باب فضل التأذين ' مسلم (۳۸۹) موطا (۱۵۴) ابو داود (۵۱۶) كتاب الصلاة : باب رفع الصوت بالأذان ' نسائی (۶۶۹) ابن أبي شيبة (۲۲۹/۱) ابن حبان (۱۶) أبو عوانة (۳۳۴/۱) بغوی (۴۱۲) ابن خزيمة (۳۹۲) بيهقی (۴۳۲/۱)]

## نماز میں شیطان سے بچاؤ کے لیے تعوذ پڑھ کر تین مرتبہ بائیں جانب تھوکنا

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ شیطان میرے درمیان اور میری نماز اور قراءت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے' وہ اس میں مجھ پر شک ڈالتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' وہ شیطان ہے

اسے خنزب کہا جاتا ہے۔ پس جب تو اس کو محسوس کرے تو کہہ ﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ ''میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔'' پھر تین مرتبہ اپنی بائیں جانب (ہلکا سا) تھوک دے۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس (شیطان کے وسوسے) کو دور کر دیا۔[مسلم (۲۲۰۳) کتاب السلام : باب التعوذ من شيطان الوسوسة في الصلاة]

## ذکرِ الٰہی میں مشغولیت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْاْ إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُواْ فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴾ [الأعراف : ۲۰۱]

''یقیناً جو لوگ پرہیزگار ہیں جب ان کو کوئی شیطان کا خطرہ محسوس ہوتا ہے تو وہ ذکر میں لگ جاتے ہیں اور وہ فوراً سمجھ جاتے ہیں۔''

# باب الادعیة للامور السماویة

# آسمانی اُمور کی دعاؤں کا بیان

## بارش طلب کرنے کی دعائیں

(1) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بارش طلب کی:

﴿ اللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ ﴾ ”اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش کے ساتھ سیراب کر جو مددگار' خوش گوار' سرسبز کرنے والی اور نفع مند ہو' نقصان پہنچانے والی نہ ہو' جلدی ہو' دیر سے آنے والی نہ ہو۔“

جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تو آسمان نے ان پر بارش برسانی شروع کر دی۔[صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۱۱۶۹) کتاب الصلاۃ : باب رفع الیدین فی الاستسقاء' مستدرک حاکم (۳۲۷/۱) بیھقی (۳۵۵/۳) امام حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (۴۰۹/۱)]

(2) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کا سوال کرتے تو کہتے:

﴿ اللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَھَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ ﴾

”اے اللہ اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنے مردہ (یعنی بنجر) شہر کو زندہ کر دے۔“[حسن : صحیح ابو داود' ابو داود (۱۱۷۶) کتاب الصلاۃ : باب رفع الیدین فی الاستسقاء' موطا (۱۹۰/۱۔ ۱۹۱)]

(3) صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یوں بارش کا سوال کیا:

﴿ اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا ﴾

''اے اللہ! ہمیں بارش دے' اے اللہ! ہمیں بارش دے' اے اللہ! ہمیں بارش دے۔''[بخاری (١٠١٤) كتاب الجمعة : باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة ' مسلم (٨٩٧) كتاب صلاة الاستسقاء : باب الدعاء فی الاستسقاء]

(4) ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے بارش مانگنے کے لیے یہ دعا فرمائی:

﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ﴾

اس دعا کا ترجمہ اور حوالہ گزشتہ باب ''عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان'' میں ملاحظہ فرمایئے۔

(5) قوم میں اگر کوئی بزرگ صالح آدمی موجود ہو تو اس سے بارش کی دعا کرانا مستحب ہے' جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط پڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے:

﴿اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا﴾ ''اے اللہ! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی کا وسیلہ لایا کرتے تھے' تو تو پانی برساتا تھا۔ اب ہم (اپنے نبی ﷺ کی وفات کے بعد) نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں تو تو ہم پر پانی برسا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر خوب بارش برستی۔[بخاری (١٠١٠) كتاب

الجمعة : باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا]

(6) قحط سالی کے خاتمے اور بارش کے حصول کے لیے کثرت کے ساتھ استغفار کرنا چاہیے' قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ﴾

[نوح : ۱۰۔۱۱] "اپنے رب سے استغفار کرو' وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔"

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ حسن بصریؒ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان سے آ کر کسی نے قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے اسے استغفار کی تلقین کی۔[أیسر التفاسیر' بحواله أحسن البیان (ص / ۱٦٣٤)]

## بادل اُٹھتے ہوئے دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اُفقِ آسمان میں بادل اٹھتے ہوئے دیکھتے تو سارے کام چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہی ہوتے' پھر فرماتے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا ﴾

"اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔" [**صحیح** : صحیح ابو داود' ابو داود (۵۰۹۹) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا هاجت الریح' ابن ماجه (۳۸۸۹) مسند احمد (۱۹۰/٦) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (۹۱٤۔۹۱۵)]

## تیز آندھی اور ہوائیں چلیں تو یہ دعائیں پڑھنی چاہییں

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہوا اللہ کی رحمت ہے' اس کی رحمت لے کر آتی ہے اور (کبھی) اس کا عذاب بھی لے کر آتی ہے' پس جب تم اسے دیکھو تو اسے برا بھلا مت کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر و بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔[**صحیح** : صحیح ابو داود' ابو داود

(٥٠٩٧) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا ھاجت الریح ' ابن ماجه (٣٧٢٧)]

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب تیز آندھی چلتی تو نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ ﴾ "اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔" [مسلم (٨٩٩) کتاب صلاۃ الاستسقاء : باب التعوذ عند رؤیة الریح والغیم والفرح بالمطر ' ابو داود (٥٠٩٨) مسند احمد (٢٤٤٠١) ابن حبان (٦٥٨)]

(3) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہوا کو برا بھلا مت کہو اور اگر تم کوئی ناگوار بات (یعنی تیز آندھی وغیرہ) دیکھو تو یوں کہو:

﴿ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ ﴾ "اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس چیز کی خیر کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی خیر کا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور ہم تجھ سے اس ہوا کے شر سے پناہ مانگتے ہیں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔" [**حسن صحیح** : صحیح ترمذی ' ترمذی (٢٢٥٢) کتاب الفتن : باب ما جاء فی النھی عن سب الریح' بخاری فی الأدب المفرد (٧١٩) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٩٣٣) مسند احمد (١٢٣/٥) مستدرك حاكم (٢٧٢/٢)]

(4) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو رسول

اللہ ﷺ فرماتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا ﴾ ''اے اللہ! (یہ ہوا) پانی برسانے والی ہو' پانی سے خالی نہ ہو۔''[حسن : صحيح الجامع الصغير (٤٦٧٠) السلسلة الصحيحة (٢٠٥٨) بخاري في الأدب المفرد (٧١٨) مستدرك حاكم (٢٨٥/٤)]

☐ جس روایت میں ہے کہ جب تیز ہوائیں چلتیں تو نبی ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور یہ دعا فرماتے ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا ' اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا﴾ وہ ضعیف ہے۔[ضعيف جدا : ضعيف الجامع الصغير (٤٤٦١) المشكاة (١٥١٩) السلسلة الضعيفة (٤٢١٧) الأم (٢٥٣/١)]

## بادل گرجیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بادل گرجنے کی آواز سنتے تو باتیں چھوڑ دیتے اور کہتے:

﴿ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ﴾ ' ''پاک ہے وہ ذات جس کی گرج بھی تسبیح بیان کرتی ہے اس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے (بھی اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں) اس کے ڈر سے۔''[صحيح موقوف : الأدب المفرد بتحقيق ألباني (٧٢٣) موطا (٩٩٢/٢) '(١٥٧٦) بيهقي (٣٦٢/٣) شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو موقوفاً صحیح کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووي (٤١٧/١)]

☐ جس روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ بادل گرجنے کی آواز سن کر یہ دعا پڑھتے ﴿اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ﴾ وہ ضعیف ہے۔[ضعيف : ضعيف ترمذي ' ترمذی (٣٤٥٠) الأدب المفرد (٧٢١) نسائي في عمل اليوم والليلة (٩٢٨) مسند احمد (١٠٠/٢) مستدرك حاكم (٢٨٦/٤) بيهقي (٣٦٢/٣) ابن ابي شيبة (٢١٦/١٠) طبراني كبير (٢٤٥/١٢)]

## جب بارش شروع ہو جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا فرماتے:

﴿ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ﴾ ''اے اللہ! اس بارش کو نفع مند بنا دے۔'' [بخاری (۱۰۳۲) کتاب الجمعة : باب ما یقال اذا مطرت' ابن ماجه (۳۸۹۰)]

□ یاد رہے کہ نزولِ بارش کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے اس لیے اس وقت کثرت کے ساتھ دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کرنی چاہیے۔ [حسن : الصحیحة (۱٤٦۹)]

## جب بارش کی شدت سے نقصان کا اندیشہ ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی دعا پر اس قدر بارش ہوئی کہ مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ ﷺ سے (دوبارہ) درخواست کی گئی کہ بارش رک جانے کی دعا کیجئے تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

﴿ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ﴾ ''اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا' ہم سے اسے روک دے' اے اللہ! ٹیلوں' پہاڑوں' پہاڑیوں' وادیوں اور باغوں کو سیراب کر۔''

جب آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی تو بارش ختم ہو گئی اور دھوپ نکل آئی۔ [بخاری (۱۰۱۳) مسلم (۸۹۷) ابو داود (۱۱۷٤) نسائی (۱۵۱٦)]

## بارش کے بعد کیا کہنا چاہیے؟

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا' معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

تمہارے رب نے فرمایا ہے:

﴿أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ﴾

''صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا' پس جس نے کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔'' [بخاری (٨٤٦) کتاب الأذان ، مسلم (٧١)]

## جب سورج یا چاند کو گہن لگے تو کیا کہنا چاہیے؟

جب سورج یا چاند کو گہن لگے تو نمازِ کسوف ادا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے' اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرنی چاہیے اور صدقہ و خیرات کرنا چاہیے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا وَ صَلُّوا وَتَصَدَّقُوا﴾ ''بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گہن زدہ نہیں ہوتے۔ پس جب تم اسے (یعنی گہن کو) دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' تکبیریں کہو' نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو۔'' [بخاری (١٠٤٤) کتاب الجمعة : باب الصدقة فی الکسوف' مسلم (٩٠١)]

## چاند کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْغَاسِقِ﴾

''اس (اندھیرے میں آنے والے) چاند کے شر سے میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔'' [حسن صحیح : صحیح ترمذی' ترمذی (٣٣٦٦) احمد (٢٣١٨٧)]

## باب الادعیۃ لشدۃ الاحوال سخت حالات کی دعاؤں کا بیان

### تکلیف و پریشانی میں یہ دعائیں پڑھنی چاہییں

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ تنگ اور سخت حالات میں یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴾

''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے' وہ عظمت والا بردبار ہے' نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے' وہ عرشِ عظیم کا رب ہے' نہیں ہے کوئی معبودِ برحق سوائے اللہ کے' وہ آسمانوں' زمین اور عرشِ کریم کا رب ہے۔''[بخاری (٦٣٤٦) کتاب الدعوات : باب الدعاء عند الکرب ' مسلم (٢٧٣٠) احمد (١٩٠٨) ترمذی (٣٤٣٥) کتاب الدعوات : باب ما جاء ما یقول عند الکرب ' ابن ماجه (٣٨٨٣)]

(2) جب بھی رسول اللہ ﷺ کسی کام کی وجہ سے پریشان ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ ﴾

''اے زندۂ جاوید! اے کائنات کے نگران! میں تیری ہی رحمت کے ذریعے سے مدد مانگتا ہوں۔''[حسن : صحیح الجامع الصغیر للألبانی (٤٧٧٧) ترمذی (٣٥٢٤) صحیح الترغیب (٦٦١) السلسلة الصحیحة (٢٢٧)]

(3) فرمانِ نبوی ہے کہ شدتِ غم میں مبتلا شخص یہ دعا پڑھے:

﴿ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾

”اے اللہ! میں تیری رحمت کی ہی امید رکھتا ہوں' پس تو مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے لیے میرے سب کام درست فرما دے' نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی۔“ [حسن : صحیح ابو داود ' ابو داود (۵۰۹۰) کتاب الأدب : باب ما یقول اذا أصبح ' صحیح الجامع الصغیر (۳۳۸۸) الأدب المفرد (۷۰۱) مسند احمد (۴۲/۵)]

(4) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جسے تو تکلیف اور پریشانی کے وقت کہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سکھائے):

﴿ أَللّٰهُ أَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ﴾

”اللہ' اللہ' میرا رب ہے' میں اس کے ساتھ کچھ بھی شرک نہیں کرتا۔“ [صحیح : صحیح أبو داود ' ابو داود (۱۵۲۵) کتاب الصلاۃ : باب فی الاستغفار ' ابن ماجه (۳۸۸۲) ابن حبان (۲۳۷۰۔الموارد) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳۴۴)]

(5) ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴾

”ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت پڑھی تھی جب انہیں آگ میں پھینکا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈک اور سلامتی والی بنا دیا تھا۔ [بخاری (۴۵۶۳) کتاب تفسیر القرآن : باب قوله تعالی ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم]

(6) ﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾

”نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی' تو پاک ہے' یقیناً میں ظالموں میں سے تھا۔“

یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام نے اس وقت پڑھی تھی جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وہاں سے نجات عطا فرمائی تھی۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایاہے کہ جو بھی مسلمان شخص ان الفاظ کے ذریعے کوئی دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔[صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۲٦۰۵) ترمذی (۳۵۰۵) کتاب الدعوات ، صحیح الترغیب والترھیب (۱٦٤٤) الصحیحۃ (۱۷٤٤)]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بھی شخص اگر مشکل و پریشانی میں پڑھے گا تو ضرور اس کی پریشانی دور کی جائے گی اور وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا ہے (مراد یہی دعا ہے)۔[حسن لغیرہ : ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۳٤٤) شیخ سلیم ہلالی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۹۸)]

☐ جس روایت میں مذکور ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو کوئی معاملہ پریشان کرتا تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہتے ﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ﴾ وہ ضعیف ہے۔[ضعیف جدا : ضعیف ترمذی ' ترمذی (۳٤۳٦) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۳٤۰) اس روایت کی سند میں ابراہیم بن فضل مخزومی راوی متروک ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کی سند کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۹٦/۱)]

## مشکل کام میں آسانی کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے

کسی بھی مشکل کام کی آسانی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا ﴾

"اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہے مگر وہی جسے تو آسان کر دے اور مشکل کام کو تو جب چاہے آسان کر دیتا ہے۔"[صحیح : صحیح ابن حبان (۲٤۲۷۔ الموارد) ابن السنی (۳۵۱) الأذکار للنووی (ص / ۱۰٦) حافظ ابن حجرؒ اور شیخ عبدالقادر ارناؤوط نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۳۰۵/۱)]

## خوف یا گھبراہٹ کی دعائیں

(1) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ کو کوئی چیز خوف میں مبتلا کرتی تو آپ کہتے:

﴿ هُوَ اللّٰهُ ' اللّٰهُ رَبِّیْ ' لَا شَرِيْكَ لَهُ ﴾

"وہ اللہ 'اللہ میرا رب ہے 'اس کا کوئی شریک نہیں۔"[صحیح : نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٦٥٧) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٣٣٧) شیخ سلیم هلالی نے اس کی سند کوصحیح کہا ھے ۔ [التعلیق علی الأذکار للنووی (١/٢٩٩)]

(2) گھبراہٹ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے ہیں:

﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ﴾

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے اس کی ناراضی اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے' گناہوں پر اُبھارنے اور اُکسانے سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔"[حسن : السلسلة الصحیحة (٢٦٤) صحیح ابو داود' ابو داود (٣٨٩٣) کتاب الطب : باب کیف الرقی' مسند احمد (٢/١٨١)]

## غمگین انسان کو اپنا غم دور کرنے کے لیے یہ دعائیں پڑھنی چاہیے

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'جو شخص بھی کسی پریشانی اور غم میں مبتلا ہو اور وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی اور غم دور فرمادیں گے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ

فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي ﴾

"اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور تیری باندی کا بیٹا ہوں' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے' مجھ میں تیرا ہی حکم جاری ہے' تیرا فیصلہ میرے حق میں انصاف پر مبنی ہے' میں ہر اس نام کے ذریعے سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنے لیے رکھا ہے یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا تو نے وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا تو نے اسے علم غیب میں اپنے پاس رکھنے کے لیے خاص کر لیا ہے' (میری درخواست یہ ہے کہ) تو قرآن کو میرے دل کی بہار' میرے سینے کا نور اور میرے غموں اور پریشانیوں کا علاج بنا دے۔" [صحیح : صحیح الترغیب والترھیب (۱۸۲۲) کتاب البیوع : باب الترغیب فی کلمات یقولھن المدیون والمھموم والمکروب' السلسلة الصحیحة (۱۹۹) الکلم الطیب للألبانی (۱۲٤) مسند احمد (۳۹۱/۱) ابن حبان (۲۳۷۲) حاکم (۵۰۹/۱)]

(2) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ﴾

"اے اللہ! میں فکر' غم' عاجزی' کاہلی' بزدلی' بخیلی' قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔" [بخاری (٦٣٦٩) کتاب الدعوات : باب الاستعاذة من الجبن والکسل کسالی وکسالی واحد' مسلم (۲۷۰٦) مسند احمد (۱۲۱۱٤)]

## جب انسان کسی قوم سے خائف ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ ﴾

اس دعا کا ترجمہ اور حوالہ گزشتہ باب "عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان" کے تحت ملاحظہ فرمایئے۔

## جب انسان لوگوں سے خائف ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ ﴾

"اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے کافی ہو جا۔" [مسلم (۳۰۰۵) کتاب الزهد والرقائق: باب قصة أصحاب الأخدود والساحر والراهب والغلام، ترمذی (۳۳٤۰)]

## جب انسان بادشاہ کے ظلم سے خائف ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَّ أَحْزَابِهِ مِنْ خَلَائِقِكَ أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ يَطْغَى، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ ﴾

"اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کے رب! تو مجھے اپنی مخلوق میں سے فلاں بن فلاں اور اس کے لشکروں سے اس بات سے پناہ دینے والا بن جا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے، تیری پناہ مضبوط اور تیری تعریف عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔" [**صحیح**: صحيح الأدب المفرد للألبانی (٥٤٥)]

## جب انسان کو کوئی نقصان یا مصیبت پہنچے تو کیا کہے؟

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچے تو یوں نہ کہو کہ اگر میں اس طرح کرتا تو اس طرح ہوتا بلکہ کہو﴿ قَدَّرَ اللّٰهُ وَ مَا شَاءَ فَعَلَ ﴾"اللہ تعالیٰ نے (اسی طرح) تقدیر میں لکھا تھا اور اس نے جو چاہا کر دیا۔" یقیناً لَوْ (یعنی اگر) کا لفظ شیطان کا عمل کھول دیتا ہے۔ [مسلم (٢٦٦٤) کتاب القدر: باب في الأمر بالقوة وترك العجز والاستعانة بالله، ابن ماجه (٧٩) مقدمة: باب في القدر، مسند احمد (٨٧٩٩)]

(2) ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اسے اس مصیبت و نقصان کے عوض اس سے بہتر چیز عطا فرمائیں گے:

﴿ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ

لِي خَيْرًا مِنْهَا ﴾

”ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے بدلے میں اس سے بہتر عطا کر۔“

[مسلم (٩١٨) كتاب الجنائز : باب ما يقال عند المصيبة ' احمد (١٦٣٤٣)]

☐ جس روایت میں ہے کہ جب انسان پر کوئی کام غالب آ جائے تو وہ یہ دعا پڑھے ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ وہ روایت ضعیف ہے۔[**ضعيف** : ضعيف ابو داود ' ابو داود (٣٦٢٧) شیخ سلیم ہلالی نے اسے ضعیف کہا ہے۔[التعليق على الأذكار للنووی (٣٠٥/١)]

اسی طرح جس روایت میں ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ اہل وعیال' مال یا اولاد میں کوئی نعمت عطا کرے اور وہ کہے ﴿ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ﴾ تو وہ ان میں موت کے علاوہ کوئی آفت و مصیبت نہیں دیکھے گا۔ وہ بھی ضعیف ہے۔[**ضعيف** : الكلم الطيب للألباني (١٣٩) ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (٣٥٩) طبرانی صغير (٢١٢/١)] اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اس کی دو علتیں ہیں؛ ایک یہ کہ اس میں عیسیٰ بن عون راوی ہے جس کی حدیث صحیح نہیں جیسا کہ امام ازدیؒ فرمایا ہے اور دوسری یہ کہ اس میں عبد الملک بن زرارہ راوی ضعیف ہے جیسا کہ امام ہیثمیؒ نے فرمایا ہے۔[مجمع الزوائد (١٤٠/١٠)]

## جس انسان کو کوئی موذی جانور ڈس جائے اس پر کیا پڑھا جائے؟

اصحابِ رسول ﷺ کا ایک گروہ دورانِ سفر کسی علاقے سے گزرا۔ اس علاقے کے سردار کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا تھا' بہت کوشش کے باوجود بھی اس کا علاج نہیں ہو رہا تھا' تو انہوں نے صحابہ کی جماعت سے علاج کی درخواست کی۔ اس پر ایک صحابی نے اس پر **سورۂ فاتحہ** پڑھ کر دم کیا تو وہؓ اچھا ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ﴾ ”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورت (یعنی سورہٴ فاتحہ) دم ہے۔“ [بخاری (٥٧٤٩) كتاب الطب ' مسلم (٢٢٠١)]

## غصے کی حالت میں کیا کہا جائے؟

غصے پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے متقین کی ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ ”وہ اپنے غصے پر قابو پانے والے ہیں۔“ [آل عمران : ١٣٤] اور ایک حدیث میں نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص غصہ پی جائے حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر بھی قادر ہو تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے اور اختیار دیں گے کہ جنتی عورتوں میں سے جس کا چاہے انتخاب کر لے۔

[حسن : صحيح ابو داود ' ابو داود (٤٧٧٧) كتاب الأدب : باب من كظم غيظا ' ترمذی (٢٠٢١) كتاب البر والصلة : باب فى كظم الغيظ ' ابن ماجه (٤١٨٦)]

غصہ دور کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی ہے:

﴿ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾

”میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔“ [بخاری (٣٢٨٢) كتاب بدء الخلق : باب صفة إبليس وجنوده ' مسلم (٢٦١٠) ابو داود (٤٧٨١)]

## سخت حالات میں دین پر ثابت قدمی کی دعا

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ﴾

”اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت کر دے۔“

[صحيح : صحيح ترمذى ' ترمذى (٢١٤٠) كتاب القدر : باب ما جاء أن القلوب بين إصبعى الرحمن' ابن ماجه (٣٨٣٤) صحيح الجامع (٤٨٠١) الصحيحة (٢٠٩١)]

## باب الادعیة للمرض والموت بیماری اور موت سے متعلقہ دعاؤں کا بیان

بیمار آدمی کو چاہیے کہ صبر وثبات سے کام لے اور یہ یاد رکھے کہ بیماری اللہ کی طرف سے آزمائش ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اپنے بندوں کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔ فرمانِ نبوی ہے کہ جس مسلمان کو بھی بیماری یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔[مسلم (۲۵۷۱) کتاب البر والصلة والآداب ، ابن أبی شیبة (۲۲۹/۳) ابن حبان (۲۹۳۷) شرح السنة (۱٤۳۱) بیهقی (۳۷۲/۳)]

بیمار کے لواحقین اور دیگر دوست احباب کو چاہیے کہ بیمار کی عیادت کریں اور اس کے گھر والوں سے اس کا حال دریافت کریں۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مرض الموت میں تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس سے گئے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ الحمد للہ آپ ﷺ نے اچھی حالت میں صبح کی ہے۔[بخاری (٦٢٦٦) کتاب الاستئذان : باب المعانقة وقول الرجل کیف أصبحت]

### بیمار کی عیادت کی فضیلت

(1) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'بلا شبہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپسی تک جنت کے باغیچے میں رہتا ہے۔[مسلم (۲۵٦۸) کتاب البر والصلة والأداب : باب فضل عیادة المریض ' بخاری فی الأدب المفرد (۵۱۹) أحمد (۲۷٦/۵) ترمذی (۹٦۷)]

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پاس بیٹھتا ہے' اگر وہ صبح کو عیادت کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔[**صحیح** : صحیح ترمذی (۷۷۵) الصحیحة (۱۳٦۷) ترمذی (۹٦۹) أبو داود (۳۰۹۸) ابن ماجة (۱٤٤۲)]

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ تو خوش ہو جا اور تیرا (عیادت کی غرض سے) چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک گھر بنا لیا ہے۔"

[**حسن** : صحیح ابن ماجة (۱۱۸٤) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی ثواب من عاد مریضا ' ابن ماجة (۱٤٤۳) ترمذی (۲۰۰۸) کتاب البر والصلة : باب ما جاء فی زیارة الإخوان]

## عیادت کے وقت بیمار کو ان الفاظ میں تسلی دینی چاہیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔(راوی نے کہا کہ) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اسے کہتے:

﴿ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ﴾

"کوئی حرج نہیں یہ بیماری ان شاء اللہ تجھے گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔" [بخاری (٥٦٥٦) کتاب المرضی : باب عیادة الأعراب]

## عیادت کے وقت بیمار کو یہ دعائیں دینی چاہیئں

(1) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو کہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ ﴾

"اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا فرما' تیرے لیے دشمن کو قتل کرے گا یا تیری خاطر کسی جنازے کے پیچھے چلے گا۔"[صحیح : صحیح أبو داود (٢٦٦٤) کتاب الجنائز : باب الدعاء للمریض عند العیادة ' الصحیحة (١٥٠٤) أبو داود (٣١٠٧) احمد (١٧٢/٢)]

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مریض کی عیادت کے دوران اس کے پاس سات مرتبہ کہے:

﴿ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ ﴾

"میں عظمت والے اللہ' عرشِ عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔"

اگر اس کی وفات کا وقت نہیں آیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت عطا فرمائیں گے۔[صحیح : صحیح أبو داود (٢٦٦٣) کتاب الجنائز : باب الدعاء للمریض عند العیادة ' أبو داود (٣١٠٦) ترمذی (٢٠٨٣) ابن حبان (٧١٤۔الموارد)]

(3) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مکہ میں تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا' پھر میرے سینے اور میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا پھر کہا:

﴿ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ ﴾

"اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کے لیے اس کی ہجرت کو پورا کر دے۔"

[صحیح : صحیح أبو داود (٢٦٦١) کتاب الجنائز : باب الدعاء للمریض بالشفاء عند العیادة ' أبو داود (٣١٠٤)]

## عیادت کے وقت بیمار کو ان دعاؤں کے ساتھ دم کرنا چاہیے

(1) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آئے اور انہوں سے کہا اے محمد! کیا تو بیمار ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا 'ہاں' تو جبرئیل علیہ السلام نے ان کلمات کے ساتھ آپ پر دم کیا:

﴿ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے اور ہر نفس یا ہر حاسد کی نظر کی برائی سے دم کرتا ہوں 'اللہ آپ کو شفاء عطا فرمائے 'اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔" [مسلم (٢١٨٦) كتاب السلام : باب الطب والمرض والرقى ' ترمذی (٩٧٢) كتاب الجنائز : باب ما جاء فی التعوذ للمريض ' ابن ماجة (٣٥٢٣) كتاب الطب : باب ما عوذ به النبی وما عوذ به]

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ﴾ "اے لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دے 'شفا عطا فرما تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے 'تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے 'ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔" [مسلم (٢١٩١) كتاب السلام : باب استحباب رقية المريض ' بخاری (٥٧٤٣) كتاب الطب : باب رقية النبی]

(3) سورۂ فاتحہ کے ساتھ بھی مریض کو دم کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایک صحیح حدیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اس سورت کے ساتھ مریض کو دم کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرمائی ' پھر نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا 'تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورت دم ہے۔" [بخاری (٥٧٤٩) كتاب الطب : باب النفث فی الرقية ' مسلم (٢٢٠١) ابو داود (٣٤١٨) ترمذی (٢٠٦٣)

ابن ماجة (٢١٥٦) احمد (١٠٩٨٥) ابن حبان (٦١١٣) دارقطني (٤٦/٣)]

## اگر بیمار کو زخم لگا ہو تو اسے اس دعا کے ساتھ دم کرنا چاہیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی انسان مریض ہوتا یا اسے کوئی زخم وغیرہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ساتھ اس طرح کرتے۔ پھر راوی حدیث سفیان بن عیینہؒ نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی وضاحت کے لیے) اپنی انگشتِ شہادت کو زمین پر رکھا پھر اسے اٹھایا اور کہا:

﴿ بِاسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا ﴾

"اللہ کے نام کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ' تاکہ ہمارا مریض شفا پا جائے ہمارے رب کے حکم سے۔" [مسلم (٢١٩٤) كتاب السلام : باب رقية المريض ' بخاری (٥٧٤٥) كتاب الطب : باب رقية النبي ' ابو داود (٣٨٩٥) ابن ماجة (٣٥٢١) نسائي في السنن الكبرى (١٠٨٦٢) ابن حبان (٢٩٧٣)]

## اگر جسم میں درد ہو تو بیمار خود اس دعا کے ساتھ اپنے آپ کو دم کر سکتا ہے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جسم میں تکلیف کی شکایت کی جسے وہ مسلمان ہونے سے محسوس کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھو جس میں تم تکلیف محسوس کرتے ہو اور تین مرتبہ کہو بِسْمِ اللّٰهِ اور سات مرتبہ یہ کلمات کہو:

﴿ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ ﴾

"میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسی طرح دم کیا تو اللہ تعالیٰ نے

مجھے شفا عطا فرما دی۔[مسلم (۲۲۰۲) کتاب السلام : باب استحباب وضع یده علی موضع الألم مع الدعاء ' ابو داود (۳۸۹۱) ترمذی (۲۰۸۰) ابن ماجه (۳۵۲۲)]

☐ جس روایت میں ہے کہ جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اسے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔ وہ ضعیف ہے۔[ضعیف جدا : ضعیف ابن ماجه ' ابن ماجه (۱۴۴۱) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی عیادة المریض ' حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس کی سند میں انقطاع ہے۔[فتح الباری (۱۲۲/۱۰)] شیخ سلیم ہلالی نے اسے بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۳۳۳/۱)]

## اگر کسی کو نظر بد لگی ہو تو اسے ان دعاؤں کے ساتھ دم کرنا چاہیے

(1) ﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ﴾ ”اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کے ذریعے سے ہر شیطان اور زہریلے ' ہلاک کرنے والے جانور سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں۔“[بخاری (۳۳۷۱) کتاب أحادیث الأنبیاء : باب ' ابو داود (۴۷۳۷) کتاب السنة : باب فی القرآن ' ترمذی (۲۰۶۰) کتاب الطب : باب ما جاء فی الرقیة من العین ]

(2) ﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ﴾

”میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں 'اس کے غضب سے ' اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسے سے اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے۔“[حسن : صحیح ابو داود (۳۲۹۴) کتاب الطب : باب کیف الرقی ' ابو داود (۳۸۹۳) ترمذی (۳۵۲۸)]

(3) ﴿ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ ﴾

"اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو ہر اُس چیز سے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے اور ہر نفس یا ہر حاسد کی نظر کی برائی سے دم کرتا ہوں' اللہ آپ کو شفاء عطا فرمائے' اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔" [مسلم (٢١٨٦) كتاب السلام : باب الطب والمرض والرقى ' ترمذی (٩٧٢)]

(4) معوذتین سورتیں یعنی سورة الفلق اور سورة الناس۔[صحیح : هداية الرواة (٢٨٢/٤) ترمذی (٢٠٥٨) كتاب الطب : باب ما جاء في الرقية بالمعوذتين]

## بیمار یا کسی بھی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر کہا:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا﴾ "تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اُس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور اس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔"

تو وہ جب تک زندہ رہے گا اُس مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت ہو۔[صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٤٣١) كتاب الدعوات]

## جو ضرور موت کی تمنا کرنا چاہے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی بھی کسی درپیش مصیبت و تکلیف کے سبب ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ضرور ہی تمنا کرنا چاہتا ہو تو اس طرح کہہ لے:

﴿ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ

خَيْرًا لِي ﴾

"اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر دینا جب میرے لیے وفات بہتر ہو گی۔" [بخاری (٦٣٥١) كتاب الدعوات : باب الدعاء بالموت والحياة ' مسلم (٢٦٨٠) أبو داود (٣١٠٨) ترمذی (٩٧١) نسائی (١٨٢٠) ابن ماجة (٤٢٦٥) أحمد (١٠١/٣) بیهقی (٣٧٧/٣)]

## فی سبیل اللہ شہادت اور مدینہ منورہ میں موت کی تمنا ان الفاظ میں کرنی چاہیے

اُم المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﴾

"اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت کی موت عطا فرما اور میری موت اپنے رسول کے شہر (مدینہ منورہ) میں کر دے۔" [بخاری (١٨٩٠) كتاب الحج : باب كراهية النبي أن تعرى المدينة]

## اگر بیمار زندگی سے ناامید ہو جائے تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے 'انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے قدرے جھک کر آپ کی بات سنی اور اس وقت آپ نے اپنی پشت کی میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی آپ فرما رہے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى ﴾

"اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔"

[بخاری (٤٤٤٠ ' ٥٦٧٤) كتاب المغازی : باب مرض النبی ووفاته ' مسلم (٢٤٤٤)]

(2) ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ وفات سے پہلے یہ الفاظ ادا فرما رہے تھے:

﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ﴾

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' یقیناً موت کے وقت سخت تکلیف ہوتی

ہے۔“[بخاری (٦٥١٠) کتاب الرقاق : باب سکرات الموت]

☐ جس روایت میں وفات سے پہلے یہ الفاظ کہنے کا ذکر ہے ﴿ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّیْ عَلَی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ﴾ وہ ضعیف ہے۔[**ضعیف** : ضعیف ترمذی (١٦٤) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی التشدید عند الموت ' ترمذی (٩٧٨) ابن ماجة (١٦٢٣) مسند احمد (٦٤/٦-٧٠-٧٧-١٥١)]

## مرنے والے کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قریب المرگ آدمی کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہنے کی تلقین کرو۔[مسلم (٩١٦) کتاب الجنائز : باب تلقین الموتی لا إله إلا الله ' أبو داود (٣١١٧) أحمد (٣١٣) ترمذی (٩٨٦) نسائی (٥/٤) ابن ماجة (١٤٤٥) بیهقی (٣٨٣/٣) عبد بن حمید (٩٧٣) أبو یعلی (١٠٩٦)]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس کا آخری کلام لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔[**صحیح** : صحیح أبو داود (٢٦٧٣) کتاب الجنائز : باب فی التلقین ' أبو داود (٣١١٦) أحمد (٢٣٣/٥) حاکم (٣٥١/١)]

## میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ ﴾ ”اے اللہ! فلاں بندے (یعنی مرنے والے) کو بخش دے' اس کے درجہ کو ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند فرما' اس کے باقی ماندہ لوگوں کی نگرانی فرما' اے جہانوں کے پروردگار! ہمیں اور اسے بخش دے' اس کی قبر اس کے لیے کشادہ اور منور فرمادے۔“

[مسلم (٩٢٠) کتاب الجنائز : باب فی إغماض المیت والدعاء له إذا حضر ' أبو داود (٣١١٨) کتاب الجنائز : باب تغمیض المیت]

## میت کے پاس صرف کلمۂ خیر ہی کہنا چاہیے

فرمانِ نبوی ہے کہ میت کے پاس صرف خیر کی ہی بات کرنی چاہیے کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں۔[مسلم (٩١٩) كتاب الجنائز]

- جس روایت میں مرنے والوں پر سورۂ یٰس پڑھنے کا ذکر ہے' وہ ضعیف ہے۔

[**ضعيف** : ضعيف أبو داود (٦٨٣)كتاب الجنائز: باب القراءة على الميت ' إرواء الغليل (٦٨٨) ضعيف الجامع (١٠٧٢) أبو داود (٣١٢١) ابن ماجة (١٤٤٨) اس کی سند میں ابو عثمان اور اس کا والد دونوں راوی ضعیف ہیں۔[هداية الرواة (١٨٨/٢)]

## جس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا ﴾

اس دعا کا ترجمہ اور حوالہ گزشتہ باب "سخت حالات کی دعاؤں کا بیان" کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

## تعزیت کے سب سے عمدہ اور مسنون الفاظ یہ ہیں

﴿ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ﴾

"یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا تھا اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی واقع ہوتی ہے' لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو۔"

[بخاری (١٢٨٤)كتاب الجنائز : باب قول النبي يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه' مسلم (٩٢٣) أبو داود (٣١٢٥) ابن ماجة (١٥٨٨) ابن أبي شيبة (٣٩٢/٣) طيالسي (٦٣٦) عبد الرزاق (٦٦٧٠) ابن حبان (٣١٥٨) بيهقي (٦٨/٤)]

## نماز جنازہ کی دعائیں

(1) ﴿ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ﴾

”اے اللہ! اسے بخش دے' اس پر رحم فرما' اسے عافیت دے' اس سے درگزر فرما' اس کی باعزت مہمان نوازی کر' اس کی قبر کو کشادہ کر دے' اسے پانی برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف ستھرا کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے' اسے اس کے گھر سے بہتر گھر' اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما' اسے جنت میں داخل فرما اور اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔“[مسلم (٩٦٣) کتاب الجنائز : باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ' نسائی (٧٣/٤) ابن ماجۃ (١٥٠٠) ترمذی (١٠٢٥)]

(2) ﴿ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ﴾

”اے اللہ! ہمارے زندوں' ہمارے مردوں' ہمارے حاضر' ہمارے غائب' ہمارے چھوٹوں' ہمارے بڑوں' ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے فوت کرے تو اسے حالتِ ایمان میں فوت کر۔ اے اللہ! ہمیں اس (مرنے والے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔“[صحیح : أحکام الجنائز (ص/١٥٨) أبو داود (٣٢٠١) کتاب الجنائز : باب الدعاء للمیت' ترمذی (١٠٢٤) ابن

ماجة (١٤٩٨) أحمد (٣٦٨/٢) حاكم (٣٥٨/١) بيهقي (٤١/٤)]

(3) ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ ﴾

"اے اللہ! یقیناً فلاں کا بیٹا فلاں تیری ذمہ داری اور تیری پناہ میں ہے اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اور تو وفاء والا اور حق والا ہے لہٰذا تو اسے بخش دے، اس پر رحم فرما یقیناً تو بخشنے والا اور مہربان ہے۔" [صحیح : أحكام الجنائز (ص/١٥٨) هداية الرواة (٢٠٩/٢) أبو داود (٣٢٠٢) ابن ماجة (١٤٩٩) ابن حبان (٧٥٨) أحمد (٤٧١/٣) شیخ البانیؒ رقمطراز ہیں کہ ان شاء اللہ اس کی سند صحیح ہے۔]

(4) ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ﴾

"اے اللہ! بلا شبہ یہ تیرا بندہ ہے، تیرے بندے کا بیٹا ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ تو اسے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! تو ہمیں اس (مرنے والے) کے اجر سے (صبر و تحمل کی وجہ سے) محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں مبتلا مت کر دینا۔" [مؤطا (٢٢٧/١) أحكام الجنائز للألباني (ص/١٥٩)]

بچے کی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَ أَجْرًا ﴾

"اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے پیشوا، امیر سامان اور باعثِ اجر بنا۔" [بخاری (قبل الحديث / ١٣٣٥) كتاب الجنائز : باب قراءة فاتحة الكتاب]

## میت کو قبر میں داخل کرنے والے کو یہ دعا پڑھنی چاہیے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی کریم ﷺ کہتے ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾ "اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے دین پر (میں تمہیں دفن کرتا ہوں)۔"

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہ لفظ کہتے ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾ "اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر (میں تمہیں دفن کرتا ہوں)۔" [صحیح : صحیح أبو داود (٢٧٥٢) أبو داود (٣٢١٣) ترمذی (١٠٤٦)]

## میت کو دفن کرنے کے بعد کیا کہا جائے؟

میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے لیے مغفرت اور ثابت قدمی کی دعا کرنی چاہیے۔اس کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ ' اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ ﴾۔ نبی کریم ﷺ جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر ٹھہرتے اور فرماتے' اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی مانگو یقیناً اس سے اب سوال کیا جارہا ہے۔[صحیح : صحیح أبو داود (٢٧٥٨) أبو داود (٣٢٢١) حاکم (٣٧٠/١)]

## قبروں کی زیارت کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

(1) ﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَالُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ﴾ "اے مومنوں اور مسلمانوں کے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو۔ بلاشبہ ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔" [مسلم (٩٧٥)]

(2) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ﴾ "اے مومنوں کے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو' اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔" [مسلم (٢٤٩) أبو داود (٣٢٣٧)]

## باب الادعية المتفرقة — متفرق دعاؤں کا بیان

### لباس پہننے کی دعا

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے کوئی کپڑا پہنا اور پھر کہا:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ ﴾ "ہر طرح کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت و طاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔"

تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ [حسن : صحیح ابو داود ' ابو داود (٤٠٢٣) دارمی (٢٦٢٣) مستدرك حاكم (٥٠٧/١)]

### نیا لباس پہننے کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ ﴾ "اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے لیے ہی ہے' تو نے ہی مجھے یہ پہنایا' میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی کی پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔" [صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (٤٠٢٠) کتاب اللباس : باب ' ترمذی (١٨٢٢)]

❏ جس روایت میں نیا لباس پہننے کی یہ دعا مذکور ہے' وہ ضعیف ہے۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ﴾ [ضعیف : ضعیف ابن ماجه ' ابن ماجه (٣٥٥٧) کتاب اللباس : باب ما يقول

الرجل إذا لبس ثوبا جديدا ' مسند احمد (٤٤/١) ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٢٧٢)
شیخ سلیم ہلالی نے بھی اس روایت کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس میں ابو العلاء شامی راوی مجہول ہے۔
[التعليق على الأذكار للنووى (٧٩/١)]

## جس نے نیا لباس پہنا ہو اس کے لیے دعا

(1) اصحابِ رسول میں سے جب کوئی نیا لباس پہنتا تو دوسرے صحابہ اسے ان الفاظ میں دعا دیتے ﴿ تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالَى ﴾ "تم اسے بوسیدہ کرو اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے میں اور دے۔" [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (٤٠٢٠)]

(2) ایک روایت میں نیا لباس پہننے والے کے لیے یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اِلْبَسْ جَدِيدًا وَعِشْ حَمِيدًا وَمُتْ شَهِيدًا ﴾ "نیا لباس پہنو' خوبیوں والی زندگی گزارو اور شہادت کی موت حاصل کرو۔" [صحيح : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (٣٥٥٨) كتاب اللباس : باب ما يقول الرجل إذا لبس ثوبا جديدا]

## لباس اتارنے کی دعا

فرمانِ نبوی ہے کہ جنات اور اولادِ آدم کے ستروں کے درمیان پردہ یہ چیز ہے کہ جب ان میں سے کوئی اپنا لباس اتارے تو کہے " بِسْمِ اللّٰهِ "۔ [صحيح : صحيح الجامع الصغير (٣٦١٠) ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٢٧٣)]

## دورانِ مجلس کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی مجلس میں اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ یہ کلمہ گن لیا جاتا تھا:

﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ ﴾

"اے پروردگار! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما' یقیناً تو بہت توبہ قبول

فرمانے والا اور انتہائی معاف کرنے والا ہے۔" [صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٤٣٤) كتاب الدعوات : باب ما يقول إذا قام من المجلس]

## کفارۂ مجلس کی دعائیں

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو کوئی ایسی مجلس میں بیٹھے کہ جس میں بہت فضول باتیں ہوئی ہوں اور وہ اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے تو اس کے وہ گناہ جو اس مجلس میں ہوئے تھے بخش دیئے جاتے ہیں:

﴿ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ﴾ "پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف سمیت' میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔" [صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٤٣٣) كتاب الدعوات : باب ما يقول إذا قام من المجلس ' صحيح الجامع (٦١٩٢) صحيح الترغيب (١٥١٦)]

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بہت کم ہی ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے اور اپنے ساتھیوں کے لیے یہ دعا نہ مانگتے (یعنی بالعموم یہ دعا مانگ کر ہی مجلس سے اٹھتے):

﴿اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ﴾

"اے اللہ! تو ہمارے اندر اس قدر اپنا خوف پیدا فرما دے جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے' اتنی اطاعت پیدا فرما دے جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے' اتنا یقین پیدا فرما دے جو ہم پر آنے والے دنیا کے مصائب آسان بنا دے' جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں' ہماری آنکھوں اور ہماری دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا دے' ہم پر ظلم کرنے والوں سے انتقام لے' دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرما' دین کے معاملے میں ہم پر کوئی مصیبت نہ ڈال' دنیا کو ہماری سب سے بڑی فکر اور ہمارے علم کی منزل نہ بنا اور ہم پر اسے مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے۔"[حسن : صحیح ترمذی' ترمذی (۳۵۰۲) کتاب الدعوات : باب ' نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۴۰۱) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ (۴۴۷)]

## مرغ کے بولنے اور گدھے کے ہینگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو' مثلاً یوں کہو کہ ﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ﴾ "اے اللہ ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔" اس لیے کہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور جب تم گدھے کے ہینگنے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑو' مثلاً یوں کہو کہ ﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ "میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔" اس لیے کہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔[بخاری (۳۳۰۳) کتاب بدء الخلق : باب خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال ' مسلم (۲۷۲۹) کتاب الذکر والدعاء : باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیك ' ابو داود (۵۱۰۲)]

## کتوں کے بھونکنے کی آواز سن کر کیا کہا جائے؟

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے ہینگنے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ پکڑو'

کیونکہ یہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔[صحیح : صحیح ابو داود ' ابو داود (٥١٠٣) مسند احمد (٣٠٦/٣) مستدرك حاكم (٤٤٥/١) امام حاکمؒ نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

## بازار میں داخلے کی دعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بازار میں داخل ہوا اور اس نے کہا:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ "اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ' اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے ' وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے ' وہ (خود) زندہ ہے ' اسے موت نہیں آتی ' اسی کے ہاتھ میں خیر و بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے ' اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند فرمادیں گے۔[حسن : صحیح ترمذی ' ترمذی (٣٤٢٨) صحیح الترغیب والترھیب (١٦٩٤) صحیح الجامع الصغیر (٦٢٣١) الكلم الطیب (٢٣٠)]

## اگر کوئی نیک سلوک کرے تو اسے کیا کہا جائے؟

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کے ساتھ کوئی نیکی کی گئی اور اس نے نیکی کرنے والے کے لیے کہا:

﴿جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا﴾ "اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔"

تو اس نے مبالغے کے ساتھ اس کی تعریف کر دی۔[صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (٢٠٣٥) صحیح الجامع (٦٣٦٨) صحیح الترغیب (٩٦٩)]

## نیا پھل دیکھنے کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پکڑتے اور یہ دعا فرماتے:

﴿ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا ﴾

''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھل میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے صاع (تولنے کا ایک پیمانہ) میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مد (یہ بھی ایک پیمانہ ہے' ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں) میں برکت عطا فرما۔'' [مسلم (۱۳۷۳) کتاب الحج : باب فضل المدینة]

## خوشی یا پریشانی کی خبر سننے والا کیا کہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خوشی کی خبر سنتے تو کہتے ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ﴾ ''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کی نعمت کے ساتھ ہی نیک کام پورے ہوتے ہیں۔''

اور جب کوئی ناپسندیدہ وناگوار خبر سنتے تو کہتے ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ﴾

''ہر حال میں تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔'' [حسن : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (۳۸۰۳) کتاب الأدب : باب فضل الحامدین ' ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۳۸۰)]

## ایمان میں شک ہونے لگے تو کیا کہے؟

ایسے شخص کو شک والا کام چھوڑ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے ﴿ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ﴾

''میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔'' [مسلم (۱۳٤) کتاب الإیمان : باب بیان الوسوسة فی الإیمان وما یقوله من وجدها]

## جو کہے میں تم سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس کے لیے دعا

﴿ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ ﴾ "وہ ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) تم سے محبت کرے جس کے لیے تم نے مجھ سے محبت کی۔" [حسن : صحیح ابو داود ' ابو داود (٥١٢٥) كتاب الأدب : باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه]

## دوسرے کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے دعا

فرمانِ نبوی ہے کہ جب تم میں سے کسی ایک کو اپنے بھائی کی کوئی چیز اچھی لگے تو وہ اسے برکت کی دعا دے (مثلاً یوں کہے: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ)۔ کیونکہ نظرِ بد (لگ جانا) یقینی ہے۔ [صحیح : هداية الرواة (٢٨٢/٤) ' (٤٤٨٧) صحیح ابن ماجة (٢٨٢٨) مسند احمد (٤٨٦/٣) ابن ماجة (٣٥٠٩) بیهقی فی دلائل النبوة (١٦٣/٦)]

## مسکینی کی حالت میں زندگی بسر کرنے کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِيْنًا وَأَمِتْنِي مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ﴾ "اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ ' مسکینی کی حالت میں موت دے اور (روزِ قیامت) مساکین کی جماعت میں ہی اٹھانا۔" [صحیح : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (٤١٢٦) ترمذی (٢٣٥٢) ارواء الغلیل (٨٦١) الصحیحة (٣٠٨)]

## نیا مسلمان ہونے والا شخص یہ دعا پڑھے

حضرت طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مسلمان ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (سب سے پہلے) اسے نماز سکھاتے ' پھر اسے یہ دعا پڑھنے کا حکم کرتے:

﴿ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي ﴾ "اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت دے' مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔"

[مسلم (٢٦٩٧) كتاب الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء ' ابن ماجه (٣٨٤٥) كتاب الدعاء : باب الجوامع من الدعاء ' تحفة الأشراف (٤٩٧٧)]

## کسی ہنستے ہوئے مسلمان کو دیکھ کر اسے یہ دعا دینی چاہیے

ایک مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یہ دعا دی:

﴿ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ ﴾ "اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔" [بخاری (٦٠٨٥) كتاب الأدب : باب التبسم والضحك]

## بدشگونی پکڑنے کا کفارہ یہ دعا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جسے بدشگونی نے اس کی حاجت سے لوٹا دیا اس نے شرک کیا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ یوں کہے:

﴿ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ﴾

"اے اللہ! نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری ہی (طرف سے ہونے والی) بھلائی اور نہیں ہے کوئی بدشگونی مگر تیری ہی بدشگونی (یعنی تیرے ہی حکم سے) اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔" [صحيح : السلسلة الصحيحة (١٠٦٥) مسند احمد (٢٢٠/٢) طبراني كبير (٣٨/٢٢) ابن السني في عمل اليوم والليلة (٢٩٢)]

## چند جامع دعائیں

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ

الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ ﴾

"اے اللہ! میرا دین درست فرمادے جو میرا اصل سہارا ہے' اور میری دنیا درست فرمادے جس میں میری معاش ہے' اور میری آخرت درست فرمادے جہاں میرا لوٹنا ہے' اور میری زندگی کو ہر نیک کام میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت حاصل کرنے کا باعث بنا۔" [مسلم (٢٧٢٠) كتاب الذكر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل وما لم يعمل]

(2) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾

"اے میرے پروردگار! میرے گناہ' میری جہالت' تمام کاموں میں میرے اسراف اور جن کو تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے' انہیں معاف فرما۔ اے اللہ! میری عمداً کی ہوئی اور جہالت میں کی ہوئی سب غلطیاں معاف فرما اور یہ سب غلطیاں مجھ سے ہوئی ہیں۔ اے اللہ! میرے اگلے' پچھلے' پوشیدہ اور ظاہر سب گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔" [بخاری (٦٣٩٨) كتاب الدعوات : باب قول النبي اللهم اغفرلي ما قدمت وما أخرت ' مسلم (٢٧١٩) الأدب المفرد (٦٨٨) مسند احمد (١٩٧٥٩) ابن أبي شيبة (٢٨١/١٠)]

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعا سکھائی:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا ﴾

''اے اللہ! میں ساری کی ساری بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' جو جلدی ملنے والی ہے اور جو دیر سے ملنے والی ہے' جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔ اے اللہ ! میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے کیا اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور اس قول وعمل کا سوال کرتا ہوں جو (مجھے) اس کے قریب کر دے اور میں آتش جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس قول وعمل سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں جو (مجھے) اس کے قریب کر دے اور میں تجھ سے ہر اس فیصلے کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو تو میرے لیے کرے۔''

[صحیح : الصحیحة (۱۰٤۲) ابن ماجه (۳۸٤٦) کتاب الدعاء : باب الجوامع من الدعاء ' ابن حبان (۶۸۹/۳) مسند احمد (۱۳٤/٦) حاکم (۵۲۱/۱)]

(4) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى ﴾ ''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت ' تقویٰ ' گناہوں سے بچاؤ اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔'' [مسلم (۲۷۲۱) کتاب الذکر والدعاء : باب التعوذ من شر ما عمل وما لم

يعمل ' ترمذی (٣٤٨٩) ابن ماجه (٣٨٣٢) مسند احمد (٣٦٩٢)]

(5) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کثرت کے ساتھ کیا کرتے تھے:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی عطا فرما اور عذابِ جہنم سے محفوظ رکھ۔" [بخاری (٤٥٢٢) كتاب تفسير القرآن : باب ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة ' مسلم (٢٦٩٠) ابو داود (١٥١٩)]

(6) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ﴾ "اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ و پرہیزگاری عطا فرما اور اسے پاک فرما دے' تو سب سے بہتر اسے پاک کرنے والا ہے' تو ہی اس کا ولی اور مالک ہے۔" [مسلم (٢٧٢٢) كتاب الذكر والدعاء، مسند احمد (١٩٣٢٧) نسائی (٥٤٧٣)]

## انبیاء کی دعائیں

### حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کی دعا:

﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ [الأعراف : ٢٣] "اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ضرور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

### حضرت نوح علیہ السلام کی دعا:

﴿ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ

يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴾

[نوح : ۲۶۔۲۸]

"اے میرے رب! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے اور بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں کو ہی جنم دیں گے۔ اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔"

❁ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

(1) ﴿ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾ [البقرة : ۱۲۶]

"اے پروردگار! تو اس جگہ (مکہ مکرمہ) کو امن والا شہر بنا دے اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں' پھلوں کی روزیاں دے۔"

(2) ﴿ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ﴾ [البقرة : ۲۶۰]

"اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔"

(3) ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ

وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ○ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ......رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴾ [ابراهيم: ٣٥-٤١]

"اے میرے پروردگار! اس شہر (یعنی مکہ مکرمہ) کو امن والا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔ اے میرے پالنے والے معبود! انہوں (یعنی بتوں) نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے۔ پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف کرنے والا اور کرم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے آب و گیاہ زمین میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں' پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تاکہ یہ شکر گزاری کریں۔ اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں......اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی' اے میرے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔"

❀ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی دعا:

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ

الحَكِيمُ﴾ [البقرة: ١٢٧-١٢٩]

"اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے (اس تعمیر کعبہ کے عمل کو) قبول فرما' یقیناً تو سننے والا جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما' تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے' انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے' یقیناً تو غلبہ و حکمت والا ہے۔"

۞ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا:

(1) ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴾ [ص: ٣٥]

"اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے سوا کسی شخص کے لائق نہ ہو' یقیناً تو بہت دینے والا ہے۔"

(2) ﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴾ [النمل: ١٩] "اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے' مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے۔"

۞ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا:

﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾ [الأنبياء: ٨٧]

"نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر تو' تو پاک ہے' یقیناً میں ظالموں میں سے تھا۔"

۞ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا:

﴿ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴾ [الأنبياء : ٨٣]

"(اے میرے رب!) مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

❁ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا:

﴿رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾[آل عمران : ٣٧] "اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما' بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔"

❁ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا:

﴿رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ﴾ [يوسف : ١٠١]

"اے میرے رب! تو نے مجھے (مصر شہر کی) بادشاہت عطا فرمائی اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھائی۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا و آخرت میں میرا دوست اور کارساز ہے' تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔"

❁ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا:

(1) ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ○ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ○ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴾ [طه : ٢٥-٢٨]

"اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔"

(2) ﴿ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴾ [القصص : ٢٤]

''اے میرے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔''

## چند ایسی دعائیں جو ضعیف روایات پر مبنی ہیں

### ❁ شیشہ دیکھنے کی دعا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شیشہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ﴾

[ضعيف جدا : ابن السني في عمل اليوم والليلة (١٦٣) الأذكار للنووى (٩٠٠) اس روایت کی سند میں حسین بن ابی السری راوی متروک ہے۔ عبدالرحمٰن بن اسحٰق واسطی ضعیف ہے اور نعمان بن سعد راوی مجہول ہے۔ شیخ سلیم ہلالی نے اس روایت کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔

[التعليق على الأذكار للنووى (٦٦٣/٢)]

اسی طرح جس روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب شیشہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ ﴾ وہ بھی ضعیف ہے۔[ضعيف : ضعيف الجامع الصغير (٤٤٥٨)]

### ❁ تیل لگانے کی دعا:

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے تیل لگایا اور بِسْمِ اللّٰهِ نہ کہا' اس کے ساتھ ستر شیطان تیل لگاتے ہیں۔[ضعيف : السلسلة الضعيفة (٦٥١) ابن السنى فى عمل اليوم والليلة (١٧٤)]

### ❁ آگ کا شعلہ دیکھ کر پڑھنے کی دعا:

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم

آگ کا شعلہ دیکھو تو اللّٰهُ اَکْبَرْ کہو' یقیناً تکبیر اسے بجھا دے گی۔[ضعیف : السلسلة الضعیفة (٢٦٠٣) ضعیف الجامع الصغیر (٥٠٤) الکلم الطیب (٢٢٢)]

## ❁ حمام میں داخل ہونے کی دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'حمام میں داخل ہونے والا اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے اور آتش جہنم سے پناہ مانگے۔[موضوع : الکلم الطیب للألباني (ص / ١٢٨) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (٣١٥)]

## ❁ کشتی پر سوار ہونے کی دعا:

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت کے لوگ جب کشتی میں سوار ہوں تو ڈوبنے سے تب بچ سکتے ہیں جب یہ دعا پڑھیں:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖیهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ، وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ...... ﴾ [ضعیف : الکلم الطیب للألباني (١٧٦) اس روایت کی سند میں یحییٰ بن علاء اور مروان بن سالم دونوں راوی کذاب ہیں۔]

## ❁ آبِ زمزم پینے کی دعا:

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب آبِ زمزم پیتے تو یہ دعا فرماتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ ﴾

[ضعیف : ضعیف الترغیب والترهیب (٧٥٠) کتاب الحج : باب الترغیب فی شرب ماء زمزم وما جاء فی فضله' مستدرك حاکم (٤٧٣/١) دارقطنی (٢٨٨/٢)]

# باب أدعية الاستعاذة — پناہ مانگنے کی دعاؤں کا بیان

## شرک سے پناہ مانگنے کی دعا

فرمانِ نبوی کے مطابق جو شخص یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس سے چھوٹا اور بڑا شرک دور فرمادیں گے ﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَ أَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ ﴾ "اے اللہ! میں تیرے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ میں آتا ہوں حالانکہ میں جانتا بھی ہوں اور میں تجھ سے ان گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جنہیں میں نہیں جانتا۔" [صحيح : صحيح الجامع (٣٧٣١) الأدب المفرد (٧١٦)]

## فکر و غم، عاجزی و کاہلی، قرض اور لوگوں کے غلبے سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ﴾ "اے اللہ! میں فکر، غم، عاجزی، کاہلی، بزدلی، بخیلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔" [بخاری (٦٣٦٩) كتاب الدعوات، مسلم (٢٧٠٦)]

## نعمت چھن جانے اور اللہ تعالیٰ کے اچانک عذاب سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا یہ تھی:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ ﴾ "اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیری نعمت کے زائل ہو جانے، تیری عافیت کے پھر جانے، تیرے اچانک عذاب اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔" [مسلم (٢٧٣٩) كتاب الذكر والدعاء، ابو داود (١٥٤٥)]

## سخت مصیبت اور بری تقدیر سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بری تقدیر' بدبختی' دشمنوں کے خوش ہونے اور سخت مصیبت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہ دعا ان الفاظ میں کرنی چاہیے ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ﴾ [مسلم (۲۷۰۷) بخاری (٦٦١٦)]

## غیر نفع مند علم اور خوفِ الٰہی سے خالی دل سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا ﴾ ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے' ایسے دل سے جس میں خشیتِ الٰہی نہ ہو' ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔“ [مسلم (۲۷۲۲) احمد (۱۹۳۲۷)]

## غیر نفع مند نماز سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ ﴾ ”اے اللہ! میں ایسی نماز سے تیری پناہ پکڑتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔“ [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۱۰٤۹)]

## اپنے کیے ہوئے اور نہ کیے ہوئے اعمال کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے ﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ ﴾ ”اے اللہ! میں ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نے کیا ہے اور ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نے نہیں کیا تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ [مسلم (۲۷۱٦) ابو داود (۱۵۵۰)]

## گمراہی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي ﴾

"اے اللہ! میں تیری عزت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کردے' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔" [مسلم (۲۷۱۷) بخاری (۷۳۸۳)]

## برے اعمال' اخلاق' خواہشات اور بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت قطبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَ الْأَدْوَاءِ﴾ "اے اللہ! میں برے اخلاق' برے اعمال' بری خواہشات اور بری بیماریوں سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔" [صحیح : صحیح ترمذی' ترمذی (۳۵۹۱)]

## برص' کوڑھ' پاگل پن اور دیگر بدترین بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ ﴾ "اے اللہ! برص' پاگل پن' کوڑھ اور (دوسری) بدترین بیماریوں سے میں تیری پناہ پکڑتا ہوں۔" [صحیح : هداية الرواة (۲٤۰٤)' (۲۲/۳) ابو داود (۱۵۵٤)]

## محتاجی' مالی کمی' ذلت اور ظلم سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ﴾ "اے اللہ! محتاجی' مالی کمی اور ذلت ورسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔" [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۱۵٤٤) ابن ماجه (۳۸٤۲)]

## کان‘ آنکھ‘ زبان‘ دل اور شرمگاہ کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابو احمد شکر بن حمید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی دعا سکھایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا‘ یوں کہا کرو:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کان‘ اپنی آنکھ‘ اپنی زبان‘ اپنے دل اور اپنی منی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“ [**صحیح** : صحیح ابو داود‘ ابو داود (۱۵۵۱) کتاب الصلاۃ : باب في الاستعاذۃ‘ ترمذی (۳۴۹۲)]

## گرنے‘ ڈوبنے‘ جلنے‘ بڑھاپے اور موت کے وقت شیطان سے پناہ کی دعا

حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُبِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا ﴾ ”اے اللہ! میں دیوار کے گرنے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں‘ اور اونچی جگہ سے گرنے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور ڈوبنے‘ جلنے اور بڑھاپے کی عمر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں‘ اور اس بات سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھ پر حملہ آور ہو اور میں تیرے راستے میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مرنے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ کسی زہریلے جانور کے ڈسنے کی وجہ سے مجھے موت آئے۔“

[**صحیح** : صحیح ابو داود‘ ابو داود (۱۵۵۲) کتاب الصلاۃ : باب في الاستعاذۃ]

## بھوک اور خیانت سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُبِكَ

مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ﴾

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ یہ بہت برا ساتھی ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ یہ بری خصلت ہے۔'' [حسن : هداية الرواة (٢٤٠٣)، (٢٢/٣) صحيح ابو داود، ابو داود (١٥٤٧)]

## برے ساتھی اور برے ہمسائے سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ﴿ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ ﴾ ''اے اللہ! میں (اپنے) رہائشی گھر میں برے دن سے ' بری رات سے ' برے وقت سے ' برے ساتھی سے اور برے پڑوسی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔'' [حسن : صحيح الجامع الصغير (١٢٩٩)]

## مسیح دجال ' زندگی ' موت اور گناہ کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ﴾

اس دعا کے ترجمہ اور حوالہ کے لیے گزشتہ باب ''عبادات سے متعلقہ دعاؤں کا بیان'' ملاحظہ فرمایئے۔

- جس روایت میں نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنے کی یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ ﴾

وہ روایت ضعیف ہے۔ [ضعيف : ضعيف ابو داود ' ابو داود (١٥٤٦) كتاب الصلاة : باب في الاستعاذة ' نسائي (٥٤٧١) ضعيف الترغيب (١٦١٣)]

## باب التوبة والاستغفار توبہ واستغفار کا بیان

### استغفار کرنے کی اللہ تعالیٰ نے بار بار ترغیب دلائی ہے

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴾ [غافر : ٥٥] ''اپنے گناہوں کے لیے استغفار کر اور صبح وشام اپنے رب کی تسبیح بیان کر اس کی حمد کے ساتھ۔''

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ ﴿ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ﴾ [محمد : ١٩] ''اپنے گناہوں کے لیے استغفار کر اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی۔''

(3) سورۂ بقرہ میں ہے کہ ﴿ وَاسْتَغْفِرُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ [البقرة : ١٩٩] ''اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو' یقیناً اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

(4) سورۂ ہود میں ہے کہ ﴿ وَاسْتَغْفِرُواْ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُواْ إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴾ [هود : ٩٠] ''اپنے رب سے استغفار کرو' پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو' یقیناً میرا رب نہایت مہربان اور بہت محبت کرنے والا ہے۔''

(5) سورۂ انفال میں ہے کہ ﴿ وَمَا كَانَ اللّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴾ [الأنفال : ٣٣] ''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔''

(6) سورۂ آلِ عمران میں ہے کہ ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُواْ أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواْ اللّهَ فَاسْتَغْفَرُواْ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللّهُ وَلَمْ يُصِرُّواْ عَلَى مَا فَعَلُواْ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ [آل عمران : ١٣٥] ''جب ان

(متقین) سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں' فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔"

(7) سورۂ نساء میں ہے کہ ﴿ وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ [النساء : ١١٠] "جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔"

## سچی توبہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ﴾ [التحریم : ٨] "اے ایمان والو! اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔"

□ سچی خالص توبہ یہ ہے کہ ① جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے ترک کر دے۔ ② اس پر اللہ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرے۔ ③ آئندہ اسے نہ کرنے کا عزم (یعنی پختہ ارادہ) کرے۔ ④ اگر اس (کے گناہ) کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو جس کا حق غصب کیا ہے اس کا ازالہ کرے' جس کے ساتھ زیادتی کی ہے اس سے معافی مانگے۔ محض زبان سے توبہ توبہ کر لینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔[دیکھئے : تفسیر أحسن البیان (ص / ١٦٠٠) نیز دیکھئے : شرح مسلم للنووی (٢٩٣/٨)]

## سچی توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ گزشتہ تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ٥ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ٥ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

رَّحِيمًا ﴾ [الفرقان : ٦٨-٧٠] "اور (مومنین) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ سوائے حق کے قتل نہیں کرتے' نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت ورسوائی کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں' ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے' اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

(2) ایک حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ ﴿يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ ﴾ "اے میرے بندو! یقیناً تم شب و روز گناہ کرتے ہو اور میں (تمہارے) ہر طرح کے گناہوں کو بخش دیتا ہوں' اس لیے تم مجھ سے استغفار کرو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔" [مسلم (٢٥٧٧) مسند احمد (٢١٤٧٧)]

(3) ایک طویل حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے سو (100) قتل کیے تھے' مگر پھر اس نے توبہ کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔ [بخاری (٣٤٧٠) كتاب أحاديث الأنبياء ، مسلم (٢٧٦٦) ابن ماجه (٢٦٢٢) احمد (١١١٥٤)]

(4) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ ﴾ "گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔" [حسن : صحيح ابن ماجه ' ابن ماجه (٤٢٥٠)]

## اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ہمیشہ بخشتے رہنے کی قسم کھائی ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي

عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ قَالَ الرَّبُّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي ﴾ "شیطان نے کہا' اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں ہیں۔ پروردگار نے کہا' (مجھے) میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں انہیں ہمیشہ بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے بخشش طلب کرتے رہیں گے۔" [حسن : صحیح الجامع الصغير (١٦٥٠) الصحيحة (١٠٤) هداية الرواة (٢٢٨٣) مسند احمد (٧٦/٣)]

## اعترافِ گناہ کے بعد توبہ یقیناً سود مند ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ ﴾

"بندہ جب (گناہ کا) اعتراف کرلے' پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔" [بخاری (٤١٤١) كتاب المغازی : باب حديث الإفك]

## اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ پسند ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور پھر توبہ کرتے ہیں

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ ﴾ "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے اور ایسے لوگ لے آئے جو گناہ کریں' پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔" [مسلم (٢٧٤٩) كتاب التوبة]

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ ﴾

"تمام اولادِ آدم گناہ کرنے والی ہے اور گناہ کرنے والوں میں بہترین توبہ کرنے

والے ہیں۔" [حسن : هداية الرواة (۲۲۸۰) ترمذی (۲۴۹۹) ابن ماجه (۴۲۵۱)]

## بندہ کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ خوشی کی ایک مثال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا ...... شِدَّةِ الْفَرَحِ﴾

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جس کی سواری بے آب و گیاہ جنگل میں تھی' وہ اس کے پاس سے بھاگ گئی جبکہ سواری پر اس کے خورد و نوش کا سامان تھا' وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہو جاتا ہے' وہ اسے تلاش کرتے ہوئے درخت کے سائے میں لیٹ جاتا ہے۔ وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہے' وہ اسی پریشانی میں تھا کہ اچانک سواری اس کے قریب کھڑی ہوتی ہے' وہ اس کی لگام کو پکڑتا ہے اور نہایت خوشی میں پکارتا ہے' اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ انتہائی زیادہ خوشی کی وجہ سے غلطی کر بیٹھتا ہے۔" [مسلم (۲۷۴۷) كتاب التوبة : باب في الحض على التوبة والفرح بها ' بخاری (۶۳۰۹)]

## توبہ نہ کرنے والے کا مکمل دل سیاہ ہو جاتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ "كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ"﴾

"مومن آدمی جب گناہ کرتا ہے تو گناہ کا سیاہ نکتہ اس کے دل پر نمودار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ واستغفار کر لے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرنے لگ

جائے تو زنگ میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ زنگ اس کے دل پر غالب آ جاتا ہے' پس یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہرگز نہیں! بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہیں۔" [حسن : هداية الرواة (۲۲۸۱) ' (۴۴۹/۲) ترمذی (۳۳۳۴) ابن ماجه (۴۲۴۴) ابن حبان (۱۷۷۱)]

## نبی کریم ﷺ روزانہ ستر سے سو مرتبہ توبہ واستغفار کیا کرتے تھے

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً ﴾ "اللہ کی قسم! میں دن میں ستر (70) سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔" [بخاری (۶۳۰۷) کتاب الدعوات : باب استغفار النبی فی الیوم واللیلة ' ترمذی (۳۲۵۹) کتاب تفسیر القرآن : باب ومن سورة محمد]

(2) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴾

"میں دن میں سو (100) مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔" [مسلم (۲۷۰۲) کتاب الذکر والدعاء، ابو داود (۱۵۱۵) احمد (۱۸۳۱۹)]

(3) صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ يَأَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴾

"اے لوگو! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو' یقیناً میں دن میں سو (100) مرتبہ اس سے توبہ کرتا ہوں۔" [أيضاً]

## کثرت سے استغفار کرنے والے کے لیے خوشخبری

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا ﴾ ''اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس کے نامۂ اعمال میں بکثرت استغفار پایا گیا۔'' [صحیح : صحیح الترغیب (١٦١٨) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في الاستغفار ' ابن ماجه (٣٨١٨)]

ایک روایت میں ہے کہ جسے یہ بات پسند ہے کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خوش کر دے تو وہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ [حسن : صحيح الترغيب (١٦١٩) كتاب الذكر والدعاء : باب الترغيب في الاستغفار ' بيهقي في شعب الايمان (٦٤٨)]

## وفات سے پہلے کسی وقت بھی توبہ کی جا سکتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ ﴾

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتے رہتے ہیں جب تک روح حلق تک نہ پہنچ جائے۔'' [حسن : صحيح الجامع الصغير (١٩٠٣) ابن ماجه (٤٢٥٣) كتاب الزهد : باب ذكر التوبة ' ترمذی (٣٥٣٧) المشكاة (٢٣٤٣)]

## وفات کے وقت توبہ قبول نہیں ہوگی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [النساء : ١٨] ''ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ جائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مر جائیں' یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

## جب سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے گا تب توبہ قبول نہیں ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ ﴾

"جس نے مغرب کی جانب سے طلوعِ آفتاب (یعنی روزِ قیامت) سے پہلے توبہ کی، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیں گے۔" [مسلم (۲۷۰۳) کتاب الذکر والدعاء: باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه ' مسند احمد (۹۱٤۱) ابن حبان (٦٢٩)]

## کیا توبہ کرنے والا قبولیتِ توبہ کا یقین کر سکتا ہے؟

(شیخ ابن عثیمین) کسی نے دریافت کیا کہ جب توبہ کرنے والا شخص توبہ کی شروط پوری کرتے ہوئے توبہ کرے تو کیا وہ یہ یقین اور قطعی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو گئی ہے یا اسے صرف قبولیت کی امید رکھنی چاہیے؟ تو شیخ نے جواب دیا:

نہیں، صرف امید رکھے اور کوئی شخص بھی توبہ کا قطعی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

## فوت شدہ والدین کو اولاد کے استغفار کا فائدہ پہنچتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَنَّى هَذَا فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ ﴾

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیوں دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' یہ درجہ تجھے تیرے لیے تیرے بیٹے کے استغفار کے ذریعے حاصل ہوا ہے۔" [حسن : الصحیحة (۱۵۹۸) هداية الرواة (٤٥٥/٢) ابن ماجة (٣٦٦٠) كتاب الأدب، احمد (٥٠٩/٢)]

## توبہ واستغفار سے متعلقہ چند ضعیف روایات

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى دَائِكُمْ وَدَوَائِكُمْ ، أَلَا إِنَّ دَائَكُمُ الذُّنُوبُ وَدَوَائُكُمُ الْاِسْتِغْفَارُ ﴾ ”کیا میں تمہیں تمہاری بیماری اور تمہارے علاج کے متعلق نہ بتاؤں۔ خبردار ! تمہاری بیماری گناہ ہیں اور تمہارا علاج استغفار ہے۔“[**ضعیف** : ضعیف الترغیب والترهیب (۱۰۰۱) کتاب الذکر والدعاء، بیهقی فی شعب الایمان (۷۱٤۷)]

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾

”جس نے استغفار کو لازم کر لیا اللہ تعالیٰ اسے ہر تنگی سے نکالے گا' اس کے ہر غم کو دور کرے گا اور اسے وہاں سے عطا کرے گا جہاں سے اس نے کبھی سوچا بھی نہ ہو گا۔“

[**ضعیف** : السلسلة الضعیفة (۷۰۵) ابو داود (۱۵۱۸) کتاب الصلاة : باب فی الاستغفار ' ابن ماجه (۳۸۱۹) کتاب الأدب : باب الاستغفار ' نسائی فی السنن الکبری (۱۰۲۹۰)]

(3) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً ﴾

”جس نے (گناہ کرنے کے بعد) استغفار کر لیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا خواہ وہ دن میں ستر مرتبہ ہی کیوں نہ گناہ کرے۔“[**ضعیف** : هدایة الرواة (۲۲۷۹) ' (۲/٤٤۸) ابو داود (۱۵۱٤) کتاب الصلاة : باب فی الاستغفار ' ترمذی (۳۵۵۹) کتاب الدعوات : باب فی دعاء النبی ' اس روایت کی سند میں مولی ابی بکر مجہول ہے۔]

## باب المسائل المتفرقة متفرق مسائل کا بیان

### نماز کے بعد اجتماعی دعا کا حکم

فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کی اجتماعی دعا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے قطعی طور پر ثابت نہیں' یہی وجہ ہے کہ بعض ائمہ نے اسے بدعت بھی قرار دیا ہے۔

(ابن تیمیہؒ) اس میں دو چیزیں ہیں:

(1) نمازی کا دعا کرنا جیسا کہ نمازی دعائے استخارہ وغیرہ کرتا ہے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی۔

(2) امام اور مقتدیوں کا مل کر دعا کرنا۔

یہ دوسری چیز بلاشبہ نبی ﷺ نے فرض نمازوں کے بعد نہیں اختیار کی جیسا کہ آپ ﷺ اذکار کیا کرتے تھے اور جو بھی آپ ﷺ سے منقول ہیں۔ اگر اس موقع پر آپ ﷺ اجتماعی دعا کرتے تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام آپ ﷺ سے ضرور نقل فرماتے' پھر تابعین' پھر دیگر علماء' (اسے ضرور نقل کرتے) جیسا کہ انہوں نے اس سے کم درجہ کی اشیاء آپ ﷺ سے نقل کی ہیں۔[الفتاوی الکبری (۱۵۸/۱)]

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے ایک مقام پر اس عمل کو واضح طور پر بدعت بھی کہا ہے۔[مجموع الفتاوی (۵۱۹/۲۲)]

(ابن قیمؒ) (فرض نمازوں کے بعد) اجتماعی دعا آپ ﷺ کا قطعاً طریقہ نہیں تھا اور نہ ہی آپ ﷺ سے کسی صحیح یا حسن سند کے ساتھ منقول ہے۔[زاد المعاد (۲۵۷/۱)]

(مالکؒ) امام ابن بطالؒ نے امام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ عمل بدعت ہے۔[فتح الباری (۳۲۶/۲)]

(شاطبیؒ) (نماز کے بعد) دائمی طور پر اجتماعی دعا رسول اللہ ﷺ کا فعل نہیں۔[الاعتصام (۳۵۲/۱)]

(سعودی مجلس افتاء) ہمیں کسی ایسی دلیل کا علم نہیں جو اس عمل کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہو۔[فتاوی إسلامية (۲۹۰/۱)]

(انور شاہ کشمیریؒ) دعا کی اجتماعی صورت جس کا آج کل رواج ہے (شریعت سے) ثابت نہیں۔[العرف الشذی (ص/۸٦)]

## کیا حائضہ' نفساء' جنبی اور بے وضوء قرآن یا دوسری اسلامی کتب پکڑ سکتے ہیں؟

قرآن پکڑنے کے لیے حدثِ اکبر (یعنی جنابت اور حیض و نفاس وغیرہ) سے پاک ہونا تو بہرصورت ضروری ہے 'البتہ حدثِ اصغر (یعنی بے وضگی) سے پاک ہونا ضروری ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے' تاہم زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ باوضوء ہو کر قرآن پکڑا جائے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ

﴿ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ ﴾

"قرآن کریم کو صرف طاہر وپاکیزہ شخص ہی چھوئے۔"[صحیح : ارواء الغلیل (۱۲۲) صحیح الجامع الصغیر (۷۷۸۰) مؤطا (۴۱۹) نسائی (۵۷/۸)]

اس مسئلے کی مزید تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب " فقه الحدیث : کتاب الطهارة : باب الوضوء " ملاحظہ فرمایئے۔

رہی بات قرآن کے علاوہ دیگر اسلامی کتب کو پکڑنے کی' تو راقم الحروف کے علم کے مطابق کتاب وسنت میں کوئی ایسی دلیل وارد نہیں ہوئی جو انہیں پکڑنے کے لیے طہارت ووضو کو لازم کرتی ہو۔ اس لیے حسبِ ضرورت ان کتب کو پکڑا جا سکتا ہے۔(واللہ اعلم)

## کیا حائضہ' نفساء' جنبی اور بے وضو زکر و تلاوت قرآن کر سکتے ہیں؟

حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں ذکرِ الٰہی اور پکڑے بغیر قرآن کی تلاوت کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔[مسلم (۳۷۳)]اور یقیناً ہر وقت باوضوء ہونا ممکن نہیں۔ اسی

طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق امام بخاریؒ نے نقل فرمایا ہے کہ وہ جنبی کے لیے قراءتِ قرآن میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔[بخاری تعلیقا (۴۸۵/۱) کتاب الحیض]
نیز ایسی کوئی روایت بھی ثابت نہیں جس میں حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہو' لٰہذا براءتِ اصلیہ کا قاعدہ بھی اسی کا مؤید ہے کہ حائضہ اور جنبی ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کر سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں وہ روایات جن میں حائضہ اور جنبی کو تلاوتِ قرآن سے باز رہنے کا حکم ہے 'ضعیف ہیں۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ

﴿ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ﴾

''جنبی اور حائضہ قرآن سے کچھ بھی تلاوت نہ کریں۔''[منکر : ضعیف ترمذی (۱۸) ابن ماجه (۵۹۵) شرح السنة (۴۲/۲) بیهقی (۸۹/۱) دارقطنی (۱۱۷/۱)]

البتہ اتنا یاد رہے کہ پسندیدہ امر یہی ہے کہ پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذکر اور تلاوتِ قرآن کی جائے کیونکہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں پاکیزگی کی حالت میں اللہ کا ذکر کروں۔[صحیح : السلسلة الصحیحة (۸۳۴)]اس لیے خلاصہ کلام یہ ہے ' بہتر یہ ہے کہ حیض ونفاس یا حالتِ جنابت میں تلاوتِ قرآن سے بچا جائے کیونکہ ایسا کرنا مکروہ ہے 'لیکن اگر کوئی اس حالت میں تلاوتِ قرآن کرتا ہے تو وہ گناہگار نہیں ہوگا کیونکہ یہ عمل حرام نہیں۔

(شیخ ابن عثیمینؒ) (کسی بھی حالت میں) دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ انسان بے وضوء ہو بلکہ اگرچہ انسان جنبی ہی کیوں نہ ہو' اس لیے کہ دعا کے لیے طہارت شرط نہیں اور یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہے کیونکہ بندہ تو ہر وقت ہی دعا کا محتاج ہے ' البتہ اتنا ضرور ہے کہ طہارت ونماز وغیرہ کے ساتھ دعا مانگنا قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔[فتاوی اسلامیة (۱۷۵/۴)]

## دعا کے ساتھ ان شاء اللہ کہنا

(شیخ ابن بازؒ) کسی نے دریافت کیا کہ یہ بات کہنے کا کیا حکم ہے کہ "ہم ان شاء اللہ جنت میں ملیں گے"۔ تو شیخ نے جواب دیا کہ یہ بات اچھی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہمارے بھائیوں کے ساتھ جنت میں جمع کرے اور ہماری جنت میں ملاقات ہو، لیکن "ان شاء اللہ" نہیں کہنا چاہیے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کے ساتھ جنت میں ملنے کا سوال کرتے ہیں یا یوں کہے کہ اللہ ہمیں جنت میں اکٹھا کرے۔ لیکن ان شاء اللہ نہ کہے اور دعا میں کسی قسم کا استثناء نہ کرے۔[فتاوی اسلامية (١٧٣/٤)]

(شیخ ابن عثیمینؒ) انسان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ جب دعا کرے تو اپنی دعا میں ان شاء اللہ کہے، بلکہ اسے پختہ طور پر سوال کرنا چاہیے اور بڑی رغبت کا اظہار کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں۔" پس اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے ان شاء اللہ (اگر اللہ چاہے) کہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔[فتاوی اسلامیه (١٧٢/٤)]

## دعا میں اشعار اور تکلف سے بچنا چاہیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ

﴿ فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ ﴾ "دعا میں قافیہ بندی سے پرہیز کرتے رہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے تھے۔" [بخاری (٦٣٣٧) کتاب الدعوات : باب ما یکره من السجع فی الدعاء]

## اپنے آپ اور اپنے اموال واولاد پر بددعا سے اجتناب کرنا چاہیے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا ......﴾ "اپنے نفسوں' اپنی اولاد' اپنے خادموں اور اپنے اموال پر بددعا نہ کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ) تم قبولیت کے وقت میں بددعا کر دو اور وہ تمہارے حق میں قبول کر لی جائے۔" [صحیح : صحیح ابو داود' ابو داود (۱۵۳۲) شیخ سلیم ہلالی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار (۸٤۹/۲)]

❑ تاہم ایسے کفار و مشرکین' جو مسلمانوں پر ظلم ڈھا رہے ہوں اور لشکرِ اسلام ان کے خلاف برسرپیکار ہو' کے لیے بددعا کرنا مسنون ہے۔[مسلم (٦٧٥) کتاب المساجد]

## دنیا میں ہی اپنے گناہوں کی سزا پانے کی دعا نہیں کرنی چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے انتہائی کمزور ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے تھے یا کوئی چیز مانگا کرتے تھے؟ اس نے کہا ہاں' میں یہ دعا مانگا کرتا تھا کہ ﴿اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا﴾ "اے اللہ! تو مجھے جو آخرت میں سزا دینے والا ہے وہ مجھے دنیا میں ہی دے دے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سبحان اللہ! تجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے' تم نے یہ دعا کیوں نہ کی کہ اے اللہ! دنیا و آخرت میں حسنات سے نواز۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی اور وہ صحت یاب ہو گیا۔[مسلم (٢٦٨٨) کتاب الذکر والدعاء ،ترمذی (٣٤٨٧)]

## کیا کسی کو لمبی عمر کی دعا دی جا سکتی ہے؟

لمبی عمر کی دعا دینا جائز ہے' کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی کو ان الفاظ میں دعا دی تھی ﴿اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطِلْ عُمْرَهُ وَاغْفِرْ ذَنْبَهُ﴾ "اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر' اس کی عمر لمبی کر اور اس کے گناہ بخش دے۔" [صحیح : السلسلة الصحيحة (٢٢٤١)]

(شیخ البانیؒ) انسان کو لمبی عمر کی دعا دی جا سکتی ہے۔[نظم الفرائد (٤١٤/٢)]

## تسبیح پھیرنے کا حکم

مسنون یہ ہے کہ انسان دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر اذکار کی گنتی کرے کیونکہ حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ ﴾ "(انگلیوں کے) پوروں پر گنتی کرو کیونکہ (روزِ قیامت) ان سے سوال ہو گا اور انہیں بلوایا جائے گا۔" [حسن : هداية الرواة (٢٢٥٦) ترمذی (٣٥٨٣) ابو داود (١٥٠١)]

اور ایک دوسری حدیث میں ہے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ﴿ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَمِينِهِ ﴾ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ تسبیحات گن رہے تھے۔" [صحيح : صحيح ابو داود ' ابو داود (١٥٠٢) كتاب الصلاة : باب التسبيح بالحصى ' ترمذی (٢٥٥/٤)]

(شیخ ابن بازؒ) تسبیح کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے اور بعض اہل علم نے اسے ناپسند کیا ہے اور افضل یہی ہے کہ انگلیوں کے ساتھ تسبیح پڑھی جائے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔[الفتاوی (٧٦/١)]

(شیخ البانیؒ) انہوں نے تو اذکار کی گنتی کے لیے تسبیح کے استعمال کو بدعت قرار دیا ہے۔[نظم الفرائد (٤٢٣/٢)]

(شیخ صالح بن فوزان) اذکار و تسبیحات کی گنتی کے لیے تسبیح کا استعمال بھی جائز ہے' لیکن اس کی خاص فضیلت کا اعتقاد نہ رکھا جائے اور اگر کوئی اس کی فضیلت کا اعتقاد رکھے گا تو پھر اس کا استعمال بدعت ہے۔[الملخص الفقهی (١٥٩/١)]

(راجح) شیخ صالح فوزان کا موقف راجح معلوم ہوتا ہے۔(واللہ اعلم)

## دروازوں وغیرہ پر دعائیں لٹکانا

(شیخ ابن عثیمینؒ) کسی نے دریافت کیا کہ ہم بعض لوگوں کو دیکھتے ہیں انہوں نے اپنی گاڑیوں اور اپنے دروازوں پر (دعاؤں کے) کاغذ لٹکائے ہوتے ہیں' جیسے (گھر سے) نکلنے کی دعا' (سواری پر) بیٹھنے کی دعا وغیرہ اور یہ دعائیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت بھی ہوتی ہیں تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ شیخ نے جواب دیا کہ

میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ لوگوں کے لیے یاددہانی کا ایک ذریعہ ہے۔ بہت سے لوگوں کو یہ دعائیں یاد نہیں ہوتیں' اگر ان کے سامنے یہ دعائیں لکھی ہوئی موجود ہوں تو ان کے لیے ان کا پڑھنا نہایت آسان ہو جائے گا۔

[فتاوی علماء البلد الحرام (ص / ١٦٨٣)]

## کیا ختم قرآن کی دعا سنت سے ثابت ہے؟

(شیخ ابن عثیمینؒ) کسی نے دریافت کیا کہ مجھے سنت سے ثابت شدہ ختم قرآن کی دعا ارسال کریں؟ تو شیخ نے جواب دیا کہ قرآن مجید ختم کرنے کے بعد سنت سے ثابت شدہ کوئی خاص دعا نہیں ہے حتی کہ صحابہ کرام اور مشہور ائمہ کرام سے بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ بہت سے قرآن مجید کے آخر میں جو دعا لکھی ہوئی ہے اس کے متعلق سب سے مشہور بات یہ ہے کہ وہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی طرف منسوب ہے اور اس کی بھی ان سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔[دیکھیے : فتاوی الشیخ ابن عثیمین (٢٢٦/١٤)]

معلوم ہوا کہ ختم قرآن کی کوئی خاص دعا ثابت نہیں' البتہ قرآن ختم کرنے کے بعد عمومی طور پر کوئی بھی دعا مانگی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ قتادہؒ بیان کرتے ہیں کہ

﴿ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا خَتَمَ الْقُرآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَدَعَا ﴾ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے اور دعا فرماتے۔'' [ابو

داود فی کتاب المصاحف ، امام نوویؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔[الأذکار للنووی (۳۰۷)] حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔[الفتوحات الربانیة (۲۴۴/۳)] شیخ سلیم ہلالی نے اسے موقوفاً صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الأذکار للنووی (۲۶۴/۱)]

## دعا کے متعلق چند ضعیف روایات

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ ﴾"دعا مانگنے میں عاجزی مت دکھاؤ کیونکہ دعا کرنے سے ہرگز کوئی ہلاک نہیں ہوگا۔"[**ضعیف** : ضعیف الترغیب والترهیب (۱۰۱۰) کتاب الذکر والدعاء، ضعیف الجامع الصغیر (۶۲۴۶)]

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ﴾"دعا مومن کا اسلحہ ' دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔"[**موضوع** : ضعیف الجامع الصغیر (۳۰۰۱) ضعیف الترغیب والترهیب (۱۰۱۱) السلسلة الضعیفة (۱۷۹)]

(3) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ وَلَا يَؤُمَّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ ﴾"یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص لوگوں کی امامت کرائے اور دوسروں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا کرے 'اگر اس نے ایسا کیا تو یقیناً اس نے لوگوں کے ساتھ خیانت کی۔"[**ضعیف** : ضعیف ابو داود (۹۰) ضعیف ابن ماجه (۹۲۳)]

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ ﴾"تمہارا ایک اپنی تمام حاجات کا سوال اپنے پروردگار سے کرے حتی کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا سوال بھی اسی سے کرے۔"[**ضعیف** : ضعیف الجامع الصغیر (۴۹۴۶) الضعیفة (۱۳۶۲)]

اگر آپ قرآن کریم، صحیح احادیث اور سلف صالحین کے فہم کے مطابق مکمل دینی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہماری احکام ومسائل سیریز کی درج ذیل مستند کتب فوراً حاصل کیجیے۔

1. ایمان کے احکام ومسائل
2. توحید وشرک کے احکام ومسائل
3. سنت وبدعت کے احکام ومسائل
4. طہارت کے احکام ومسائل
5. نماز کے احکام ومسائل
6. زکوٰۃ کے احکام ومسائل
7. روزوں کے احکام ومسائل
8. حج وعمرہ کے احکام ومسائل
9. جنازے کے احکام ومسائل
10. تجارت کے احکام ومسائل (زیر طبع)
11. نکاح کے احکام ومسائل
12. طلاق کے احکام ومسائل
13. اولاد اور والدین کے احکام ومسائل
14. دعاؤں کے احکام ومسائل
15. جاری ہے ۔۔۔۔۔۔۔

**اس سیریز کی چند خصوصیات**

- اپنے اپنے موضوع پر جامع کتب۔
- ابتداء میں چند ضروری اصطلاحات حدیث۔
- مسائل میں کتاب وسنت کے علاوہ ائمہ اربعہ کے موقف کی وضاحت۔
- کبار علماء وفقہا کے اقوال وفتاویٰ۔
- تمام مسائل بادلائل۔
- تمام حوالہ جات کی مکمل تخریج۔
- شیخ البانی ؒ اور دیگر محققین کی تحقیقات سے استفادہ۔

ان خصوصیات کی بنا پر یقیناً یہ کتب ہر لائبریری اور ہر گھر کی ضرورت ہیں لہٰذا انہیں خود بھی حاصل کریں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

اللہ

دُعاؤں کی کِتابؑ

## مُصنفؒ کا مختصر تعارفؒ

اس کتاب کے فاضل مصنف حافظ عمران ایوب لاہوری ایک نوجوان دینی سکالر اور ہونہار قلمکار ہیں۔ تھوڑی عمر میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان میں جو علمی استعداد اور تحقیقی ذوق پیدا فرمایا ہے وہ قابل رشک ہے۔

آپ پاکستان کے معروف شہر لاہور میں 31 جنوری 1979ء کو پیدا ہوئے۔ سکول کی ابتدائی تعلیم کے بعد قرآن کریم حفظ کیا اور تجوید و قرائت کا علم حاصل کیا۔ پھر دینی تعلیم کے حصول کے لیے مدارسِ دینیہ کا رخ کیا اور مختلف مکاتبِ فکر کے علماء سے استفادہ کیا۔ درسِ نظامی اور وفاق المدارس (اکول ٹو ایم۔اے عربی اور ایم۔اے اسلامیات) کے ساتھ ساتھ آپ نے عصری تعلیم کی طرف بھی توجہ دی جو دورِ حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے چنانچہ 2001ء میں گریجویشن، 2003ء میں ایم۔اے اسلامک سٹڈیز اور 2008ء میں ایم۔فل اسلامک سٹڈیز کے امتحانات فسٹ ڈویژن میں پاس کیے اور آج کل پنجاب یونیورسٹی میں پی۔ایچ۔ڈی کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔

22 برس کی عمر میں آپ نے تصنیفی میدان میں قدم رکھا اور 3 سال کی شبانہ روز محنت کے بعد پہلی کتاب فقہ الحدیث تیار کی، جو فقہی مسائل کا انسائیکلوپیڈیا شمار کیا جاتا ہے اور دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ اندرونِ ملک ہی نہیں بلکہ بیرونِ ملک بھی متعدد دینی درسگاہوں کے نصاب کا حصہ بن چکی ہے۔ اب تک موصوف کی 30 کے قریب تصنیفات شائع ہو چکی ہیں جبکہ وہ کتب جن کی آپ نے محض تحقیق، تخریج، تہذیب یا نظر ثانی کی ہے ان سے الگ ہیں۔ ملک کے علمی اور تحقیقی رسائل وجرائد میں بھی ان کے رشحاتِ فکر بیسیوں مضامین کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔

قدیم وجدید علوم سے آگاہی کے باعث آپ کی تحریریں مناسب حوالوں اور تخریج و تحقیق سے مزین ہوتی ہیں۔ دورِ حاضر میں ایسے صاحبانِ علم کی اشد ضرورت ہے کہ جو نہ صرف کتاب وسنت کے چشمۂ صافی سے سیراب ہوں بلکہ جدید علوم کے مراجع اور مآخذ سے بھی شناسائی رکھتے ہوں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید علم وفضل کی دولت سے فیض یاب کرے، انہیں علم وعمل کی بہترین قوتیں عطا کرے اور ان کی علمی و تحقیقی کاوشوں کو ملتِ اسلامیہ کے لیے نافع بنائے۔ (آمین!)

اسلامک سروسز سوسائٹی